

حق ظاہر ہوا اور گمراہی مٹتی۔ بیشک گمراہی مٹنے ہی کی چیز ہے

فیصلہ آسمانی

ورپاپ

مَسْجِدَنَا

معتمد

اس رسالہ میں مرزا صاحب کے اُس نشان کو جسکو انہوں نے اپنی صداقت کا نہایت عظیم الشان نشان قرار دیا تھا اور آخر عمر تک اُس کے ظہور کے منتظر رہے اُسکا جوٹا ہونا نہایت روشن کوکے دکھایا ہی اور اُس کے بعد مرزا صاحب اور اُن کے مرید نے جو جو باتیں بنائی تھیں ان کا غلط ہونا متعدد طریقوں اور کامل طور سے ایسا ثابت کیا ہے کہ اب مرزائیوں کو دم مارنے کی مجال نہیں رہی۔ اور اُن کے مرشد بالیقین کا ذب ثابت ہوئے

ان اقلواتِ کاملہ مقبولِ یزدان مجرب و دران مخضر مولانا سید ابوالحسن حنفی متع اللہ علیہم اجمعین

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ الْمَمْنُونِ

بِسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰی

CHECKED. 1951

Checked 1969

یسری مرتبہ

یعنی فیصلہ آسانی کے پہلے حصہ کا تیسرا ڈیشن

آسانی فیصلہ کا یہ حصہ دوم مرتبہ بعض خاص ہمدردان اسلام کی بلند ہمتی سے چمکے باعث ہدایت ہو چکا ہے۔ یہ تیسری مرتبہ حضرات ذیل کی علو ہمتی سے چمکا ہے۔ اور اللہ کے فضل سے امید ہے کہ اب زیادہ مسلمان اس کی خواہش کریں گے اور بہت بڑے ہونے لہ مستقیم خستیا کر نیں گے۔ وما ذلک علی اللہ بعزيز

جن حضرات نے آمین مدد کی۔ وہ بہت زیادہ مستحق ثواب ہوں گے۔ اور دوسرے برادران اسلام اس سے سبق لین گے۔

شاہ محمد صاحب قاضی مونگیر۔ شاہ مصیر الحق صاحب رئیس مولاناگر

عزیزان سولہ معرفت محمد شفیق صاحب حاجی عبدالجبار صاحب رئیس پٹنہ

شیخ موسیٰ صاحب بیٹھ مونگیر۔ منشی بشیر الحق صاحب رئیس پٹنہ

میان مصباح الدین صاحب تاجر پارچہ تیسرا چمپانگر بہاگلپور

اے ہمدردان اسلام! توجہ کرو۔ اسلام کے مخالفین اندرونی اور بیرونی کے قلعے قلع کے لیے بہت سامان موجود ہے۔ مگر سخت ضرورت ہے کہ آپ ایسی ہمت کریں کہ اس ضرورت کے وقت میں وہ چمپ کر شائع ہو۔

ایکھا ہوا

ابو اسد رحمانی

۹۹۲۶۸۰
۱۷
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَاَرِزْنَا اِتِّبَاعَهُ وَابْطِلْ بَاطِلًا وَاَوَيِّرْ لَنَا
اٰجِتِنَابَهُ اٰمِيْنَ مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ مُحَمَّدٌ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

مسلمانو! اسلام کے لئے یہ وقت نہایت نازک ہے ہوشیار ہو جاؤ۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ قرب قیامت کی علامتوں میں ایک علامت یہ ہو کہ
ہر ذی اپنے اپنے لئے پرفخر کریگا اور اُسے بڑی سمجھے گا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ
بھی عقل رکھتے ہیں وہ اپنے آپ کو بڑا سمجھنے لگیں گے۔ اب اس کے بہت
مراتب ہیں اہل علم دیکھ رہے ہیں کہ نہایت کم فہم اپنے تئیں بڑا فہمیدہ سمجھتے ہیں
بہت کم علم اپنے تئیں دین کا بڑا ماہر خیال کر رہے ہیں۔ گمراہ ہیں اور اپنے کو
ہادی کہہ رہے ہیں اب جس کے دل میں کبر کے تخم نے اس سے زیادہ نشو و نما
کیا وہ اپنے تئیں مجدد و امام کہنے لگا اگر اس سے بھی زیادہ اُس نے ترقی
کی تو اُس نے ہمدی اور عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کر دیا اور کچھ ہندوستان
ہی پر منحصر نہیں یورپ میں بھی کئی جگہ مسیحیت کا دعویٰ کرنے والے موجود ہیں اور
بہت لوگ اُن کے ماننے والے بھی ہو گئے ہیں ہندوستان میں مرزا
غلام احمد صاحب ساکن قادیان پنجاب ہیں اُن کے قلب میں بہت

زیادہ مادہ پایا جاتا ہے جسکے پھیلنے کی خبر حدیث مذکور میں ہے کیونکہ مرزا صاحب اسقدر نہیں کہتے کہ میں امام وقت یا مجدد وقت ہوں بلکہ وہ اس سے بھی زیادہ نہایت عظیم الشان تقدس کا دعویٰ کرتے ہیں یعنی اولوالعزم رسولؐ ہونیکا اور صراحت کے ساتھ بعض انبیاء سے اپنے تئیں افضل کہتے ہیں بعض باتوں میں حضرت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی (نعوذ باللہ) اپنے تئیں برہکر سمجھتے ہیں مثلاً آخر دجال وغیرہ کی حقیقت کما ینبغی آنحضرت صلعم پر منکشف نہیں ہوئی تھی۔ مرزا صاحب پر ہوئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت تو صریح اہانت

۱۰ مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت اور رسالت اور اولوالعزم رسول ہونا ان کے متعدد رسالوں سے نہایت ظاہر ہے تو صیح مرام کے صفحہ ۱۰ میں ہے میں بنی ہوں میرا انکار کرنے والا مستوجب سزا ہے۔ دافع البلاء کے صفحہ ۱۱ میں ہے سچا خدا وہی خدا ہے جسے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ اور قصید اعجازیہ میں بہت جگہ رسالت کا دعویٰ ہر دافع البلاء کے صفحہ ۱۳ میں ہے خدا تعالیٰ نے اس امت میں مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنے تمام شان میں بہت بڑھکر ہو اور اُس نے اس دوسرے مسیح کا نام **غلام احمد** رکھا۔ اب اس پر غور کیا جائے کہ حضرت مسیح اولوالعزم رسولوں میں ہیں۔ صاحب کتاب ہیں مرزا صاحب اپنے ہر شان کو اُس سے بہت بڑھکر کہتے ہیں اس لئے نہایت ظاہر ہے کہ مرزا صاحب اولوالعزم رسول بھی اپنا مرتبہ زیادہ سمجھتے ہیں بعض وقت حضرات مرزائی یہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کو نبوت کا دعویٰ نہیں ہوا و جہاں کہیں کہا ہو اُس سے مقصود ظلی نبوت ہے۔

اسکا مختصر جواب یہ ہے کہ نبوت رسالت سے شرعی مطلق یہاں مراد ہر اس لئے قرآن حدیث میں کہیں ظلی نبوت دیکھتا چاہئے ورنہ عوام کو محض دھوکا دینا ہے اور جب حضرت مسیح علیہ السلام سے بہت بڑھکر ہیں تو پھر ظلیت کیسی بات مستقل رسول سے کبھی شان بڑھ گئی۔ بھائیو ذرا غور کرو مرزا صاحب کے مختلف اقوال سے پریشان نہ ہو ۱۲ منہ

۱۱ جس وقت میں نے یہ رسالہ لکھا تھا اسوقت اسقدر مجھے اطلاع ہوئی تھی کہ مرزا صاحب کی فضیلت جزی کا دعویٰ ہو مگر جب ان کے تصانیف پر زیادہ نظر کی گئی تو معلوم ہوا کہ انہیں فضیلت کلی کا دعویٰ ہے اور

اپنے تئیں افضل الانبیاء سمجھتے ہیں۔ ۱۲

اس کے تفصیل میں تین نے رسالہ لکھا ہے دعویٰ نبوت مرزا جس کا نام ہے ۱۲

کلمات لکھیں ہین یہ بھی دعوے ہے کہ بعض وقت مجھ پر منکشف ہوا کہ بالیقین
میں خدا ہوں۔ اور یہ بھی الہام ہوا کہ کن فیکون کا مجھے اختیار دیا گیا ہو
یہ باتیں میرے نزدیک شریعت حقہ محمدیہ کے بالکل خلاف ہین اور دیکھتا ہوں
کہ ایک جماعت اسلام نے اس خطرناک راہ کو اختیار کر لیا ہے اور یہ بھی خوف
ہے کہ کچھ اور مسلمان بھی اس ہلاکت میں پڑیں۔

اس دعوے پر توجہ کرنے والے اور ہدایت دل سے خیال کرنے والے امت
محمدیہ میں تین گروہ ہو سکتے ہین ① اولیائے امت ② علمائے امت۔
③ عامہ مومنین امت اور حضرت مسیح اور حضرت مہدیؑ کے آنے کی خبریں حدیثوں
میں اس قدر آئی ہین اور مشہور ہین کہ ہر خاص و عام جانتا ہے مگر شاذ و نادر بہت
سے سچے مسلمان اُن کے منتظر ہین خصوصاً اس نازک وقت میں کہ مسلمانوں کے
دینی اور دنیاوی ہر طرح کی حالت نہایت خراب بلکہ معرض زوال میں ہو رہی ہو
ایسے وقت میں حضرت مسیح کے آنے کا ثرہ نہایت ہی مسرت بخش ہو سکتا ہے مگر
ہر ایک گروہ نے یہ بھی معلوم کیا ہے اور تاریخ کی کتابیں بھری ہین کہ اس کے قبل
بھی کتنوں نے مہدی ہونے کا دعوے کیا اور بعض نے مسیح ہونے کا بھی
دعوے کیا اور ہر ایک نے اپنے خیال کے بموجب سچائی کی دلیلین پیش کین اور
بہت ماننے والوں نے انھیں مان بھی لیا مگر اس وقت تک بالاتفاق یہ کہا جاتا
ہے کہ وہ سب جھوٹے تھے اس لئے ہر ایک گروہ امت محمدیہ کو ضرور ہے کہ
اب جو ایسے عظیم الشان امر کا دعوے کرے اُسے وہ نہایت سچے معیار سے جانچیں
جس سے وہ جانچ سکتے ہین اور سچائی کو غیر سچائی کو معلوم کر سکتے ہین میرے خیال
میں اسکے معلوم کرنے کے لئے بھی تین طریقے ہین۔ اول وہ جو مخصوص اولیا
امت سے ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کے قلب میں ایسا نور عنایت کرتا ہے

جسکے ذریعہ سے وہ بہت کچھ معلوم کر سکتے ہیں خصوصاً انسان کی اچھی یا بری حالت کو بخوبی جان سکتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ سے رابطہ قوی ہو وہ تھوڑے تامل سے معلوم کر لیتے ہیں کہ فلان شخص کو اللہ سے ایسا رابطہ ہے۔ حضرت مسیحؑ اور مہدیؑ کی حالت اپنی ہر گز جھپی نہیں رہ سکتی مگر اب وہ وقت ہے کہ ایسی بات منہ سے نکالنا ایک مضحکہ ہے اسلئے میں اسے زیادہ نہیں لکھنا چاہتا اور ان حضرات کو معذور سمجھتا ہوں کیونکہ گوہر کے اندر کا کیرا اسی گولر کو آسمان اور زمین خیال کرتا ہے اُس سے زیادہ اس کا حوصلہ نہیں ہو سکتا اسوقت ظاہر ہونی کا زور و شور سے دور ہے امور باطنیہ لوگوں کے آنکھوں سے پوشیدہ ہیں اسلئے اُس کے انکار سے وہ معذور ہیں الغرض اس گروہ میں سے کسی نے مرزا صاحب کو برگزیدہ خدا بھی نہیں مانا اور حضرت مہدیؑ و مسیحؑ تو بہت بڑا رتبہ رکھتے ہیں۔

دوسرا طریقہ معلوم کرنے کا دلیل ہے۔ یعنی آثار و حدیث میں جو علامتیں ان حضرات کے وجود کی ہیں وہ جن میں پائی جائیں وہ مسیح و مہدی ہوں گے۔ یہ طریقہ علمائے امت سے مخصوص ہے وہ جانتے ہیں اور جان سکتے ہیں کہ جن روایات میں حضرت مسیحؑ اور امام مہدیؑ کے آنے کا ذکر ہے اُن میں اُن کی علامتیں بھی بیان ہوئی ہیں اُن میں سے کوئی علامت مرزا صاحب میں نہیں پائی گئی۔ مگر اس طریقہ میں بہت جھگڑے ہیں اول تو ان حدیثوں کو صحیح اور غیر صحیح ہونے میں جھگڑا پھر اُسکے معنی میں جھگڑا پھر جھگڑا کہ جن مسیح کے آنے کا وعدہ ہے وہی ہیں جو پہلے آچکے ہیں یا کوئی دوسرے ہوں گے ان سب کے علاوہ ان باتوں کے سمجھنے والے خاص اہل علم ہی ہو سکتے ہیں اور اس طریقہ سے عام کو فائدہ نہیں ہو سکتا ہے اور پھر یہ طریقہ اس قدر طول و طویل ہے کہ اسکے لکھنے کے لئے دفتر عظیم چاہئے اسلئے میں اس طریقہ کو بھی اسوقت چھوڑتا ہوں البتہ ایک مختصر بات عام فہم کہنا چاہتا ہوں اُسے ملاحظہ کیا جائے

حضرت مسیحؑ کے آنے کی خبر جناب سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی اور صحابہ اور تابعین اور تمام علمائے دین نے اُس پر یقین کیا اس سے ظاہر ہے کہ بُری مہتمم بالشانِ خبر ہے اور نہایت ظاہر ہے کہ یہ اہتمام اور شان صرف اسی وجہ سے ہے کہ اُن کی ذات مقدس سے دینی فائدہ بہت کچھ ہوگا مسلمانوں کی دینی اور دنیاوی حالت ان کی برکت سے درست ہو جائے گی۔ صحیح حدیثوں سے ثابت ہو کہ ہر وقت مسلمانوں میں بغض و عداوت نہ رہے گا روپے پیسے کی یہ کثرت ہوگی کہ کسی مسلمان کو ہر یہ اور تحفہ لینے کی طرف توجہ نہ ہوگی۔ دنیا بھر میں دین اسلام کو غلبہ ہوگا ان میں سے کسی بات کا شائبہ بھی مرزا صاحب کے وجود سے نہیں پایا گیا۔ بلکہ سب باتیں برعکس ہیں۔ غور سے دیکھا جائے کہ مسلمانوں میں کس قدر بغض و عداوت ہے کس قدر افلاس ہے۔ اور دنیا میں کس قدر تفرق ادیان ہے اور پھر یہ کہ اسلام کس قدر ضعیف ہو گیا ہے اور اگر جماعت احمدیہ یا کوئی صاحب ان حدیثوں پر نظر نہ کریں پا کچھ بے تکلفی لگائیں تو اس قدر فرمائیں کہ مرزا صاحب کے آنے سے اسلام کو اور مسلمانوں کو کیا فائدہ ہوا۔ میں نہایت یقین اور زور کے ساتھ کہتا ہوں کہ بجز اسکے کچھ نہیں کہہ سکتے کہ باوجود نہایت کوشش کے کوئی عیسائی مسلمان نہیں ہوا۔ کوئی دہریہ ایمان نہیں لایا کوئی ہندو کوئی آریہ یا کوئی اور مذہب والا اسلام سے مشرف نہیں ہوا ان دنیا میں جو تھمنا چالیس کروڑ مسلمان شمار کئے جاتے تھے وہ سب کافر و مردود ہو گئے۔ اُن میں سے صرف چند ہزار یا کئی لاکھ مسلمان رہ گئے سابق کے لحاظ سے اس کہنے میں کوئی تامل نہیں ہو سکتا کہ مرزا صاحب کے وجود سے اسلام ایسا غریب ہو گیا کہ گویا مٹ گیا اور مسلمانوں کی دینی اور دنیاوی حالت جو خراب تھی اُسے روز بروز ترقی ہے اُس پر طرہ یہ ہوا کہ جب قدر مرزا صاحب کو ترقی ہوئی اُس قدر امراضِ عامہ

مرزا صاحب
کے آئیے
کیا نتیجہ ہوا

۱۲- اُن کے نبوت میں مرزا صاحب کو زندہ اور ان کا غیبت خاص رسالہ لکھا ہے نیز ان کے ان بات ۱۰۰ برس پہلے لکھا گیا تھا

طاعون وغیرہ کو ترقی ہوئی یہاں تک کہ کسی سال امن عافیت سے لوگ نہیں بڑھ سکتے پھر جن کی ذات سے اسلام کی اور مسلمانوں کی یہ حالت ہو جائے انھیں کوئی ہی عقل مسلمان مسیح مان سکتا ہے خدا کے لئے اس میں تھوڑا سا تامل کرو۔ مرزائی جماعت کے لوگوں کو مرزا صاحب کے حیات میں بھی دیکھا اور ان کے حالات سنے اور اب انھیں انتقال کے بہت تھوڑا زمانہ ہوا ہے مگر ان میں صلاح و تقویٰ کا نشان نہیں پایا ان کی صورت ان کی حالت یہ کہہ رہی ہے کہ ان کے قلب تک شریعت محمدیہ کا نور نہیں پہنچا جیسے بے قید نام کے مسلمانوں کی حالت ہو ویسے ہی وہ ہیں حالانکہ وہ اپنے تئیں امام وقت اور رسول وقت کا صحبت یافتہ بلا واسطہ یا بواسطہ کہتے ہیں اگر مرزا صاحب اپنے دعوے میں سچے ہوتے تو ان کے صحبت یافتہ زمانہ کے لوگوں سے نرالا ڈھنگ رکھتے کہ ہر طرف سے قبولیت کی نگاہ ان پر پڑتی مگر حالت برعکس ہے۔

تیسرا طریقہ دریافت کرنے کا یہ ہے کہ جو شخص ایسے عظیم الشان امر کا مدعی ہو اسے اُس کے ذاتی حالات کو معلوم کریں۔ اور اُس میں عاقلانہ طور سے انصاف کے ساتھ نظر کریں اور اُس کے اقوال و افعال کو منہاج نبوت پر جانچیں۔

یہ طریقہ ایسا ہے کہ ہر ایک ذی فہم اُس سے کام لے سکتا ہے اور خاص و عام اُس سے نتیجہ نکال سکتے ہیں اگر اُس کے حالات ایسے نہ ہوں جیسے بزرگ مقدس حضرات کے ہونا چاہئیں تو پھر کسی دلیل اور کسی نشان کے تلاش کی جتا نہیں ہے اسے سمجھ لیں کہ یہ اپنے دعوے میں کاذب ہے سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہئے کہ وہ سچائی میں سب سے اول درجہ رکھتا ہو یا نہیں اگر ذرا بھی سچائی میں گرا ہو اپائین تو اُس سے اجتناب کریں۔

مین نے اس رسالہ میں اسی طریقہ کو اختیار کیا ہے کہ خاص دعاء اُس سے مستفید ہوں اور بذات خود فیصلہ کر سکیں۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ ہمارے صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیشگوئی سے بڑھکر اور کوئی امتحان نہیں ہو سکتا،، آئینہ کمالات اسلام صفحہ (۲۸۸)۔ اس لئے میں اُن کی پیش گوئیوں پر نظر کرنا مناسب سمجھا اور پیشگوئیوں میں سے اُس پیشگوئی کو اختیار کیا۔ جو اُن کے نزدیک نہایت ہی عظیم الشان ہے اور جس کی شرح سے اُن کی ذاتی تقدس کا حال طالب حق نہایت روشن دلیل سے معلوم کر سکے۔

مرزا صاحب کے رسالہ شہادۃ القرآن سے ظاہر ہے کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے نکاح کے متعلق جو مرزا صاحب نے پیشگوئی کی ہے وہ بہت ہی عظیم الشان ہے اس لئے میں اُسی کا ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ چونکہ اس عظیم الشان نشان کا سترہ برس تک امتحان رہا اس لئے مرزا صاحب کو اس کی نسبت مختلف طور سے الہامات ہوتے رہے ہیں۔ ایک الہام یہ بھی ہوا تھا کہ مرزا صاحب کا نکاح اس لڑکی سے آسمان پر ہو گیا۔ اسوجہ سے وہ لڑکی منکوٰۃ آسمانی کے لقب سے مشہور ہے اب میں اُن واقعات کے بیان کرنے سے پہلے نہایت زور اور سچائی سے کہتا ہوں کہ اس منکوٰۃ آسمانی کے مثبت جو واقعات ہوئے ہیں اور جو باتیں ان کی زبان اور قلم سے نکلی ہیں اور جو حالیتیں اُس سے ظاہر ہوئی ہیں اُس عظمت اور مرتبت کے بالکل برخلاف ہیں جس کا دعویٰ مرزا صاحب نے کیا ہے اور انبیاء علیہم السلام کے تقدس کی تو بڑی شان ہے اولیاء اللہ بلکہ ادنیٰ ولی کو بھی دنیا کے کسی چیز سے ایسا تعلق نہیں ہو سکتا جیسا تعلق

مرزا صاحب کو ایک معمولی عورت سے ہوا اور اسکی وجہ سے بہت سی خلاف شان باتیں اُن سے ہوئیں۔ مین نہایت سچائی اور خیر خواہی سے برادران اسلام کو متنبہ کرتا ہوں کہ اس قصہ کے متعلق واقعات پر جو سچا طالب حق نظر کر گیا اسکی قوت ممیزہ اسکی انصاف پسندی بے اختیار کہہ اُٹھے گی کہ مرزا غلام احمد صاحب اپنے دعوے میں بالکل جھوٹے ہیں اور جن کے دلوں پر تعصب کا پردہ پڑا ہے اور جو اپنی غلطی اور نا فہمی اور کم علمی سے بچنے کر اب بیجا غیرت اور اپنی بات کی تیج اور ہٹ دھرمی پر آمادہ ہو گئے ہیں یا اُن کو اور کوئی مخفی دنیاوی فائدہ اس میں حاصل ہوتا ہے اُن سے ہمارا خطاب نہیں ہے ہم کو امید ہے کہ بہت سے کم گشتہ بہت سے متحجرو پریشان اس تحریر سے ہدایت پائیں گے اور ان کے دلوں کو کامل تسلی ہوگی وَمَا ذَلَالِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ۔ اس رسالہ کا نام فیصلہ آسمانی رکھا گیا اور تین حصوں پر تقسیم کیا گیا۔ پہلے حصہ میں خاص منکوحہ آسمانی کا ذکر ہے اور دوسرے و تیسرے میں اُس کے متعلقات کا اور ضمناً اُن کے کذب کی اور باتیں بھی بیان ہوئی ہیں۔

اس عظیم الشان پیشین گوئی کے غلط ہونے کے بعد جو باتیں خود مرزا صاحب نے اور اُن کے مریدین نے بنائی ہیں۔ اور انھیں جواب قرار دیا ہے اُن کا غلط اور محض غلط ہونا بطور اجمال اور تفصیل ہر طرح ان تین حصوں میں بیان کیا گیا ہے خاص منکوحہ آسمانی کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اُس کا جواب اسی حصہ میں پوری طور سے دیا گیا ہے پھر تیسرے حصہ میں اسکی زیادہ تفصیل کر دی گئی ہے اور استہزاء لکھا گیا ہے کہ کسی طالب حق کو دیکھنے کے بعد مرزا صاحب کے کاؤب ہونے میں تامل نہیں ہو سکتا اب بعض حق پوش حضرات کا یہ کہہ دینا کہ یہ وہی پرانی باتیں ہیں۔ جن کا جواب دیا گیا ہے۔ نا دافقون کو دھوکہ دینا ہے۔ مین نہایت استحکام اور یقین کہتا ہوں کہ

اس غلط پیشین گوئی کا کوئی جواب نہیں ہو سکتا یہ پیشین گوئی بلا شک و شبہہ یقیناً غلط ہوئی اور جو کچھ اُسکے جواب میں باتیں بنائی جاتی ہیں وہ محض غلط ہیں انکی غلطی آفتاب نیمروز کی طرح روشن کر دی گئی ہے اور مرزا صاحب کے وہ اقوال نقل کر دیئے گئے جن سے تمام جوابات غلط ہو جاتے ہیں۔ چونکہ مرزا صاحب کے کذب کی یہ تہمت

روشن دلیل ہے اور ایسی دلیل ہے کہ عام و خاص سب اسے بخوبی سمجھ سکتے ہیں

اسلئے اس کو پیش کیا گیا اور پیش کیا جائیگا۔ یہاں تک کہ وہ اسکے غلط ہونیکا

اقرار کریں اور بموجب آسمانی کتابوں کے مرزا صاحب کو کاذب مانیں۔ یا

ہماری باتوں کا جواب دین مگر ہم بالیقین کہتے ہیں کہ جواب نہیں دے سکتے

جماعت احمدیہ خوب سمجھ لے کہ یہ عوام کا مناظرہ نہیں ہے کہ کبھی یہ کہہ دیا اور کبھی

وہ کہہ دیا کوئی بات طے نہوئی اور عوام مشتبہ ہو کر رہ گئے۔ الغرض اس بحث

کے طے ہونے کے بعد مرزا صاحب کے متعلق جس بحث کو چاہیں جماعت احمدیہ

کے ذی علم پیش کریں اس طرف سے جواب دیا جائیگا اور انشاء اللہ ایسا جواب

دیا جائیگا کہ آنکھیں کھل جائیںگی۔ ہمارے مخاطبین ذرا نظر اٹھا کر دیکھیں کہ دنیا

میں کس قدر مذہب باطلہ ہوئے اور ہوتے جاتے ہیں اور اہل حق نے اُن کے

رد میں کوئی دقیقہ نہیں اٹھا رکھا پھر کیا اُس مذہب کے ماننے والوں نے کسی

اہل حق کی سنی اور حق کو قبول کیا ہرگز نہیں اور شاذ و نادر کا اعتبار نہیں۔ خیال

کیا جائے کہ تثلیث پرستی اور بت پرستی کیسی بدیہی البطلان چیز ہے مگر اُسکے ماننے

والے اپنی جان دیدیتے ہیں مگر اپنا مذہب اور اپنا عقیدہ نہیں چھوڑتے پھر کیا

انکی بچشگی اور اپنے خیال سے نہ ہٹنا اُن کے مذہب کی حقانیت اور سچائی کی

دلیل ہو سکتی ہے ہرگز نہیں بلکہ اسکی وجہ ہے کہ جنکے لئے شقاوت ازلی نے ہاویہ

میں جانے کا فیصلہ کر دیا ہے جنکے دلون پر مہر لگا دی ہے وہ حق بات کو کبھی نہیں

قبول کر سکتے۔

ملاحظہ کیا جائے کہ دہریہ اور لاندہب کی ہدایت کے لئے اصحاب مذہب نے بہت کچھ کوشش کی پھر کیا وہ اپنے خیال سے کچھ بھی مٹے کبھی نہیں۔ دیکھو اس وقت یورپ میں کس زور و شور سے لاندہبی پھیل رہی ہے اور اُس کا نمونہ ہندوستان میں بھی شروع ہو گیا ہے۔ عیسائی۔ ہنود آریہ کے راہ راست پر لانے کے لئے مسلمانوں نے بہت کچھ کوشش کی سچائی اور حقانیت کو بہت کچھ روشن کر کے دکھلایا دین حق کے ثبوت میں اور باطل کے ابطال میں بہت کتابیں لکھیں مگر یہ بتائیے اور خوب تحقیق کر کے جواب دیجئے کہ کتنے۔ آریہ۔ ہند۔ عیسائی مناظرہ کی کتابیں دیکھ کر مسلمان ہوئے غالباً دس بیس کا نام بھی آپ سائے ہندوستان میں نہ بتائیں گے۔ اب مرزا صاحب اور اُن کے مریدین کی کوشش..... کو ملاحظہ کیجئے کہ ان کے جواب میں کتنے رسالے اور اشتہارات لکھ کر شائع کئے۔

عیسائیوں سے مناظرہ بھی کیا ایک رسالہ انگریزی میں ماہوار تمام یورپ و ہند میں برسوں سے شائع ہو رہا ہے اب مسیح جدید کے مقلد فرمائیں کہ کتنے قدیم سچی ایمان لائے اور کتنے آریہ مسلمان ہوئے واقف کار حضرات خوب جانتے ہونگے کہ اتنی کوشش پر بھی دس بیس آریہ یا عیسائی اُن کے مناظرہ سے مسلمان نہیں ہوئے بلکہ اُن کی مسیحیت اور نبوت کی زندگی ہی میں خلاص اُن کے وطن پنجاب میں عیسائی اور آریہ کی ترقی بہت کچھ ہوئی اور اُن کے خلیفہ اور حواریں کے روبرو ہو رہی ہے اور کس قدر الحاد و زندقہ اور گمراہی اور تفرق ادیان کا زور و شور ہے کیا حضرت عیسیٰ کے نزول کے بعد ایسی حالت رہے گی؟ ذرا آنکھیں کھول کر احادیث صحیحہ کو دیکھو اگر حق طلبی کی نظر سے دیکھو

اور کجروی سے بچو گے تو مثل آفتاب کے تپس روشن ہو جائیگا کہ مرزا صاحب اپنے دعوے میں ہرگز سچے نہیں ہیں افسوس یہ ہے کہ مرزا صاحب نے کسی کافر کو مسلمان نہ کیا البتہ بہت سے مسلمانوں کو گمراہ کر دیا اور تیرہ سو برس کے مسلمان کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیا۔ حاصل یہ ہوا کہ دنیا میں جو منکر اور کافر تھے وہ تو ویسے ہی رہے اور جو مسلمان تھے مرزا صاحب نے انھیں بھی کافر کر دیا۔ نزول مسیح کا یہ نتیجہ ہوا۔

اس تہید کے بعد اصل قصہ کو ملاحظہ کیجئے مرزا صاحب کے قرابت مندوں میں ایک لڑکی تھی جس کا نام محمدی ہے وہ اُن کے پسند آگئی اور منظور نظر ہو گئی مگر وہ قرابت مند مرزا صاحب کے اس دعوے اور تقدس کے نہایت مخالف تھے اس لئے مرزا صاحب کی جرات نہیں ہوتی تھی کہ نخل کا پیام بھیجنے اور مرزا صاحب بوڑھے اور اہل وعیال والے تھے۔ اُسپر مذہبی مخالفت ہو گئی پھر تو کرلیا اور نیم چڑھا ہو گیا اب کیا امید ہو سکتی تھی کہ لڑکی کے والدین اس رشتہ کو قبول کریں کچھ عرصہ تک تو مرزا صاحب کو اسکے اشتیاق میں دم بخود رہنا پڑا

۱۱ از الزلا وادام کے صفحہ ۳، امین مرزا صاحب کا الہام عربی میں یہ ہر وجاعاً علی الذین تبوءوا فوق الذین کفروا یوم القیامۃ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تیرے پیروؤں کو کافروں پر قیامت تک غالب رکھوں گا، امین مرزا صاحب نے اپنے مخالفوں کو صاف طور سے کافر بیان کیا ہے امین مسلمان اور غیر مسلمان سب شامل ہیں۔ خلیفۃ المسیح کا خط الحکم مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۹۱ء میں چھپا ہے امین صاف لکھا ہے کہ اگر کسے شکے آرد در شان او (یعنی مرزا غلام احمد) اُن کا فرست ۱۲ اور مرزا صاحب جب اپنے الہامات کو ایسا ہی یقینی من جانب اللہ کہتے ہیں جیسا قرآن مجید ہے تو بالظور اُن کے منکر کو ایسا ہی کافر کہیں گے جیسا قرآن مجید کے منکر کو کافر کہا جاتا ہے (حقیقۃ الوحی ص ۲) ۱۲ اگرچہ حضرات مرزائی اس جملے کو دیکھ کر ناخوش ہوں گے اور خدا جانے کیا کچھ کہیں گے مگر مرزا صاحب کے تمام حالات دیکھنے سے امین ذرا شبہ نہیں رہتا۔ ۱۲

۱۲ مرزا صاحب کا اور اُن کے خلیفہ صاحب کا یہ کہنا کہ جو مرزا کا پیرو نہیں ہے اور اُن کی شان میں شکل کرتا ہے وہ کافر ہے۔ ۱۲

مگر حسن اتفاق سے اُس لڑکی کے والد مرزا احمد بیگ کو ایک ضرورت مرزا صاحب سے پیش آئی اور وہ بھی مالی ضرورت جس کا ذکر آگے آئیگا اب مرزا صاحب کو موقع ملا اور وحی و الہام کی بھرمار شروع ہوئی۔ پہلے نکاح کا پیام بڑے شان سے بھیجا گیا الہامی پیام تھا اُس کے قبول کرنے پر بہت کچھ ترغیبیں دی گئیں اور انکار کی تقدیر پر خوفناک باتوں سے ڈرایا گیا مگر اُسکے والدین اور اُسکے دوسرے اقربائے نہایت مضبوطی اور حقارت سے انکار کیا اور اُس لڑکی کا نکاح دوسرے شخص سے پڑھا دیا سلطان محمد بیگ اُس کا نام ہے مگر جس طرح طالب دل دادہ کو کسی وقت محبوب اور مطلوب کے ملنے سے مایوسی نہیں ہوتی اُسی طرح مرزا صاحب کو اُس کے نکاح کے بعد بھی مایوسی نہیں ہوئی اور اُن کی قوت متخیلہ نے یہ خیال پختہ کیا کہ اس کا میان مرگیا اور بیوہ ہو کر یہ لڑکی میرے نکاح میں آئے گی اس پختہ خیال کو وہ الہام سمجھے (یہ خیال میرا اسلئے ہے کہ جہاں تک ہو سکے انھیں کاذب نہ کہوں) اور الہام کا غل مچانا شروع کیا کہ یہ لڑکی بیوہ ہوگی اور میرے نکاح میں آئے گی کسی وقت خیال عالی زیادہ بلند ہوا تو یہ فرمادیا کہ خدائے تعالیٰ نے آسمان پر میرا نکاح اس سے کر دیا ہے یہاں وہ قصہ قابل ذکر ہے جو انگریزی اخباروں میں شائع ہوا ہے کہ ولایت لندن میں یا اُس کے قریب ایک انگریز نے عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور بہت لوگ اُسے مان چکے ہیں اور ایک ایسا عمدہ اور بڑا گرجا بنوایا ہے کہ لندن میں اُس کی نظیر نہیں ہے اُس سے ایک نوجوان لیڈی پھنس گئی اُس کے لڑکا ہوا حسب دستور ملک رجسٹرار لکھنے آیا اور لیڈی سے دریافت کیا کہ تیرا نکاح کب ہوا ہے اُس نے جواب دیا کہ عالم ارواح میں خدائے تعالیٰ نے نکاح پڑھایا ہے۔ پھر وہ عیسیٰ بلائے گئے اور اُن سے

کہا گیا کہ تمہاری بیوی تو فلان ہے یہ کیسی؟ جواب دیا کہ یہ روحانی بیوی ہے اور وہ جسمانی ہے۔ رجسٹرار ان جوابوں سے بہت ناخوش ہوا اور اُن دونوں کو بہت بُرا خیال کیا مدعی نبوت نے قیافہ سے اُس کا خیال معاوم کر کے اُس سے کہا کہ چلکر ہمارا چرچ دیکھو پھر کچھ کہنا وہ گیا جب دیکھا تو اُس کا وہ بد خیال نہ رہا۔ اور عقیدہ تمند ہو گیا۔ ان دونوں کے جواب مرزا صاحب کے جوابوں سے کم مرتبہ نہیں اور مرزائیوں کی حالت اُس رجسٹرار کے بہت مشابہ ہے اگر انصاف دیکھا جائے پھر مرزا صاحب نے مختلف اوقات میں مختلف طریقوں سے اپنے اہام کا یقین لوگوں کو دلانا چاہا اور اپنے مخالفین کو نہایت خوفناک دھمکیوں سے ڈرایا مگر لڑکی کے والدین اور دوسرے اقربا ایسے مستحکم اور قوی الایمان تھے کہ نہ کسی لالچ میں آئے نہ کسی دھمکی سے ڈرے نہ اُن کے الہاموں کی کچھ پرواہ کی اور مرزا صاحب اُس لڑکی کی تمنا اور آرزو میں دست حسرت ملتے ہوئے قبر میں تشریف لے گئے اور آرزو پوری نہ ہوئی۔ اُس لڑکی کا میان خدا کے فضل سے اس وقت تک موجود ہے۔ دس بارہ اولاد میں اس کی ہو چکی ہیں۔

حضرات ناظرین۔ مرزا صاحب نے اس پیشین گوئی کو نہایت ہی عظیم الشان بتایا ہے اس قدر عظمت اور کسی پیشین گوئی کی مرزا صاحب نے نہیں بیان کی اگرچہ بعض اور پیشین گوئیوں کو عظیم الشان کہا ہے مگر اس کی عظمت کو انتہا مرتبہ کا بیان کیا ہے کیونکہ اسے نہایت ہی عظیم الشان کہا ہے۔ اردو کے محاورہ میں یہ جملہ اُس مقام پر بولا جاتا ہے جہاں نہایت اعلیٰ مرتبہ کی عظمت بیان کرنی منظور ہوتی ہے اسلئے میں نہایت ضرور سمجھتا ہوں کہ اس میں پورے طور سے غور کروں اور اُس کے متعلق جس قدر باتیں مرزا صاحب اور اُن کے حواریں کی بہن طین ہم طالبین حق کے روبرو پیش کریں تاکہ ہر ایک پر مرزا صاحب کی حالت آفتاب نیمروز

کی طرح روشن ہو جائے اور اللہ تعالیٰ نے جن کی آنکھوں میں بینائی دی ہے وہ غیب دیکھ لیں اور صداقت پر ایمان لا کر خدا کا شکر بجا لائیں اور جو بینائی کی نعمت سے محروم ہیں یا دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے وہ اپنے حال زار پر اویلا کریں اور خدا سے ڈریں جس نے صداقت کے ماننے اور بطلان سے بچنے پر نجات کا مدار رکھا ہے۔ اس پیشین گوئی کی تفصیل میں تین امروں پر غور کرنا نہایت ضرور ہے۔

اول یہ کہ مرزا صاحب کو نکاح کے پیام کا موقع کیونکر ملا اور کس طرح انھوں نے پیام دیا۔ دوم یہ کہ انکار کے بعد کیا کیا تدبیریں مرزا صاحب نے کیں تاکہ لڑکی کے اعزہ انکار سے باز رہیں اور وہ لڑکی ہمارے پاس آئے۔ سوم اس بات میں نہایت غور و انصاف کی ضرورت ہے کہ لڑکی کے نکاح کا معاملہ تھا مرزا صاحب نے اُسے اس قدر طول دیا اور اشتہارات شائع کئے۔ اعزہ واقربا کو خطوط لکھے اور بالآخر جب وہ ناکام اور بے نیل مرام رہے تو اپنے دو بیٹوں کو عاق کر دیا اور سابقہ بی بی کو طلاق دیدی۔ ان سب باتوں پر نظر کرنے سے کیا حالت معلوم ہوتی ہے آیا یہ پایا جاتا ہے کہ مرزا صاحب بزرگ اور مقدس شخص ہیں یا یہ کہ نفسانی خواہش کے نہایت تابع اور خدا اور رسول کی طرف غلط باتیں منسوب کرنے والے۔

اس تحریر کے بعد ناظرین کو دو امروں کی طرف اور بھی زیادہ توجہ دلاتا ہوں۔ اول یہ کہ مرزا صاحب کے اُن اقوال پر کامل نظر کریں جو اُن کی زبان قلم سے اس پیشین گوئی کی نسبت وقتاً فوقتاً نکلے ہیں۔ اور کس کس طرز سے انھوں نے یقین دلایا ہے کہ اس کا ظہور میرے وقت میں ہوگا جس میں کسی طرح چون و چرا کو مجال نہیں ہے

۱۵ اس سے بالیقین معلوم ہوا کہ اسکی نسبت جو الہام ہوا تھا وہ متشابہات میں نہ تھا بلکہ وہ محکات سے تھا جسکے معنی اور مطلب نہایت ظاہر تھے ورنہ اس کے ظہور کا اویختہ یقین ہرگز نہ ہوتا ۱۲ منہ

پیام نکاح کا
دیکھ کر

اور پھر اُسکا ظہور ہوا اور اُسکے متعلق تمام الہامات اور سارے بیانات غلط ثابت ہو
 دوسرا امر یہ ہے کہ اس پیشین گوئی کے پورا ہونے کے لئے جو تدبیریں انھوں نے
 کیں اور جو خطوط وغیرہ انھوں نے لکھے اور جو کلمات مذہبانہ انھوں نے اپنے
 مخالفین کے لئے استعمال کئے ان میں انصاف دلی سے غور فرماتے جائیں میں
 نہایت سچائی سے کہتا ہوں کہ اگر آپ ایسا کرینگے تو آپ کی قوت میسرہ بے اختیار
 بول اُٹھے گی کہ جس کے ایسے حالات ہیں وہ ہرگز خدا سے دلی رابطہ نہیں رکھتا
 اور مجدد اور نبی ہونا تو بڑی بات ہے یہ دوسرا امر بہت زیادہ غور کے لائق ہے
پہلے امر کا بیان (یعنی مرزا صاحب نے نکاح کا پیام کس طرح کیا) سب سے
 اول پیامی خط جو مرزا صاحب کا ۱۰ مئی ۱۸۶۸ء کے فوراً افشان میں چھپا ہے اسکا
 ذکر مرزا صاحب نے اپنے رسالہ آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۲۷۹ میں کیا ہے
 اسکے بعد ۱۰ جولائی ۱۸۶۸ء کو گورداسپور سے جو اشتہار شائع کیا ہے وہ رسالہ
 مذکور کے صفحہ ۲۸۱ سے صفحہ ۲۸۸ تک میں لکھا ہے اور اُسکی نقل یعقوب علی نے اپنے رسالہ
 آئینہ حق نما کے صفحہ ۱۳۷ وغیرہ میں کی ہے چونکہ پورا اشتہار بہت طویل ہے اسلئے
 میں اصل مطلب کے متعلق جو کچھ انھوں نے لکھا ہے اُسقدر نقل کروں گا اشتہار
 کا عنوان جلی قلم سے یہ ہے ایک پیش گوئی پیش از وقوع کا اشتہار اسکے
 بعد دو شعر میں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کو اس پیش گوئی کے پورا

۱۵ اس اشتہار میں اُن جملوں پر خوب نظر ہے جسے بخوبی ظاہر ہو رہا ہے کہ اس پیشین گوئی میں کوئی
 شرط نہ تھی اور اسکا ظہور مرزا صاحب کے ردِ بد و عنقریب ہونا ضرور ہے۔ میں ہر جملہ پر نشان
 بھی کروں گا۔ اول تو یہ رباعی صاف کہہ رہی ہے کہ اُسکا ظہور مرزا صاحب کی زندگی میں
 ہو گا اور مرزا صاحب کی عزت اور اُن کے مخالفین کی رسوائی ہو گی اس کے بعد اُنکے الہامات
 آذآب کی طرح روشن کر رہے ہیں کہ یہ پیشین گوئی خاص محمدی بیگم کے نکاح میں آنے کی توقع اس کا نکاح
 مرزا صاحب ضرور ہو گا مگر وہ تمام الہامات اور دعوے سب غلط ثابت ہوئے ۱۲ منہ

ہونے پر یقین کامل ہے وہ شعریہ ہیں ۵

پیشگوئی کا جب انجام ہویدا ہوگا قدرت حق کا عجب ایک تماشا ہوگا
 جھوٹ اور حق میں جو ہر فرق وہ پیدا ہوگا کوئی پا جائیگا عزت کوئی رسوا ہوگا
 مرزا صاحب کو اپنی صداقت کا کس قدر جوش ہے اور کیسا یقین ہے
 با اینہمہ اُن کا گمان غلط ثابت ہوا مگر کچھ بھی حضرات مرزائی اُنکی صداقت کے
 قائل سے حیرت ہے الغرض اُن اشعار سے اصل غرض جو مرزا صاحب کی
 ہے وہ تو ہر فہمیدہ سمجھتا ہے مگر ظاہر میں اُن کے الفاظ عام ہیں یعنی انجام کے
 ظاہر ہونے سے مرزا صاحب ذلت ہو یا ان کے مخالفین کو اب تو دنیا اُسکے
 انجام کو جان چکی اور جو صاحب نہ جانتے ہوں وہ جان لیں کہ اُس پیشینگوئی
 کا انجام یہ ہوا کہ پوری نہوئی اور مرزا صاحب اپنے قول کے
 رو سے رسوا ہوئے۔ اس کے بعد کے مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ
 مرزا اُسٹانے اس لڑکی کا پیام کیا تھا اور اُس لڑکی کے ماموں اُسٹانے نشان طلب کیا تھا
 یعنی لڑکی کے ماموں وغیرہ مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے کے منکر تھے جب اُنھوں
 نے رشتہ کی درخواست کی تو اُنھوں نے کہا ہوگا اگر تم اپنے دعوے کو ثابت
 کرو تو ہم رشتہ کر سکتے ہیں ورنہ جھوٹے نبی کو لڑکی دینا کیونکر جائز ہو سکتا ہے اس میں
 شبہ نہیں کہ لڑکی کے اعزہ نہایت ہی پختہ مسلمان اور کامل الاعتقاد تھے کہ نہ
 مرزا صاحب کی وجاہت و ثروت پر اُنھوں نے نظر کی نہ اُن کے ہر قسم کے
 ترغیبوں کی پرواہ کی نہ اُن کے ترہیبوں سے اُنہیں کچھ خوف و ہراس ہوا۔
 جَزَاہُمْ اللّٰهُ خَيْرَ الْجَزَاۃِ ۔

مرزا صاحب اُن کی استقامت اور دینداری کی وجہ سے اُن سے نہایت
 خفا ہیں اور اسی اشتہار میں اُن کی شکایت کر کے لکھتے ہیں کہ مجھے کوئی نشان

آسمانی مانگتے تھے اسوجہ سے کہ کسی مرتبہ دعا کی گئی سو وہ دعا قبول ہو کر خدائے تعالیٰ نے یہ تقریب قائم کی کہ اُس لڑکی کا والد اپنے ایک ضروری کام کے لئے ہماری طرف لٹچی ہوا۔ اسکی شرح یہ ہے کہ مرزا صاحب کا چچا زاد بھائی غلام حسین صاحب جائد اد تھا مگر بہت عرصہ سے مفقود النجر ہو گیا تھا اور سوائے بیوی اور مرزا صاحب کے کوئی اُس کا وارث نہ تھا اس عرصہ میں کسی طور سے اُسکے بیوی کا نام اوس جائد اد پر چڑھ گیا تھا یہ عورت مرزا احمد بیگ (جن کا سابق میں ذکر ہو چکا ہے) محمدی کے والد کی ہمیشہ بھتی اس وجہ سے مرزا احمد بیگ نے چاہا کہ ہماری ہمیشہ اس جائد اد کو ہمارے بیٹے کے نام منتقل کر دے وہ آمادہ بھتی مگر مرزا صاحب اُسکے بڑے شریک تھے بغیر اُن کی مرضی کے وہ جائد اد منتقل نہیں ہو سکتی تھی اس لئے احمد بیگ صاحب نے ان کی طرف رجوع کیا۔ اب مرزا صاحب کو اپنی تمنا پوری کرنے کا نہایت عمدہ موقع ملا اسلئے فرماتے ہیں کہ ہماری عادت بڑے کاموں میں استخارہ کرنا یہی اسلئے استخارہ کر کے جواب دین گے پھر متواتر اصرار سے استخارہ کیا گیا وہ استخارہ کیا تھا گویا آسمانی نشان کا وقت آیا ہو پنا تھا پیام کے لئے کس زور کی تمہید ہے اہل حق کے دیکھنے کے قابل یہ امر ہے کہ مرزا صاحب اپنے دیرینہ خواہش دلی کو کس عمدہ پیرایہ میں ظاہر کرتے ہیں اور لڑکی کے والد مرزا احمد بیگ سے کہتے ہیں (اُس خدائے قادر و حکیم مطلق نے مجھ سے فرمایا

۱۵ اب اس پر نظر کیجائے کہ وہ کیا دعا تھی جو قبول ہوئی اور اُسکی قبولیت کے آغاز شروع ہو گئے جب اس سے ظاہر ہے کہ مرزا صاحب نے حسب خواہش لڑکی کے مامون وغیرہ کے ظہور نشان کی دعا کی اور وہ دعا قبول ہوئی یعنی اُس کے لئے کوئی نشان ظہور میں آئیگا اب آئندہ کا مضمون بتا رہا ہوں کہ وہ نشان وہی ہو جسکا ذکر آئندہ آئیگا ۱۲ ۱۵ اس جملہ پر نظر کیجائے کہ اُس نشان کے ظہور کے وقت نہایت قریب بتا رہے ہیں جس خلیفہ نور الدین الی تاویل غلط ہو جاتی ہے ۱۲

کہ اس شخص کی دختر کلان کے نکاح کے لئے سلسلہ جنبانی کر
 اور اُنکو کہہ کہ تمام سلوک و مروت تم سے اسی شرط سے
 کیا جائیگا، یعنی تم اپنی لڑکی کا نکاح ہم سے ساتھ کر دو ہم جائد ادھتار ہے
 بیٹے کے نام سے کرا دیں گے۔ اس الہامی پیام سے نہایت ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ
 کی مرضی یہی تھی کہ اُس لڑکی کا نکاح مرزا صاحب سے ہو اس امر کو خیال رکھ کر
 اُسکے انجام پر نظر کریں کہ کیا ہوا اور پھر فرمائیں کہ یہ الہام کیونکر سچا ہو سکتا ہے
 ذرا غور کیجئے کہ اگر مرضی خدا ایسی ہی ہوتی اور اُسکے حکم سے مرزا صاحب نکاح کا
 پیام کرتے تو ممکن تھا کہ اُس کا ظہور نہ ہوتا اور اُن کے نکاح میں وہ لڑکی نہ آتی
 نہیں نہیں بلکہ ضرور اُن کے نکاح میں آتی اور مرزا صاحب کبھی اپنی اس تمنا سے
 محروم نہ رہتے اس لئے ہم اس کہنے پر مجبور ہیں کہ اگر مرزا صاحب
 کو یہ الہام ہوا تو رحمانی الہام نہ تھا بلکہ اس معاملہ میں
 جس قدر الہامات ہوئے اُس کی بنیاد شیطانی الہام پر ہوئی

اسکے علاوہ ہم حضرات مرزائیوں سے پوچھتے ہیں کہ جو رحمتہ للعالمین کا نفل ہو اور
 جو اپنے کو فنا فی الرسول بلے اُس کی بھی شان ہونا چاہئے کہ اعزہ و اقربا سے
 سلوک و مروت کرنے کے لئے یہ شرط کرے کہ اپنی کنواری کم عمر لڑکی ایک
 بوڑھے شخص کو دو جسے ایک عالم بڑا اور کذاب کہہ رہا ہے ذرا خدا سے ڈر کر
 ان دونوں باتوں کا جواب دیجئے گا اور جلدی سے اسکو خدا کا حکم نہ کہہ دیجئے گا
 اوپر کے مضمون پر خیال رکھئے گا بیہان تک تو مرزا صاحب نے خدا کا حکم سنایا اور
 ایک معقول جائد اد کی طمع اور ترغیب دی مگر اسی پر بس نہیں ہوا اور کبھی سنئے فرماتے ہیں کہ

یہ نکاح مہارے لئے موجب برکت اور رحمت کا نشان ہوگا
 اُن تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار
 ۲۴ فروری ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے۔ (یہ تو خوش کریں
 ترغیبیں تھیں۔ اب وہ تہدید اور خوف دلانا بھی سنئے جو انکار کرنے پر متعلق ہو رہا ہیں)
 لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت
 ہی بُرا ہوگا اور جس دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی
 وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ویسا ہی والد اُس
 دختر کا تین سال تک فوت ہو جائیگا اور اُن کے گھر میں
 تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑے گی۔ (یہاں مرزا صاحب نے بزم
 خود پورے دانشمندی سے کام لیا ہے یعنی انکار کرنے کی تقدیر پر خود اُس لڑکی کو ڈرایا
 اُسکے والدین کو اُس کے اقربا کو اور جو اُس سے نکاح کرے اُس کو اور پھر ہر طرح کا خوف
 دلایا۔ جان کا مال کا مصیبت کا باہم تفرقہ کا غرض کوئی پہلو باقی نہیں چھوڑا
 مقصود یہ ہے کہ اتنے گروہ میں کوئی تو ضعیف القلب ضعیف الایمان ہوگا جو ڈر کر
 یا طمع میں آکر مرزا صاحب کی خواہش پورا کرنے پر آمادہ ہو جائیگا اور دوسروں کو
 آمادہ کر گیا مگر یہ حضرات ایسے قوی الایمان نکلتے کہ کسی نے پرواہ بھی نہ کی اور فہوس
 کہ مرزا صاحب کے دل کی تمنا اُن کے دل ہی میں رہی مان اُس لڑکی کو صرف
 اُسکے انجام کے بُرا ہونے سے بہت ڈرایا تھا مگر عمر کے درمیانی حصہ کا ذکر نہیں کیا
 تھا شاید اُسے خیال ہوتا کہ عمر کے اکثر حصہ میں تو مزے کریں گے انجام دیکھا جائے گا

اسلئے مرزا صاحب اُس خیال کو بھی اٹھاتے ہیں اور فرماتے ہیں اور درمیانی زمانہ میں بھی اُس دختر کے لئے کراہت اور غم کے امر پیش آئینگے، دور اندیشی سے کیسے عام الفاظ میں خوف دلایا ہے تاکہ جس قسم کی کراہت یا کم و بیش غم پیش آئے مرزا صاحب کی صداقت معلوم ہو اگر ایسے ہی باتوں کا نام پیشگوئی اور کراہت ہو تو ہر ذی فہم و فراست کر سکتا ہے پھر مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ ان دینوں جو زیادہ تصریح کے لئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدائے تعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلان کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی ہر ایک مانع دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لاوے گا۔ اور بے دینوں کو مسلمان بناوے گا۔ سابق الہام سے تو خدائے تعالیٰ کی صرف مرضی معلوم ہوئی تھی اس الہام سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُس لڑکی کا مرزا صاحب کے نکاح میں آجانا ضرور ہے کسی طرح ٹل نہیں سکتا انجام میں وہ لڑکی خاص مرزا صاحب کے نکاح میں ضرور آئے گی اس میں کوئی شرط اور کوئی قید نہیں ہو یہ بیان ایسا صاف اور صیح ہے کہ اس میں تاویل کو گنجائش نہیں ہو سکتی پھر یہ کہ اس الہام کی توضیح اور تقدیر مبرم ہونا مختلف اوقات میں مختلف طور سے انجام آتھم وغیرہ میں مرزا صاحب نے بیان کیا ہے جس سے نہایت واضح اور روشن ہو جاتا ہے کہ یہ پیشگوئی خاص مرزا صاحب کی ذات سے متعلق ہے اسکے بعد مرزا صاحب نے اپنے عربی الہام کا جو ترجمہ بیان کیا ہے

پہلا موقع جس سے ظاہر ہے کہ وہ لڑکی مرزا صاحب کے نکاح میں ضرور آئے گی

۱۔ یہ پہلا موقع جس میں مرزا صاحب نے الہامی طور سے اس لڑکی کے نکاح میں آنیکا یقین ظاہر کیا

اُس سے بھی ثابت ہوتا ہے وہ ترجمہ یہ ہے۔ خدائے تعالیٰ ان سب کے تدارک کے لئے جو اس کام کو روک رہے ہیں تمہارا مددگار ہوگا اور انجام کار اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائے گا کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔ اور عنقریب وہ مقام تجھے ملیگا جس میں تیری تعریف کی جائیگی یعنی گو اول میں احمق اور نادان لوگ بد باطنی اور بدظنی کی راہ سے بدگوئی کرتے ہیں لیکن آخر کار خدائے تعالیٰ کی مدد دیکھ کر شرمندہ ہوں گے اور سچائی کے کھلنے سے چاروں طرف سے تعریف ہوگی خاکسار غلام احمد۔ ۱۰ جولائی ۱۹۰۷ء

اس عبارت میں دو جملے ہیں جن میں مرزا صاحب نہایت صفائی سے الہام الہی پھر بیان کرتے ہیں کہ احمد بیگ کی بڑی لڑکی خاص میرے نکاح میں ضرور آئے گی اسے نہ کوئی شرط روک سکتی ہے اور نہ کسی دوسری وجہ سے یہ بات ٹل سکتی ہے۔ وہ جملے یہ ہیں ① ہر ایک مانع دور ہونے کے بعد انجام کار اس عاجز کے نکاح میں لاویں گا۔ یہ جملہ ظاہر کرتا ہے کہ اس نکاح میں موانع پیش آئیں گے مگر وہ سب موانع دور ہوں گے اور انجام کار وہ لڑکی خاص مرزا صاحب کے نکاح میں آئے گی

② خدائے تعالیٰ تمہارا مددگار ہوگا اور انجام کار اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائے گا۔ اس جملے میں بھی وہی مطلب ہے کہ انجام کار وہ لڑکی مرزا صاحب کے نکاح میں آئے گی اگرچہ درمیان میں موانع پیش آئیں۔ مگر انجام میں وہ سب موانع دور ہوں گے اور اُس لڑکی سے مرزا صاحب کا نکاح ہوگا اسے نہ کوئی شرط روک سکتی ہے نہ اُس کے شوہر کا گریہ و زاری اُس کا مانع ہو سکتا ہے۔ اصل مطلب کو مختلف طریقوں سے مکر یہ بیان کرنا ثابت کرتا ہے کہ مرزا صاحب کو

۵۔ دوسرا موقع جس میں نہایت زور سے یقین ظاہر کیا ہے کہ وہ لڑکی خاص مرزا صاحب کے نکاح میں ضرور آئے گی۔ ۱۲ منہ

اس المام پر اور اُسکے مطلب کے سمجھنے پر نہایت وثوق ہے۔ اسلئے وہ تمام جوابات غلط ہو جاتے ہیں جو اس جھوٹی پیشین گوئی پر پردہ ڈالنے کے لئے دیئے جاتے ہیں اُن جوابات کو دیکھو اور اس بیان میں غور کرو۔ اس اشتہار کے بعد پھر کچھ مضمون اُنکے خیال میں آیا اسلئے پانچ روز کے بعد ہی اس اشتہار مذکور کا تتمہ ۵ جولائی ۱۸۸۸ء کو شائع کیا (دلی اضطراب کا تقاضا بھی یہی ہے) تتمہ اشتہار دوم جولائی ۱۸۸۸ء ① اشتہار مندرجہ عنوان کے صفحہ ۶ میں جو یہ المام درج ہے۔

فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ۔ اسکی تفصیل مکرر توجہ سے یہ کھلی ہے کہ خدائے تعالیٰ ہمارے کنبے اور قوم میں سے ایسے تمام لوگوں پر کہ جو اپنی بیدینی اور بدعتوں کی حمایت کی وجہ سے پیشگوئی کے مزاحم ہونا چاہیں گے، اپنے قہری نشان نازل کرے گا اور اُن سے لڑے گا اور انھیں انواع اقسام کے عذابوں میں مبتلا کرے گا اور وہ مصیبتیں اُن پر اتارے گا جن کی ہنوز انھیں خبر نہیں اُن میں ایک بھی ایسا نہ ہوگا کہ جو اس عقوبت سے خالی رہے۔ کیونکہ انھوں نے نہ کسی اور وجہ سے بلکہ بیدینی کی راہ سے مقابلہ کیا، دسویں جولائی کے اشتہار میں مرزا صاحب نے اپنے کنبے کے لوگوں کو بہت کچھ دھمکی دی تھی اس تتمہ میں اُسی مضمون کا اعادہ زیادہ شائد الفاظ میں کیا ہے جسے ضعیف القلب زیادہ متردّد اور پریشان ہو سکتے ہیں اس کے سوا اس تتمہ میں جس صفائی کے ساتھ منکرین پر عقوبت کو عام کیا ہے ایسے صفائی سے اصل اشتہار میں نہیں ہے اور بڑی وجہ اس کے اضافہ کی اس عبارت سے یہ سمجھی جاتی ہے کہ اشتہار میں لڑکی کے والدین کو جو ڈرایا ہے اور خوف دلایا ہے وہ صرف نکاح نہ کرنے کی وجہ سے اُس کے بعد اُن کے خیال میں آیا کہ لوگ اس پر اعتراض کریں گے کہ یہ کون بزرگی اور تقدس ہے کہ اگر کوئی شخص انھیں لڑکی نہ دے تو خواہ مخواہ اُس پر مصیبتیں آئیں جیسی وہ بیان کر رہے ہیں اے صاحب

کوئی دینی وجہ نہ سہی لڑکی نہ دینے کے لئے اس قدر عذر کافی ہے کہ تم بوڑھے ہوئے
 تمہاری بی بیان اور جوان لڑکے موجود ہیں فوجوان کم عمر کنواری لڑکی کا
 تمہیں دینا وقت اور خطرہ سے خالی نہیں اس اعتراض کے اٹھانے
 کے لئے تتمہ میں یہ بیان کرتے ہیں کہ وہ مصیبتیں جو اپنی آئین کی وہ اُن کے
 بے دینی اور بدعتوں کی حمایت کی وجہ سے آئین کی فقط انکار ہی اُس کا سبب
 نہیں مگر یہ تو فرمائیے کہ اُنکی بیدینی اور بدعتوں کی حمایت اس انکار سے پہلے
 بھی تھی یا انکار کے بعد ہی وہ بیدین اور بدعت کے حامی ہوئے اگر پہلے سے
 تھی تو اس سے پہلے بھی کبھی انھیں اس قسم کی تنبیہ اور تهدید کی ہوتی آپ کے
 خطوط سے تو ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے وہ اقارب انکار سے پہلے ایسے نہ تھے
 کیونکہ آئندہ وہ خط نقل کیا جائیگا جو اسی مرزا احمد بیگ کو لکھا ہوا اس میں آپ نے
 انھیں مکرمی اخویم لکھا ہے اور یہ نہایت ظاہر ہے کہ کوئی بزرگ مقدس انسان
 کسی بیدین حامی بدعت کو اپنا مکرم اپنا بھائی نہیں کہہ سکتا ہے اسکے علاوہ اُس
 کے مضمون میں یہ جملہ بھی ہے (آپ کے دل میں اس عاجز کی نسبت کچھ غبار ہو لیکن
 خداوند علیم جانتا ہے کہ اس عاجز کا دل آپ سے بکلی صاف ہے یہ عبارت
 صاف کہہ رہی ہے کہ مرزا احمد بیگ پہلے بیدین اور حامی بدعت نہ تھے ورنہ
 کسی دیندار کا دل بیدین سے بکلی صاف نہیں ہو سکتا اور بزرگ کاملین تو مامو
 ہیں کہ بے دینوں کو بُرا سمجھیں اور اُن کے بیدینی کی وجہ سے اُن کے دل میں غبا
 رہے۔ بھائیو مرزا صاحب خدائے علیم کے علم کو درمیان میں دیکر اپنی ولی صفائی
 ظاہر کر رہے ہیں۔ جب مرزا صاحب اس زور سے اپنی صفائی اُن سے بیان

۱۵ مرزا صاحب کو دعائے قنوت کا وہ ٹکڑا بھی یاد نہ رہا جس کو روزانہ نماز میں پڑھتے ہیں
 اور مسلمان کا معمول ہے وَنَحْمُكَ وَنُثْنُكَ مِنْ يَفْعَلُكَ ۔

کر رہے ہیں تو اُن کے دیندار ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے اب تہ مرزا صاحب ہی کو دیندار نہ خیال کیا جائے اور خط کے مضمون کو دنیا سازی ہی پر محمول کیا جائے تو یہ مطلب ہوگا کہ دل میں تو اُنھیں بیدین جانتے ہیں مگر اُنھیں نرم کرنے کے لئے اپنا مکرم اور اپنا بھائی کہا ہے اور اپنا دل اُن سے صاف بتایا ہے یعنی یہ بین جھوٹ اس غرض سے بولے ہیں کہ مرزا احمد بیگ نرم ہو کر کناخ کر دینے پر رضی ہو جائیں۔ اب اہل انصاف مرزا صاحب کے ان باتوں کو ملاحظہ کر کے اُن کے سچائی اور دینداری دیکھ لیں۔ افسوس ہے کہ جماعت احمدیہ ایسی روشن باتوں کو بھی نہیں دیکھتی۔ مرزا صاحب کی صداقت اور عدم صداقت کے فیصلہ کے لئے صرف اسی پیشین گوئی کے حال میں غور کرنا کافی ہے اب مرزا صاحب احمد بیگ وغیرہ اپنے اقارب کی شکایت اس طرح کرتے ہیں۔ ایک عرصہ سے یہ لوگ جو میرے گھنے سے اور میرے اقارب ہیں کیا مرد کیا عورت مجھے میرے الہامی دعاوی میں مکار اور

دکاندار خیال کرتے ہیں اور بعض نشانوں کو دیکھ کر بھی قائل نہیں ہوتے۔

مرزا صاحب آپ کے کہنے والوں کا قصور نہیں ہے آپ اور آپ کے معتقدین یقین کر لیں کہ آپ کے حرکات آپ کے سکناات آپ کی باتیں آپ کا چلن۔ اہل حق پر ظاہر کر رہا ہے کہ آپ فریب خوردہ یا بڑے دکاندار ہیں۔ تحریروں میں اس قدر مبالغہ۔ مخالفین پر اس قدر گالیوں کی بھرمار اور فحش اور بدزبانی کی بوچھاڑ کہ خدا کی پناہ اپنے آپ سے باہر ہوئے جلتے ہیں۔ پھر ایک مرتبہ نہیں دس دس رسالوں میں اجزاء دن میں غل مج رہا ہے اپنی جھوٹی باتوں کی تاویلوں میں اور اقسام ہوا ہے ہیں پھر ایک تحریر میں نہیں متعدد رسالوں میں بار بار لکھا جا رہا ہے اور کسی میں کوئی قید بڑھادی اور کسی میں کچھ اور۔ کہیں کہہ دیا کہ تمام قرآن اس پر شاہد ہے

انبیاء کے
خلاف
مرزا صاحب
کی روشنی

بھلا اس مبالغہ اور جھوٹ کا کچھ ٹھکانا ہے انبیائے عظام علیہم السلام اور اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کی شان تو بہت اعلیٰ اور ارفع ہے یہ روش تو کسی متین و دیندار کی بھی نہیں ہو سکتی مان بعض انبیاء سے کسی وقت ایسا ہوا ہے کہ تنگ آکر غصہ آگیا کچھ کہہ دیا (وہ بھی اپنی ذاتی اغراض میں نہیں) پھر دہی بردباری اور انحراف عَنِ الْجَاهِلِينَ پر عمل ہے اور تحمل سے کام لے رہے ہیں اور مخلوق کی ہدایت میں مشغول ہیں اور خود ثنائی اور خود ستانی سے علیحدہ ہیں اور قادر تو اناحض اپنی قدرت سے انکی سچائی کو ظاہر کرتا ہے حیرت یہ ہے کہ بعض مولویوں کی آنکھوں پر ایسا پردہ پڑا ہے کہ ان باتوں کو وہ بھی نہیں دیکھتے اور علانیہ جھوٹ کے گرویدہ ہیں سچ ہے اُس غنی حکیم کی عجیب شان ہے ۵

دیر کو مسجد کرے مسجد کو دیر ۛ غیر کو اپنا کرے اپنے کو غیر یہ جو فرمایا کہ بعض نشانوں کو دیکھ کر بھی قائل نہیں ہوتے۔ اے جناب آپ نے کوئی نشان دکھلایا سوائے زبان درازی کے اسی اشتہار میں آپ لکھ چکے ہیں کہ لڑکی کے قرابت مندوں نے آسمانی نشان مجھ سے مانگا میں نے اس کے لئے دعا کی وہ دعا قبول ہو کر تقریب قائم ہوئی کہ اُس لڑکی سے نکاح ہو اس سے ظاہر ہوا کہ پیام نکاح سے پہلے کوئی نشان نہیں دکھایا گیا اور جس نشان کے لئے دعا قبول ہوئی اُس کا یہ حال ہوا کہ مرزا صاحب انتظار کرتے کرتے قبر میں تشریف

مرزا صاحب
کے جھوٹ
نابت کرنے
کیسے پہنچے۔

۵ ہمارے اس بیان سے ناظرین کو نہایت تعجب ہو گا کہ مرزا صاحب قرآن مجید کا غلط حوالہ دیتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ مجھے بھی حیرت ہو مگر میں صداقت کے اظہار پر مجبور ہوں اگر کوئی ذی علم احمدی ایسا ثبوت چاہے تو میں موجود ہوں علامہ طور پر سامنے آکر دریافت کرے پھر وہ حیرت کی نظر سے دیکھ گا کہ قرآن کی غلط بیانیان کس قدر اُنھیں دکھائی جاتی ہیں مگر ایک غلطی کے فیصلے کے بعد دوسری غلطی دکھائی جائیگی اگر اعداد انصاف اُنکے دل میں ہو تو بہت جلد مرزا صاحب کی غلطیوں کا انبار وہ اپنے سامنے دیکھیں گے اور متحیر ہونگے ۱۲

لے گئے اور آغوشِ لحد سے ہمنما رہ گئے مگر وہ نشانِ آسمان سے نہ اُترا اور آسمانی
 کناخ جسکو خدا تعالیٰ نے (معاذ اللہ) پڑھا دیا تھا جسکی نسبت بار بار توجہ اور مراقبہ
 کیا گیا اور یہی معلوم ہوا کہ ہر ایک مانع دور ہونے کے بعد انجامِ کار وہ لڑکی مرزا صاحب
 کے نکاح میں آئیگی۔ اور برسوں اس بات پر کامل یقین رہا آخر میں ناامید ہو کر یہ کہا
 گیا کہ وہ نکاحِ فسخ ہو گیا اب غور کرنے کا مقام ہے اہل انصاف فرمائیں کہ جب نہایت
 عظیم الشان نشان جسکو مرزا صاحب نے اپنے صدق و کذب کا معیار قرار دیا تھا ظو
 میں نہ آیا تو اور نشانوں کا ذکر فضول ہے کیونکہ اس نشانِ عظیم الشان کے غلط ہوجنا
 سے ثابت ہو گیا کہ اگر کوئی بات مرزا صاحب کے کہنے کے مطابق ہو گئی تو وہ امر
 اتفاقی ہوا دنیا کے بہت امور کسی کے موافق کسی کے مخالف ہوا کرتے ہیں اور شہ
 روز اسکا تجربہ ہو رہا ہے پھر مرزا صاحب فرماتے ہیں ”خدا تعالیٰ نے انھیں کے بھلائی
 کے لئے انھیں کے تقاضے سے انھیں کے درخواست سے اس الہامی پیشگوئی
 کو جو اشتہار میں درج ہو ظاہر فرمایا ہوتا وہ سمجھیں کہ وہ درحقیقت موجود ہو اور اُس کے
 سوا سب کچھ ہیچ ہے۔ کاش وہ پہلے نشانوں کو کافی سمجھتے اور یقیناً وہ ایک ساعت
 بھی مجھ پر بدگمانی نہ کر سکتے اگر ان میں کچھ نور ایمان ہوتا اور کاشفس ہوتا“ مرزا
 صاحب کو اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے اس پیشگوئی کا الہام ہوتا تو ممکن نہ تھا کہ اُسکا
 ظور نہ ہوتا اے صاحبِ ضرور ہوتا زمین و آسمان ٹل جاتے مگر پیشگوئی کا ظور ہوتا
 مگر دنیا نے برسوں انتظار کر کے دیکھ لیا کہ اُسکا ظور نہ ہوا اور یقین کر لیا کہ یہ الہامِ خداوندی
 نہ تھا اور نہ ضرور ہوتا کیونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا اور اُس قادرِ کریم کا وعدہ ٹل نہیں سکتا

۱۵ یہ تو فرمایا کہ اگر ان کے بھلائی کے لئے اس پیشگوئی کا ظور ہوا تھا تو ان کے توبہ کرنے
 سے اس کا فسخ کیوں ہو گیا جیسا آپ حقیقتہ الہی میں کہہ رہے ہیں۔ توبہ کی وجہ سے تو اب بھلائی
 کا ظور ہونا چاہئے تھا ذرا غور کر کے جواب دیجئے ۱۲ منہ

مَا يَبْدُلُ الْقَوْلُ لَدَيْهِ. اوسى اصدق الصادقين کا ارشاد ہے۔ پھر مرزا صاحب فرماتے ہیں ”ہمیں اس رشتہ کی درخواست کی کچھ ضرورت نہ تھی سب ضرورتوں کو خدا تعالیٰ نے پورا کر دیا تھا اولاد بھی عطا کی اور ان میں سے وہ لڑکا بھی جو دین کا چراغ ہو گا بلکہ ایک اور لڑکا ہونے کا قرب مدت تک وعدہ دیا تھا جس کا نام محمد خواجہ ہو گا اور اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلیگا۔ یہ رشتہ جسکی درخواست کی گئی ہے محض بطور نشان کے ہے تاکہ خدا تعالیٰ اس کنبہ کے منکرین کو عجوبہ قدرت کھلا دے اگر وہ قبول کریں تو برکت و رحمت کے نشان اپنا نازل کرے اور ان بلاؤں کو دفع کر دیوے جو نزدیک چلی آتی ہیں لیکن اگر وہ رد کریں تو اپنی قہری نشان نازل کرے ان کو متنبہ کرے خاکسار غلام احمد از قادیان۔ پانزدہم جولائی ۱۳۳۷ھ

یہ کہنا کہ ہمیں اس رشتہ کی ضرورت نہیں تھی ایسی دنیا سازی ہو کہ اسکے راستی کے خلاف ہونے میں کوئی حق پسند تامل نہیں کر سکتا۔ بھائیو مرزا صاحب نے جسکے لئے غالباً بیس برس کوشش کی اور کس کس طرح کی تدبیریں کیں اور ذلیقین اوٹھائیں کیا یہ سب باتیں بلا ضرورت تھیں۔ میں با یقین کہتا ہوں کہ مرزا صاحب کی حالت اُنکے اقوال اُنکے خطوط جو اُنھوں نے اپنے اقربا کو اس غرض سے لکھے ہیں انکی ضرورت پر کامل شہادت دیتے ہیں ذرا انصاف سے ملاحظہ کیا جائے کہ مرتے دم تک اس کے نکاح کی ان کو تمنا رہی اور جس طرح عشاق کو معشوق کے وصال سے کبھی مایوسی نہیں ہوتی اور محال صورتوں میں بھی اُسے یہی خیال ہوتا ہے کہ یہ سب موانع کسی دن دور ہو جائیں گے اور ہم وصال سے کامیاب ہوں گے یہی حال مرزا صاحب کا رہا اُن کے خطوط جو آئندہ نقل کئے جائیں گے اُن سے معلوم ہو گا کہ مرزا

۱۷ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری باتیں بلا نہیں کرتیں۔ ۱۲ یہ دوسرا مقام ہے حسین تامل کرنے سے حکیم نور الدین صاحب کی توجیہ محض غلط ٹھہرتی ہے جسکا ذکر اسکے تتمہ میں کیا گیا ہے ۱۲

نکاح کی۔
پیشینگوئی
عروج و قدرت
دکھانے
کے لئے
کی گئی۔

صاحب نے اس مدعا کے حصول کے لئے اپنے منکرین اعزہ سے کیسی کیسی منت کی ہے عقل صحیح کہہ رہی ہے کہ بغیر ضرورت ایسی عاجزی اور منت صرف اسکے طلب میں کسی شریف بلند حوصلہ عالی ظرف سے کبھی نہیں ہو سکتی۔ اب یہ خیال کیا جائے کہ مرزا صاحب نے باوجود ایسے عظیم الشان دعوے تقدس کے اس مضمون کے خط کیوں لکھے اسے میں کیا کہوں اہل پنجاب تجربہ کار اسکا فیصلہ خود کر سکتے ہیں بعض نیک دل صلح بھی دلدادہ ہو کر پریشان ہوئے ہیں مگر زیادہ حیرت کی یہ بات ہو کہ جس منت اور زاری اور پکی دیناداری کے خطوط مرزا صاحب نے لکھے ہیں یہ مضمون نہ کوئی سچا دلدادہ لکھ سکتا ہو نہ کوئی بزرگ کسی دینادار کے سامنے ایسی خوشامدانہ الفاظ لکھ سکتا ہو انبیاء کرام نے دین کے لئے تہذیب کی ہین مگر ایسی مہانت اور اہل دنیا کی خوشامد ہرگز نہیں کی خصوصاً ایسے لوگوں کی جنہیں خود بیدین کہہ چکے ہوں بزرگوں کی یہ شان ہرگز نہیں ہو سکتی یہ کہنا کہ یہ خواہش اسلئے ہو کہ منکرین کو عجوبہ قدرت دکھائیں۔ اس بات کا نمونہ ہو کہ مرزا صاحب ہر طرح کی خواہش کو ایسے طرز سے پورا کرنا چاہتے ہیں کہ خواہش بھی پوری ہو اور مشترکہ تقدس میں بڑھ بھی نہ آئے کوئی منصف یہ تو کہے کہ اگر ایک غریب قدیم رشتہ دار کی لڑکی مرزا صاحب کے نکاح میں آجاتی تو کوئی عجوبہ قدرت کا ظہور ہوتا بعض وقت تھوڑے سے طمع سے یا اس خیال سے کہ ہماری لڑکی خوب آرام سے رہی گی بڑے بڑے خاندانی شرفاء اپنی لڑکیاں غیر خاندان میں دیتے ہیں جسے اکثر خاندانی نہایت معیوب سمجھتے ہیں پھر اگر مرزا صاحب کی بے انتہا ترغیبوں اور ترہیبوں کی وجہ سے مرزا احمد بیگ اپنی لڑکی دیدیتا تو اس میں عجوبہ کیا ہوتا۔ اسکے علاوہ یہ تو فرمائیے کہ منکرین کو عجوبہ قدرت دکھانا اسی پر منحصر تھا کہ ایک کم عمر کنواری لڑکی انکے نکاح میں آئے کوئی دوسرا طریقہ قدرت الہی کے دکھانے کا نہیں تھا۔ حضرات احمدیہ کچھ تو ان باتوں پر غور کریں پھر نظر لوٹا کر دیکھیں مرزا صاحب

یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہمیں اللہ نے اولاد دی تھی اسکی بھی خواہش نہ تھی مگر اسکے بعد ان کے خیالات جو اُن کے اشتہار و ن سے ظاہر ہوتے ہیں وہ تو پورا یقین دلاتے ہیں کہ انھیں اولاد کی بھی خواہش تھی اور ہونا چاہئے تھی کیونکہ پہلی اولاد تو اُن کے مخالف تھی اور انجام کار مرزا صاحب نے انھیں عاق ہی کر دیا تھا تو ایک طرح گویا بے اولاد تھے اُن اشتہار و ن کا نقل کرنا تو کتاب کو طول دینا ہے صرف اشارہ کیا جاتا ہے۔

پیشینگوئی
پوری نہیں
ہوئی

۲۲ فروری ۱۸۵۷ء میں بڑے زور و شور سے ایک لڑکے کی بشارت کا دعویٰ کیا گیا اور بڑے بھادی اسکے لقب اور خطاب تھے کہ وہ اللہ کا نور ہی کَلِمَةُ اللہ ہے اور کیا ہی بس کاں اللہ نزل من السماء ہے اسکے بعد ۱۸ اپریل کو ایک اشتہار اسی مضمون کا دیا اور کس کس طرح کے اسکے رنگ بدلے مگر باوجود اس زور کی بشارت اور پیشین گوئی کے کچھ نہ ہوا بجز اسکے کہ مخالفین اسلام کو مضحکہ کا موقع ملا اور انھوں نے خوب مضحکہ اڑایا۔

مرزا صاحب کی تمنائے دلی نے اس تضحیک پر بھی متوجہ ہونے نہ دیا اور پھر تیسرے ہی برس اسی مضمون کا اعلان دیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کا دل اولاً کی خواہش سے لرز رہا ہے اور عمدہ اولاد چاہتے ہیں اور یہی غلبہ خواہش امید کی جانب کو اس قدر غالب کر دیتا ہے کہ اسکے ہونیکا انھیں یقین ہو جاتا ہے اور چونکہ ان کی قوت خیالیہ بہت غالب ہے اسلئے وہ اسکو الہام سمجھتے ہیں اور پیشین گوئی کہا کرتے ہیں اگر اتفاقہ ان کا خیال مشیت الہی کے مطابق ہو گیا تو پھر کرامت اور نشان کا غل مچ گیا اور اگر یہ خیال مشیت الہی کے خلاف ہے تو اُسکا ظور نہوا اور مرزا صاحب نے اسکی تاویل میں باتیں بنانا شروع کیں یہاں سے معلوم ہوا کہ کسی پیشین گوئی انکی غلط ہو گئیں۔ بھائیو میں یہ

۱۵ یعنی دنیا میں اُس کا آنا ایسا ہے کہ گویا اللہ تعالیٰ آسمان سے اتر آیا۔ جب بیٹا گویا خدا ہے تو باپ کا کیا مرتبہ ہوگا۔ ناظرین خود سمجھ لیں۔ ۱۲ منہ

نہیں کہتا کہ اچھی اولاد کی خواہش بری چیز ہے یا غلبہ خواہش سے امید کی جانب کا غالب ہو جانا اور اُسے الہام الہی سمجھ لینا کوئی اختیار کی بات ہو مگر مکر تجربہ کے بعد بھی فوراً اپنے خیالات کا اعلان نہایت زور و شور سے کرنا اور جب اُس کا ظہور نہ تو نہایت بیجا اور محض بے سرو پاتا و ملین کرنا اختیاری امر ہے اور بہت بُرا ہے کیونکہ مخالفین اسلام کو نہایت مضحکہ کا موقع ملتا ہے۔

اور پیشین گوئی کے پورا نہ ہونے کے جواب میں یہ کہنا کہ بعض وقت پیشین گوئی کے سمجھنے میں غلطی ہوتی ہے اور اُس کے ظہور کا صحیح وقت معلوم نہیں ہو تا یا کیسوجہ سے اس کا ظہور ملتوی کر دیا جاتا ہے محض دھوکا یا کم علمی کا نتیجہ ہے انبیائے کرام کو وحی و الہام کے ذریعہ سے جو علم ہوتا ہے اس میں غلطی کا احتمال ہرگز نہیں ہو سکتا (شفائے قاضی عیاض اور اسکی شرح ملاحظہ ہو) البتہ اجتہاد میں غلطی ہو سکتی ہے مگر ایسی غلطی بھی بہت کم ہوتی ہے اور جو وقت ہوتی ہے تو اُس کے اعلان اور اثر مترتب ہونے سے پہلے اُنھیں آگاہ کر دیا جاتا ہے اور ایسی کوئی غلطی کسی نبی کی ثابت نہیں ہو سکتی کہ برسوں اس غلطی پر اصرار اور وثوق کامل کسی نبی کا رہا ہو اور اُس کا اعلان دیتے رہے ہوں اور پھر وہ غلط ثابت ہوئی ہو ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا یہ امر شان نبوت کے بالکل خلاف ہے یہ ایک طویل تحقیق ہے اگر خلیفۃ المسیح صاحب چاہیں گے تو ہم انشاء اللہ محققانہ طور سے اس کو مفصل بیان کر دیں گے مگر پہلے وہ کسی نبی کی ایسی غلطی یقینی طور سے ثابت کر کے دکھائیں یہ مولف اتفاقاً

یہ ذریعہ
علم ہوتا
میں میں
ن ہو سکتی

۱۵ مگر خیر اور پیشین گوئی میں اجتہاد و فسخ نہیں ہوتا خیر میں اجتہاد ہی غلطی یا نسخ بتانا سخت جہالت ہے۔ اس کی تفصیل اصول فقہ کی کتابوں میں دیکھنا چاہئے ۱۲

۱۶ افسوس ہے کہ خلیفہ صاحب توجہ بے اور اس کا جواب نہ دیا اب کوئی دوسرا ذی علم احمدی اس کے جواب میں قلم اٹھائے پھر اپنی غلطی کا تاثر دیکھے حضرت نوح علیہ السلام کی ایک غلط فہمی اکثر قادیانی بیان کیا کرتے ہیں مگر وہ اُن کی محض غلطی ہے حضرت نوح سے وحی پہنچنے سے پہلے میں غلط فہمی ہرگز نہیں ہوئی اسکی تفصیل دوسرے مقام پر کی گئی ہے ۱۲

نے جو منہاج نبوت بیان کیا ہے وہ محض غلط ہو اسکے غلطی کے اظہار میں خاص رسالہ لکھا گیا ہے۔

یہاں تک تو ہم جو لائی کا اشتہار اور اُسکے تتمہ کا مضمون اور سبکی کچھ شرح تھی اب میں آپ کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس اشتہار کو آپ مکرر دیکھ کر یہ خیال کریں کہ کتنی باتیں ہیں جن کا یقین مرزا صاحب نے تمام مسلمانوں کو دلانا چاہا ہے اور انجام میں وہ باتیں محض غلط ثابت ہوئیں۔ انکی فہرست ملاحظہ کیجئے اور غور فرماتے جائیے کہ منہاج نبوت ایسی ہی ہو ا کرتی ہے جنہے جن حضرت کی یہ حالت ہو انکی نبوت کی دلیلین قرآن و حدیث میں مل سکتی ہیں بے ذرا سمجھ کر جواب دو اب وہ باتیں ملاحظہ کیجئے ① نشان آسمانی کے لئے دعا کی گئی وہ دعا قبول ہو کر خدا تعالیٰ نے یہ تقریب قائم کی یعنی لڑکی کے اقرار بان نشان آسمانی (کوئی کرامت) مانگتے تھے مرزا صاحب نے اسکے لئے دعا کی کہ کوئی نشان ظاہر ہو اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول کیا اور اُس کا طور اس طرح ہو گا کہ وہ لڑکی ان کے نکاح میں آئے گی جب وہ لڑکی مرزا صاحب کے نکاح میں نہ آئی تو معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کا یہ کہنا غلط تھا کہ دعا قبول ہوئی اب نکاح سے انحراف کرنے اور اُسکے مزاحم ہونے پر مرزا صاحب نے جو وعیدیں اور اپنے لئے بشارتیں اور محمدی کے نکاح میں آنیکا قطعی فیصلہ جو اس اشتہار میں بیان کیا گیا ہے وہ ملاحظہ ہو ② لڑکی کا انجام نہایت خراب ہونا ③ درمیان میں بھی اسکے لئے کراہت کے امر پیش آنا۔ ④ جس سے وہ بیاہی جائیگی اُس کا اڑھائی سال میں جڑنا (اس پیشین گوئی نے مرزا صاحب کو بہت پریشان کیا) ⑤ لڑکی کے اقربا میں تفرقہ پڑنا ⑥ اپنرنگی کا آنا ⑦ اپنر مصیبت کا آنا ⑧ تین سال کے اندر لڑکی کے والد کا مر جانا۔

پندرہ برس سے زیادہ گزر گئے وہ لڑکی بخیر و عافیت ہے اور چین سے بسر کر رہی ہے اسکا شوہر بخیر و خوبی زندہ ہے اُس کے اقربا پرنگی اور مصیبت کچھ نہیں آئی اور اللہ تعالیٰ

مرزا صاحب
کی ایک
میں سترہ
غلط اور
ثابت ہو

کا کوئی قہری نشان اپنر نازل نہوا اور یوں کسی کی نانی دای کا مرجانا اور کسی قدر رنج و الم پیش آجانا دنیا میں ہر ایک کو ہوا ہی کرتا ہے اگر ہوا ہو تو اُسے مرزا صاحب کی پیش گوئی نتیجہ کوئی عقلمند نہیں کہہ سکتا پیش گوئی کا نتیجہ اُسی وقت کہہ سکتے ہیں کہ کوئی غیر معمولی اور نہایت تباہ کن اثر ظاہر ہو کیونکہ وہ تتمہ مذکور میں کہہ رہے ہیں کہ اپنر قہری نشان نازل ہو گا۔ قہری نشان وہی ہو سکتا ہے جسکے ظاہر ہونے سے بے اختیار لوگ کہہ اٹھیں کہ یہ سختی اور خرابی فلان پیشین گوئی کا نتیجہ ہے مگر ایسا نہیں ہوا اور ہرگز نہیں ہوا احمد بیگ کا مرنا اگر پیشین گوئی کے مطابق مان لیا جائے تو یہی ثابت ہو گا کہ سترہ باتوں میں سے ایک سچی ہوئی پھر ایسی پیشین گوئی کرنے والا تو شاید دنیا میں کوئی نہ نکلے گا کہ اُس کی بہت سی پیشین گوئیوں میں ایک بھی صحیح نہ نکلے گا اتفاقہ طور سے سہی۔

⑨ نوین وہ بات ہے جس کے وقوع کا اوریح ہونیکا دعویٰ اس زور اور استحکام سے کیا گیا ہے جس سے زیادہ زور لگانا اور مخلوق تو یقین دلانا ناممکن نہیں ہے اشتہار مذکور میں دو جگہ تو اوردو میں صاف لکھا ہے۔

یہ تیسرا موقع ہے جس میں مرزا صاحب اپنا یقین کہ خدا نے تعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ ظاہر کرتے ہیں کہ محمدی میسر نکاح میں آئیگی } کی دختر کلان (محمدی) کو اس عاجز کے نکاح میں لائیگا اور تیسری مرتبہ اسی مضمون کا اعادہ عربی الہام میں ہے پھر اسی مضمون کا اعادہ اور اُسی کی تکرار مرزا صاحب نے اور اشتہاروں میں اور خطوں میں اور رسالوں میں اس قدر کی ہے کہ میں اُس کی صحیح تعداد اسوقت بیان نہیں کر سکتا۔

۲۔ مئی ۱۸۷۱ء میں حقانی پریس لدھیانہ میں اشتہار نصرت دین طبع کر آیا ہے

۱۔ مرزا صاحب کا یہ جملہ حقیقۃ الوحی کے اس جواب کو محض غلط ثابت کر رہا ہے کہ ظہور نکاح کے لئے شرط تھی اور شرط کے پائے جانے سے نکاح فسخ ہو گیا بھائیو ذرا آنکھیں کھولو اور دیکھو ۲۔ حکیم نور الدین اپنے مرشد کے کلام کو غور سے ملاحظہ کریں۔

اس میں لکھتے ہیں کہ مرزا احمد بیگ کی دختر کلان کی نسبت بحکم الہام الہی یہ اشتہار دیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی مقدر اور قرار پاچکا ہے کہ وہ لڑکی اس عاجز کے نکاح میں آئیگی خواہ پہلے ہی باکرہ ہونے کی حالت میں آجائے یا خدائے تعالیٰ بیوہ کر کے اس کو میری طرف لائے۔ اشتہار کا مضمون تو معلوم ہوا خطوط کا ذکر آئندہ آئے گا۔ جن میں مرزا صاحب نے اس الہام کی سچائی پر قسم کھائی ہے مگر خدا کی رحمت و اسعہ نے سچائی کو نہایت صفائی سے مخلوق پر ظاہر کر دیا اور مرزا احمد بیگ کی لڑکی ان کے نکاح میں نہ آئی۔ دوسرے شخص سے اس کا نکاح ہوا اور اس وقت تک اسی کے نکاح میں ہے اور مرزا صاحب کو مے ہوئے تین برس سے زائد ہو گئے۔

⑩ ان کا یہ مقولہ ہے کہ بے دینوں کو مسلمان بنا دیا یعنی جب وہ لڑکی مرزا صاحب کے نکاح میں آئے گی تو بہت سے مخالف بیدین ایمان لائیں گے۔ جب وہ لڑکی نکاح میں نہ آئی تو یہ لکھنا بھی غلط ہوا کہ اس کے نکاح میں آئیے بیدین مسلمان بنیں گے

⑪ اسی اشتہار کے آخر میں ہے (گو اول میں احمق لوگ بد گوئی کرتے ہیں لیکن آخر میں خدائی مدد دیکھ کر شرمندہ ہوں گے) اس کا غلط ہونا بھی اظہر من الشمس ہو گیا اس معاملہ میں نہ خدا کی مدد اپنر ہوئی نہ ان کے مخالف شرمندہ ہوئے بلکہ مرزا صاحب شرمندگی کا داغ قبر میں اپنے ساتھ لے گئے۔

(بقیہ حاشیہ) کہ کس صراحت سے اُس منکوحہ کی تخصیص خاص اپنے لئے کر رہے ہیں اس کو مثل اقیما الصلوٰۃ کے ٹھہرانا کیسا اندھیر ہے تمام جماعت احمدیہ کی آنکھوں پر کیسا پردہ پڑا ہے جن دو چیزوں میں زمین و آسمان کا فرق ہو جن کا فرق آفتاب کی طرح روشن ہوا ان دونوں کو حکیم صاحب یکساں بتاتے ہیں افسوس صد افسوس اسکی تفصیل تتمہ میں ہوگی۔ ۱۲

۱۳ مرزا محمود اس قول کو دیکھیں اور اپنی غلطی کا اعتراف کریں کہ اسکے بعد جو مرزا صاحب نے بار بار یہ کہا ہے کہ وہ لڑکی لوٹ کر میرے پاس آئے گی یہ پیشین گوئی نہیں ہے بلکہ یہ مقولہ اس وقت کا ہے

اور یہ بھی یقین کر لیں کہ اس معاملہ میں کوئی تاویل نہیں چل سکتی اور اگر ایسے صاف و صریح اور تاکید مضمون میں تاویلین چلیں تو پھر دین کوئی چیز نہ رہے گا اور قرآن و حدیث کے صاف اور صریح معنی کو ہر نفس پرست جدھر چاہیگا پھیر لیجائے گا۔

(۱۲) اسی اشتہار کا آخری جملہ یہ ہے (اور سچائی کے گھٹنے سے چاروں طرف سے تعریف ہوگی اسکا غلط ہونا تو آفتاب کی طرح چمک رہا ہو کہ ہر طرف سے صدا آ رہی ہو کہ مرزا صاحب کی ایسی عظیم الشان پیشگوئی غلط نکلے اور مرزا صاحب کا ذب ثابت ہو کر یہ بارہ باتیں تو ان کے اصل اشتہار میں تھیں۔

اب اُس کے تتمہ کو دیکھئے اُس میں یا پنج باتیں اپنے مخالفین کے لئے کہتے ہیں۔
۱۔ اللہ تعالیٰ اپنی قہری نشان نازل کرے گا بھلا جس پر خدا تعالیٰ کا قہری نشان نازل ہو اُس کا کیا حال ہوگا۔

۲۔ اللہ تعالیٰ اُس سے لڑے گا۔ ۳۔ انھیں انواع و اقسام کے عذابوں میں مبتلا کرے گا۔ ۴۔ وہ مصیبتیں اُن پر اوتاریگا جن کی ہنوز انھیں خبر نہیں اس کے علاوہ اسکا بھی یقین دلانا چاہتے ہیں کہ ۵۔ ایک بھی ایسا نہ ہوگا جو اس عقوبت سے خالی رہے
الغرض اشتہار مذکور اور اُس کے تتمہ میں ٹولہ پیشین گوئیوں تھیں اور ایک قبولیت دعا کا اظہار تھا۔ یہ سترہ خبریں مرزا صاحب نے دی تھیں ان میں سے سولہ کا غلط ہونا تو اظہارِ شمس ہو گیا البتہ ایک احمد بیگ کے مرنے میں گفتگو ہے۔ اسکی تشریح حصہ دوم میں آئیگی اور دکھا دیا جائیگا کہ یہ پیشین گوئی بھی پوری نہیں ہوئی۔

مقام انصاف ہے جس کے بیسوں اشتہاروں میں سے ایک اشتہار میں سولہ باتیں غلط ثابت ہوں اور صریح جھوٹ نکلیں اُسے مجدد وقت اور نبی مانا جائے فی بھائیوں

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۳) جب اُس کے اول نکلنے سے مایوس ہو چکے ہیں۔ پہلا قول یہی ہو جو یہاں نقل کیا گیا اور آئندہ از الہ الامام سے نقل کیا جائیگا۔ ۱۲

ایک اشتہار
بین سولہ
غلطیوں

کچھ تو غور کرو۔ اب بغرض اتمام حجت کہا جاتا ہے کہ قرآن مجید کے نصوص قطعیہ اور تورات مقدس سے ثابت ہے کہ اگر مدعی نبوت کی ایک پیشین گوئی بھی جھوٹی ثابت ہو جائے تو وہ جھوٹا ہے پھر جس کے سوا کہ جھوٹ ایک اشتہار میں ایک معاملہ کے متعلق ثابت ہو جائیں تو اُسے کیا کہا جائیگا۔ انصاف سے اسکا جواب دو۔ کیا ایسے شخص کو بزرگ اور مقدس کہہ سکتے ہیں۔؟

الحاصل۔ صرف اس اشتہار کا مضمون اور اُس کا نتیجہ مرزا صاحب کی لٹا معلوم کرنے کے لئے کافی ہے۔ اسی سے انکا سچا یا جھوٹا ہونا اظہار من الشمس ہو جاتا ہے اس اشتہار کے بعد مرزا صاحب نے اس پیشین گوئی کا ذکر اپنے مایہ فخر کتاب الہ الاوام

میں کیا ہے جس میں نہایت شد و مد سے الہامی طور سے اپنا یقین مرزا صاحب نے ظاہر کیا ہے کہ احمد بیگ کی لڑکی میرے نکاح میں آئے گی اور ضرور آئے گی۔ میں اُس کی عبارت نقل کرتا ہوں تاکہ ناظرین معلوم کریں کہ اس پیش گوئی کے سچے ہونے پر انھیں کس قدر دثوق تھا اور اسے کیسی با عظمت اور متم بالشان سمجھتے تھے۔ حصہ اول کے صفحہ ۱۶۳ و ۱۶۴ مطبوعہ بار سوم مطبع انوار احمدیہ میں فرماتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے پیشین گوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ لہ گمان بیگ ہو شیار پوری کی دختر کلان انجام کار مہتا سے نکاح میں آئے گی۔ اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گی اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخر کار ایسا ہی ہو گا۔ اور فرمایا کہ خدا سے تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لائیگا بارہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے اور ہر ایک روک

۱۵۔ اہل تفصیل تیسرے حصے میں نہایت تفصیل سے کی گئی ہے۔ ۱۲

۱۶۔ اس کتاب کا نہایت عمدہ جواب مولانا محمد انوار اللہ خان صاحب بہادری لکھ دیا ہے۔ افادۃ الافہام اُس کا نام ہے طالبان حق اُسے ضرور ملاحظہ کریں۔ ۱۲

کو درمیان سے اٹھا دیکھا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا۔ پٹی
 نہیں جو اس کو روک سکے چنانچہ اس پیشین گوئی کا مفصل بیان مع اسکی میعاد
 خاص اور اس کے اوقات مقرر شدہ کے اور مع اس کے ان تمام لوازم کے
 جنہوں نے انسان کی طاقت سے اس کو باہر کر دیا ہے۔ اشتہار دہم جو لائی
 ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے اور وہ اشتہار عام طور پر طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے جسکی
 نسبت آریون کے بعض منصف مزاج لوگوں نے بھی شہادت دی کہ اگر یہ
 پیشگوئی پوری ہو جائے تو بلاشبہ یہ خدائے تعالیٰ کا فعل ہے اور یہ پیشگوئی ایک
 سخت مخالف قوم کے مقابل پر ہے جنہوں نے گویا دشمنی اور عناد کی تلواریں کھینچ لی
 ہیں اور ہر ایک کو جو ان کے حال سے خبر ہوگی وہ اس پیشگوئی کی عظمت خوب
 سمجھتا ہوگا جو شخص اشتہار پڑھیں گا وہ گویسا ہی متعصب ہوگا اس کو اقرا کرنا
 پڑے گا کہ مضمون اس پیشگوئی کا انسان کی قدرت سے بالاتر ہے اور اس
 بات کا جواب بھی کامل اور مسکت طور پر اسی اشتہار سے ملے گا کہ خدا تعالیٰ
 نے کیوں یہ پیشگوئی بیان فرمائی اور اس میں کیا مصالح ہیں اور کیوں اور کس
 دلیل سے یہ انسانی طاقتوں سے بلند تر ہے۔

(پھر فرماتے ہیں) اب اس جگہ مطلب یہ ہے کہ جب یہ پیش گوئی

۱۵ اتنی عبارت میں مرزا صاحب کے چھ جملے ہیں جن پر میں نے ہندسہ دیدیا ہے یہ چھوٹے جملے
 نہایت صراحت سے ظاہر کر رہے ہیں کہ احمد بیگ کی لڑائی کا نواح خاص مرزا صاحب سے ہوگا
 اس کے ظہور کے لئے کوئی شرط نہیں ہے اگر کوئی شرط ہے تو وہ شرط ضرور پوری ہوگی اس کے
 بعد وہ نواح میں آئے گی کوئی شرط یا کوئی دوسری بات اسے روک نہیں سکتی۔ بھائیو خدا کے
 لئے غور کرو اور اپنی جانوں پر رحم کر کے صریح کذب سے ہاتھ اٹھاؤ۔ ۱۲

۱۶ مرزا صاحب کے ان جملوں پر تھوڑا تا مل کرنے سے یقین ہو جاتا ہے کہ اس پیشین گوئی
 کے غلط ہونے کے بعد جو باتیں خلیفہ نور الدین صاحب اور دوسرے بتائی ہیں وہ محض غلط ہیں ۱۲

معلوم ہوئی اور ابھی پوری نہیں ہوئی تھی۔ (جیسا کہ اب تک یہی جو ۱۶ اپریل ۱۹۹۱ء ہی پوری نہیں ہوئی) تو اس کے بعد اس عاجز کو ایک سخت بیماری آئی یہاں تک کہ قریب موت کے نوبت یونچ گئی بلکہ موت کو سامنے دیکھ کر وصیت بھی کر دی گئی اس وقت کو یا یہ پیش گوئی آنکھوں کے سامنے آ گئی۔ اور یہ معلوم ہو رہا تھا کہ اب آخری دم اور کل جنازہ نکلنے والا ہے تب میں نے اس پیشگوئی کے نسبت خیال کیا کہ شاید اس کے اور معنی ہونگے جو میں سمجھ نہیں سکا تب اسی حالت قریب الموت میں مجھے الہام ہوا۔ اَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُ مِّنَ الْمُتَوَكِّلِينَ۔ یعنی یہ بات تیرے رب کی طرف سے سچ ہے تو کیون شک کرتا ہے سو اس وقت مجھ پر یہ بھید کھلا کہ کیون خدا تعالیٰ نے اپنے رسول کریم کو قرآن کریم میں کہا کہ تو شک مت کر سو میں نے سمجھ لیا کہ یہ حقیقت

۱۔ یہ عبارت بھی مکرر دیکھی جائے کس صفائی سے آفتاب کی طرح روشن کر رہی ہے کہ اس پیشین گوئی سے مقصود یہی ہے کہ احمدیہ کی لڑائی مرزا صاحب کے نکاح میں آئے گی۔ اس کے سوا کچھ اور مقصود بتانا محض غلط اور مرزا صاحب کے کلام کے بالکل خلاف ہے اور اس الہام نے غلط فہمی کے احتمال کو بھی اٹھا دیا ۱۲

۲۔ یہ وہ الفاظ ہیں جنہوں نے مرزا صاحب کے مریدوں کو بڑے دھوکے میں ڈال رکھا ہے جو ان کی پیشگوئی پوری ہوئی اُس کی نسبت یہ سمجھتے ہیں کہ ان کا الہام تو صحیح ہے لیکن مرزا صاحب کو اس کے معنی سمجھنے میں غلطی ہوئی مگر افسوس اس قدر خیال نہیں کرتے کہ جس الہام کی تشریح اور توضیح بار بار کی توجہ اور الہام سے کی گئی ہے جو حسین غلط فہمی کے خیال کو الہام نے غلط بتا دیا ہو اور اُس کے مطلب میں شک کرنے کو تاکید سے منع کیا ہو۔ پھر وہاں بھی غلط فہمی اور خطا کی اجتہاد ہی بتائی جائے۔ کیسا غضب ہے اور کیسا صریح مرزا صاحب کو جھوٹا کہنا ہے مگر جماعت احمدیہ کی عقل کیسی جاتی رہی ہے کہ انہیں سچا ثابت کرنے کے لئے ایسی باتیں بناتے ہیں کہ وہ بائبل بھی انہیں جھوٹا ثابت کرتی ہیں مگر یہ نہیں سمجھتے۔ افسوس انکی تیرہ درونی پر۔ اس کے

یہ آیت ایسے ہی نازک وقت سے خاص ہے جیسے یہ وقت تنگی اور نوامیدی کا میرے پر ہے اور میرے دل میں یقین ہو گیا کہ جب نبیوں پر بھی ایسا ہی وقت آجاتا ہے جو میرے پر آیا تو خدا تعالیٰ تازہ یقین دلانے کے لئے اُن کو کہتا ہے کہ تو کیوں شک کرتا ہے اور مصیبت نے تجھے کیوں نوامید کر دیا تو نوامید مت ہو۔

اب اس عبارت میں ذیل کے جملے ملاحظہ کیجئے۔

- ① کوشش کریں گے کہ ایسا نہ لیکن آخر کار ایسا ہی ہوگا یعنی وہ لڑکی مرزا صاحب کے نکاح میں آئے گی ② خدا تعالیٰ ہر طرح سے اُس کو تمہاری طرف لائیگا ③ ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھائیگا ④ اور اس کام کو ضرور پورا کریگا ⑤ کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔

ان پانچ جملوں کو دیکھا جائے کس زور سے اُس کا نکاح میں آنا مرزا صاحب بیان کر رہے ہیں اور یہ بھی بتا رہے ہیں کہ اس کے ظہور کے لئے کوئی شرط نہیں ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳) یہ بھی خیال نہیں کرتے کہ غلط فہمی کی کوئی حد ہے اور اُس کے لئے کوئی موقع ہے اور بالخصوص نبی کی فہم۔ یہ خوب سمجھ لو اور آنکھیں کھول کر دیکھو کہ نبی اپنے وحی کے معنی سمجھنے میں غلطی ہرگز نہیں کر سکتا۔ اسکی تشریح علامہ قاضی عیاضؒ نے شفا میں اچھی طرح کی ہے۔ اگر علم ہو تو آئین دیکھو اور بالخصوص ایسے الہام میں جو برسوں ہوتا رہا ہو اور اُس کے صحیح سمجھنے پر ہی الہام ہوا ہو۔ اور اُس کے غلط فہمی پر مرزا صاحب کی ردِ سیاہی ہوتی ہو۔

میں نہایت استحکام سے یقینی طور پر کہتا ہوں کہ نبی سے ایسی غلطی کا ہونا غیر ممکن ہے کہ برسوں اس پر قائم ہے اور بڑے زور و شور سے اپنا یقین ظاہر کرتا ہے پھر آخرین رسوا ہو۔ اگر ایسے الہام میں بھی غلط فہمی ہو سکتی ہے تو پھر اُس کے کسی بات پر اعتبار نہیں ہو سکتا۔ جس الہام میں سے نبی ہونے کی خبر دی گئی ہو اُس میں غلط فہمی ہونے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔؟ کوئی وجہ نہیں ہو سکتی جب دونوں الہام تکرار اور استحکام میں کیساں ہوں غرض کہ یہ قول مرزا صاحب کے سبب عود کو غلط کر دیتا ہے

اس نکاح کو کوئی چہرہ روک نہیں سکتی۔ اس بیماری میں جو اس پیشین گوئی کے طور میں تردّد ہوا تھا وہ بھی دور کر دیا گیا اور کہہ دیا گیا کہ اسکے طور میں تردّد نہ کر اس کا طور ضرور ہوگا مرزا صاحب کو الہام کے نہ سمجھنے کا خیال ہوا تھا وہ بھی دور کر دیا گیا۔ اب اس میں اجتہاد ہی غلطی بتانا یا اس الہام کو متشابہات میں سمجھنا مرزا صاحب کو جھوٹا کہنا ہی اگر کچھ خوف خدا ہی تو اس میں غور کرو۔ اگر زیادہ مہمات سمجھ میں نہیں آئے تو اسے بخوبی سمجھ سکتے ہو کہ یہ پانچون جملے جو میں نے ابھی نقل کئے ہیں یہ تو علانیہ جھوٹے ہو گئے ان کے جھوٹے ہونے میں تو کوئی تردّد نہ رہا اب تمہیں اختیار ہے کہ مرزا صاحب کے ان جملوں کو جھوٹا کہو یا نکاح فسخ ہونے کو غلط سمجھو۔

چھٹا وہ الہام جھوٹا ہوا جو انھیں سخت بیماری میں ہوا تھا اور سولہ جھوٹوں کی تعداد پہلے بیان کی گئی ہو غرض کہ اس نکاح کے نہ ہونے سے بیان مذکور سے ۲۲ جھوٹ مرزا صاحب کے کلام میں یہاں تک ثابت ہوئے۔

اب حضرات مرزا یون کو اختیار ہے کہ انھیں مرزا صاحب کی طرف منسوب کوین یا خدا کی طرف (نعوذ باللہ)

مگر یہ ضرور انھیں ماننا ہوگا کہ جس طرح یہ یقینی الامات مرزا صاحب کے غلط ہو گئے اسی طرح ان کے مسیح موعود ہونیکا الہام بھی غلط اور محض غلط ہر دونوں الہاموں کی حالت یکساں ہے۔ ان الہاموں کے غلط ہونے کے علاوہ ایک اور غلط بیانی لائق ملاحظہ ہے۔ خیال فرمائیے اسی ازالۃ الاوہام کے منقولہ عبارت میں لکھتے ہیں کہ جو شخص اشتہار پڑھیکا وہ گو کیسا ہی متعصب ہوگا اس کو اقرار کرنا پڑے گا کہ مضمون اس پیش گوئی کا انسان کی قدرت سے بالاتر ہے حالانکہ محض غلط ہے۔ اشتہار نقل ہو چکا ہے اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ پیش گوئی کا مضمون انسانی طاقت سے باہر ہے کسی کا نکاح میں آجانا کسی کا مرنا

کسی کا پیدا ہونا کسی پر مصیبت کا آنا ایسی چیزیں ہیں جنکی خبر مال اور نجومی وغیرہ کثرت سے دیا کرتے ہیں ان میں بعض جھوٹی ہو جاتی ہیں اور بعض سچی نکلتی ہیں اب جماعت احمدیہ مرزا سیّد اور خصوصاً خلیفۃ المسیح فرمائیں کہ اُس اشتہار میں کون سی بات ایسی ہے جو مال۔ نجومی۔ کا ہن نہیں بتاتے۔

اے بھائیو اب تو مال۔ نجومی کے پیش کرنے کی بھی ضرورت نہ رہی اب تو عیان ہو گیا کہ جو کچھ مرزا صاحب نے کہا تھا وہ غلط تھا کیونکہ وہ پیشگوئی غلط ہو گئی اور جتنے بیانات اُسکے متعلق تھے وہ سب غلط ثابت ہوئے۔

پھر کیا اب بھی کوئی تجھ دار خدا سے ڈرنے والا مرزا صاحب کو سچا مان سکتا ہے جن حضرات کو مرزا صاحب کے حالات سے زیادہ واقفیت حاصل کرنا ہو وہ آئندہ بیان کو غور سے دیکھیں۔

ناظرین جب مرزا صاحب اور اُن کے حواریں کی نہ آسمان پر شنوائی ہوئی ہزاروں دعا کرتے کرتے تھک گئے نہ زمین والوں نے اُن کی طرف توجہ کی تو مجبور ہو کر بعض اعزہ کو اور لڑکی کے والد کو عاجزانہ خط لکھے جو لائق دید ہیں جن سے مرزا صاحب کی حالت پر پوری روشنی پڑتی ہے۔

پہلا خط جو مرزا صاحب نے اپنے سمدھی کو لکھا ہے

مشفق مرزا علی شیر بیگ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ مجھ کو آپ سے کسی طرح سے فرق نہ تھا اور میں آپ کو ایک غریب طبع اور نیک خیال آدمی اور اسلام پر قائم سمجھتا ہوں لیکن اب جو آپ کو ایک خبر سناتا ہوں آپ کو اس سے بہت رنج گذر گیا مگر میں لہذا اُن لوگوں سے تعلق چھوڑنا چاہتا ہوں جو مجھے ناچیز بتاتے ہیں۔ اور

دین کی پروا نہیں رکھتے آپ کو معلوم ہو کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے بارے میں اُن لوگوں کے ساتھ کس قدر عداوت ہو رہی ہے۔ اب میں نے سنا ہے کہ عید کی دوسری یا تیسری تاریخ کو اُس لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے اور آپ کے گھر کے لوگ اس مشورہ میں ساتھ ہیں آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس نکاح کے شریک میرے سخت دشمن ہیں بلکہ میرے کیا دین اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ عیسائیوں کو ہنسنا چاہتے ہیں ہندوؤں کو خوش کرنا چاہتے ہیں اور اللہ رسول کے دین کی کچھ بھی پروا نہیں رکھتے اور اپنی طرف سے میری نسبت اُن لوگوں نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ اس کو خوار کیا جاوے ذلیل کیا جاوے۔ روسیہ کیا جاوے یہ اپنی طرف سے ایک تلوار چلانے لگے ہیں اب مجھ کو بچا لینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے اگر میں اُس کا ہون کا تو ضرور مجھے بچالے گا۔

۱۵ نکاح کے اہل کرنے والے لڑکی کے باپ مرزا احمد بیگ ہیں اس لئے اہل دشمن وہی ہوئے اور دین اسلام کے دشمنوں میں اول نمبر ان کا ہو اگر آئندہ ناظرین ملاحظہ کریں گے کہ مرزا صاحب انہیں اپنا مکرم لکھتے ہیں اور بہت کچھ خوشامد کی باتیں بناتے ہیں ۱۲

۱۶ مرزا صاحب کے اس کلام سے ظاہر ہوا کہ اُس لڑکی کا مرزا صاحب کے نکاح میں نہ آنا انکی خواری اور ذلت اور روسیہ کا باعث ہوگا۔ جب وہ لڑکی اُن کے نکاح میں نہ آئی تو جنہیں مرزا صاحب دین اسلام کے سخت دشمن بناتے ہیں وہ کامیاب ہوئے اور اُن کے مقابلہ میں مرزا صاحب ذلیل خواہ اور روسیہ ہوئے۔ اب غور سے دیکھا جائے کہ یہ ذلت و خواری جسکی طرف سے ہوئی اس کا نہایت سچا اور صاف جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب کی یہ روسیہ ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوئی کیونکہ اول اسکی طرف پیام نکاح کا الہام ہوا پھر یہ الہام ہوا کہ وہ ہر طرح تیرے نکاح میں آسکی۔ ایسے پختہ وعدہ کے بعد بھی وہ نکاح میں نہ آئی اور خدا نے اُنکی پختہ وعدہ پورا کیا اس سے قطعاً ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مرزا صاحب کو ذلیل و خوار کیا اور بخوبی ثابت ہو گیا کہ مرزا صاحب نے اکیسوا اور اسکے رسول پر غور دیکھا۔ ۱۷ یہ جملہ نہایت قابل غور ہے کیونکہ مرزا صاحب اپنے آپ کو خدا سے تعالیٰ کا نہایت پیارا اور اُس کا کمال مقرب بتاتے ہیں جن کے دعا قبول کرنے کا وعدہ اللہ تعالیٰ خاص طور سے کر چکا ہے وہ نہایت عاجزی اور بے کسی سے کہہ رہا ہے کہ اگر میں اللہ کا ہون گا یعنی اُس کا پیارا اور مقرب ہوں گا تو وہ مجھے بچا لے گا۔ مگر دینا نے دیکھ لیا کہ اللہ تعالیٰ نے نہیں بچایا اور مرزا صاحب

۱۲ اپنے قول کے بموجب روسیہ ہوت اور مرزا صاحب کی خواری اور ذلت اسکی طرف سے ہوئی کیونکہ اول اسکی طرف سے پیغام نکاح کا الہام ہوا پھر یہ الہام ہوا کہ وہ ہر طرح تیرے نکاح میں آسکی۔ ایسے پختہ وعدہ کے بعد بھی وہ نکاح میں نہ آئی اور خدا نے اُنکی پختہ وعدہ پورا کیا اس سے قطعاً ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مرزا صاحب کو ذلیل و خوار کیا اور بخوبی ثابت ہو گیا کہ مرزا صاحب نے اکیسوا اور اسکے رسول پر غور دیکھا۔ ۱۷ یہ جملہ نہایت قابل غور ہے کیونکہ مرزا صاحب اپنے آپ کو خدا سے تعالیٰ کا نہایت پیارا اور اُس کا کمال مقرب بتاتے ہیں جن کے دعا قبول کرنے کا وعدہ اللہ تعالیٰ خاص طور سے کر چکا ہے وہ نہایت عاجزی اور بے کسی سے کہہ رہا ہے کہ اگر میں اللہ کا ہون گا یعنی اُس کا پیارا اور مقرب ہوں گا تو وہ مجھے بچا لے گا۔ مگر دینا نے دیکھ لیا کہ اللہ تعالیٰ نے نہیں بچایا اور مرزا صاحب

اگر آپ کے گھر..... کے لوگ سخت مقابلہ کر کے اپنے بھائی کو سمجھاتے تو کیوں نہ سمجھ سکتا۔ کیا میں چوہڑا یا چار تھا جو مجھ کو لڑکی دینا عاری یا تنگ تھی بلکہ وہ تو اب تک ہان میں ہان ملاتے رہے اور اپنے بھائی کے لئے مجھے چھوڑ دیا اور اب اس لڑکی کے نکاح کے لئے سب ایک ہو گئے یوں تو مجھے کسی کی لڑکی سے کیا غرض کہیں جائے مگر یہ تو آزمایا گیا کہ جن کو میں خویش سمجھتا تھا اور جن کی لڑکی کے لئے چاہتا تھا کہ اس کی اولاد ہو اور وہ میری وارث ہو وہی میرے خون کے پیاسے وہی میری عزت کے پیاسے ہیں کہ چاہتے ہیں کہ خوار ہو اور اس کا رویہ خدا بے نیاز ہے جس کو چاہے رویہ کرے مگر اب تو مجھے آگ میں ڈالنا چاہتے ہیں میں نے خط لکھے کہ پرانا رشتہ مت توڑو خدا تعالیٰ سے خوف کرو کسی نے جواب نہ دیا بلکہ میں نے سنا ہے کہ آپ کی بیوی صاحبہ نے جوش میں آکر کہا کہ ہمارا کیا رشتہ ہے صرف عزت بی بی نام کے لئے فضل احمد کے گھر میں ہو بیشک وہ طلاق دیوے ہم راضی ہیں ہم نہیں جانتے کہ یہ شخص کیا بلا ہے ؟

ہم اپنے بھائی کے خلاف مرضی نہیں کر نیکے یہ شخص کہیں مرتا بھی نہیں پھر میں نے رجسٹری کر کر آپ کی بیوی صاحبہ کے نام خط بھیجا مگر کوئی جواب نہ آیا اور بار بار کہا کہ اس سے ہمارا کیا رشتہ باقی رہ گیا ہے جو چاہے سو کرے ہم اُسکے لئے اپنے خلیشون سے اپنے بھائیوں سے جدا نہیں ہو سکتے مرتا مرتا رہ گیا کہیں مرا بھی ہوتا یہ باتیں آپ کی بیوی صاحبہ کی مجھے پہنچی ہیں بیشک میں ناچیز ہوں ذلیل ہوں خوار ہوں۔ مگر خدائے تعالیٰ کے ہاتھ میری عزت ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے۔ اب جب میں ایسا

۱۔ اس سے صاف مفہوم ہے کہ صرف نخل پر آپ کی خواری مرتب تھی جو ہو چکی ہے ہمارا بھی صاگ

۲۔ مرد صاحب کی صورت حال کی زبان پر یہ شعر ہو گا

آہ دشمن کے طنز دوست کے پند آسمان کی جوڑ + کیا کیا مصیبتیں نہ سہیں تیسرے واسطے ۱۲

ذلیل ہوں تو میرے بیٹے سے تعلق رکھنے کی کیا حاجت ہو لہذا میں نے انکی خدمت میں خط لکھ دیا ہے کہ اگر آپ اپنے ارادہ سے باز نہ آئیں اور اپنے بھائی کو اس نکاح سے روک نہ دیں پھر جیسا کہ آپ کی خود منشا ہے میرا بیٹا فضل احمد بھی آپ کی لڑکی اپنے نکاح میں رکھ نہیں سکتا بلکہ ایک طرف جب محمدی کا کسی شخص سے نکاح ہوگا تو دوسری طرف فضل احمد آپ کی لڑکی کو طلاق دیدیگا اگر نہیں دیکھا تو میں اُس کو عاق اور لاوارث کر دوں گا اور اگر میرے لئے احمد بیگ سے مقابلہ کروگی اور یہ ارادہ اس کا بند کرادوگی تو میں بدل جان حاضر ہوں اور فضل احمد کو جواب میرے قبضہ میں ہے ہر طرح سے درست کر کے آپ کی لڑکی کی آبادی کے لئے کوشش کروں گا اور میرا مال اُن کا مال ہوگا۔ لہذا آپ کو بھی لکھتا ہوں کہ اس وقت کو بنگال لین اور احمد بیگ کو پورے زور سے خط لکھیں کہ باز آجائے اور اپنے گھر کے لوگوں کو تاکید کر دیں کہ وہ بھائی کو لڑائی کر کے روک دیوے ورنہ مجھے خدا کی قسم ہے کہ اب ہمیشہ کے لئے یہ تمام رشتے ناٹے توڑ دوں گا۔ اگر فضل احمد میرا فرزند اور وارث بننا چاہتا ہے تو اُسی حالت میں آپ کی لڑکی کو گھر میں رکھیں گا اور جب آپ کی بیوی کی خوشی ثابت ہو ورنہ جہان میں رخصت ہوا ایسا ہی سب ناٹے رشتے بھی ٹوٹ گئے یہ باتیں خط انکی معرفت مجھے معلوم ہوئی ہیں میں نہیں جانتا کہ کہاں تک درست ہیں واللہ اعلم۔

راقم خاکسار غلام احمد از لودھیانہ اقبال گنج ۲۴ مئی ۱۹۱۷ء

۱۷ مرزا صاحب کا بے قدس دیکھا جائے کہ صرف اپنی خواہش نہ پوری ہونے کی وجہ سے بلا قصد اپنی بہو کو طلاق دے دیتے ہیں اور دھمک دیکر اُسے مجبور کرنا چاہتے ہیں ۱۲؎ یہ جملہ مرزا صاحب کا لائق غور ہو کسی عاجزی اپنے سمدھی کی منت کر رہے ہیں کوئی اہل اللہ کسی دنیا دار سے اپنے مطلب کے لئے ایسی عاجزی نہیں کر سکتا بالخصوص وہ ملہم حکو الامام الہی یقین دلا دیا ہو کہ یہ نکاح ضرور ہوگا ۱۲؎ ناظرین غور کریں ابھی تو رشتہ توڑنے پر خدا کا خوف دلا چکے ہیں اور ابھی خود رشتہ توڑنے پر صرف آمادہ ہی نہیں بلکہ قسم کھا رہے ہیں برای خدا حضرات مرزا الی فرمائیں کہ رسول کا یہی شیعہ ہو منہاج نبوت اسی کو کہتے ہیں کہیں پر تو خوف خدا کر کے مرزا صاحب کی بے حیائی

جن کے نام یہ خط لکھا گیا ہر وہ مرزا صاحب کے سدھی بہن اور انکی بیوی یعنی مرزا صاحب کی سدھن احمد بیگ کی بہن بہن انکی بیٹی مرزا صاحب کے بیٹے فضل احمد کو سیاہی ہوا خط میں کئی باتیں نہایت قابل غور ہیں جسے انکی حالت کا کامل فیصلہ ہوتا ہے۔

① جو لوگ مرزا صاحب کے اس نکاح کے مخالف ہیں اور نکاح نہیں کرتے یا کر نیسے روکتے ہیں مثلاً احمد بیگ اور اُس کے خاص اعزہ وہ اسلام کے دشمن ہیں۔
 ② مرزا صاحب نے مکر ظاہر کیا کہ محمدی سے نکاح نہونے پر انکی ذلت خواری موقوف ہے یعنی اگر محمدی میرے نکاح میں نہ آئی تو میں (یعنی مرزا صاحب) ذلیل اور روسیاء ہوں گا۔

اس کلام سے نہایت روشن ہو کہ اس پیشین گوئی کے لئے کوئی ایسی شرط نہ تھی جس کی وجہ سے مرزا صاحب پر روسیاء کا داغ نہ آئے اگرچہ پیشین گوئی پوری ہو الغرض جب وہ عورت نکاح میں نہ آئی تو مرزا صاحب اپنے قول کے بموجب ذلیل و روسیاء ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے انھیں روسیاء ہی سے نہ بچایا۔

③ احمد بیگ نے اپنی لڑکی کا رشتہ کر دیا عنقریب وہ نکاح کرنے والے ہیں۔ اب مرزا صاحب انکی بہن اور اُس کے بہنوی سے بار بار نہایت زور سے تحریک کرتے ہیں کہ اُنکی نکاح نہ ہونے دو اور مقابلہ اور لڑائی کر کے اُسے روک دو اور اُن کے قول و قرار کو فسخ کر کے مجھ سے نکاح کرادو۔

اب یہاں مرزا صاحب کئی امر نامشروع کے مرتکب ہوئے۔

ایک یہ کہ بہن کو بھائی سے لڑنے کے لئے کہتے ہیں۔

دوسرے یہ کہ ایک بھائی مسلمان ایک شخص سے قول و قرار کر چکا ہو اور اُس کے ایفا کے لئے وہ تیار ہے مرزا صاحب اُس بختہ افراد کو توڑ دینے اور توڑوا دینے پر اصرار کرتے ہیں اور بالتصریح اَوْ فَوَّابِ الْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا

کے خلاف تعلیم دے رہے ہیں۔ البتہ جماعت احمدیہ اپنے مذہب کے بموجب یہ کہہ سکتی ہے کہ جب خدا ہی اپنے عہد و وعدہ کا پابند نہیں نہایت پختہ عہد کر کے پورا نہیں کرتا۔ پھر اُس کا رسول بھی اُسی کا پیرو ہے۔ ۶ وزیر جنہیں شہر یار چنان +

(۴) بیٹے کا عاق کرنا بھی مرزا صاحب کے نزدیک کوئی شرعی بات ہے جس کی وجہ سے وہ بیٹا وراثت سے محجوب ہو جائے حالانکہ شریعت محمدیہ میں عاق کرنا موانع ارث میں نہیں ہے اب یا تو مرزا صاحب شرع محمدی کے مسئلے سے ناواقف تھے یا شریعت محمدیہ کے خلاف جدید حکم نافذ کیا اور بیٹے کے حقوق کو مانع ارث ٹھہرایا۔

(۵) رشتہ ناتہ کے توڑنے سے دوسروں کو منع کیا اور خلاف حکم خداوند ٹھہرایا۔ مگر خود رشتہ ناتہ توڑنے کے لئے قسم کھاتے ہیں یعنی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ ہم ہمیشہ کے لئے رشتہ توڑ دین گے اگر تم خلاف شریعت امر کرنے میں ہمارے معین و مددگار نہ ہو گے۔

(۶) ان باتوں کے علاوہ اب میں حق پرستوں کی خدمت میں منت سے کہتا ہوں کہ اس مضمون میں غور فرمائیں کہ مرزا صاحب اپنے سمدھی کو کیسی اسلامی غیرت دلا رہے ہیں۔ اپنی رسوائی دکھلا رہے ہیں اور پھر اُس نکاح کے روکنے کی تبرین بتا رہے ہیں پھر مضطرب ہو کر عاجزی سے فرما رہے ہیں کہ آپ کو لکھتا ہوں کہ اس وقت کو سنہال لین اور احمد بیگ کو خط لکھیں کہ دوسری جگہ عقد کرنے سے باز آجائے (اس اضطراب اور عاجزی کو دیکھئے اور اس الہام کے دعوے کو ملاحظہ کیجئے جس پر قسم کھا رہے ہیں اور نہایت شدت اور بے تہذیبی کے ساتھ اپنے جزم و یقین کا اعلان کر رہے ہیں۔ پھر ایک بار نہیں مکر رہ کر بار بار۔

بھائیو! کیا اب بھی شبہ رہ سکتا ہے کہ مرزا صاحب الہام کے دعوے میں سچے نہیں ہیں! انھیں الہام ہرگز نہیں ہوا ایمان نہیں کوئی پہلو نہیں ملتا ہے جس سے ہم مرزا صاحب کو قصداً غلط بیانی سے بچائیں بلکہ اس کہنے پر مجبور ہیں کہ

لوگوں میں نبی بننے کو اور ڈر کر مطلب نکالنے کو الہام کا دعویٰ زور و شور سے کیا اور خانگی طور سے عاجزی اور مطلب برآری کی تدبیریں کیں۔

سمجھتے ہوئے کہ خانگی خطوط کو کون دیکھے گا اور کس پر ظاہر ہوگا اعلان کو ہر شخص دیکھے گا۔ پھر اگر ان دھمکیوں اور تدبیروں سے مطلب نکل آیا تو کام بن گیا اور لوگوں میں پیش کرنے کو نبوت کی ایک دلیل ہاتھ آگئی اس لئے پہلے سے اسے عظیم الشان نشان مشہور کیا انھیں اپنی تدبیروں پر یقین تھا کہ میں کامیاب ہوئے گا اور ظاہر ہے کہ لڑکی کے والدین قرابت مند تھے اور بقول انھیں کے مرزا صاحب کچھ چوہڑے چار نہیں تھے صاحب ثروت صاحب جاہ تھے پھر انکار کی کیا وجہ۔ مگر خدا اے تعالیٰ کو بہت سی خلقت کو گمراہی سے بچانا تھا اس لئے انکے قرابت مندوں کے ایمان کو پختہ کر دیا وہ کسی لالچ میں نہ آئے کسی دھمکی سے نہ ڈرے (۷) یہ امر لحاظ کے لایق ہے کہ بعض امور شریعت محمدیہ کے خلاف کر رہے ہیں اور دوسروں کو خلاف کرنے کا اشتعال دے رہے ہیں ملاحظہ کیجئے۔

اپنی سمجھن کو کہتے ہیں کہ اگر سخت مقابلہ کر کے اپنے بھائی کو سمجھاتین تو کیوں نہ سمجھتا بھائی سے سخت مقابلہ کرنے کے لئے اشتعال ہو رہا ہے۔ پھر سمجھی صاحب کو لکھتے ہیں کہ اپنے گھر کے لوگوں کو تاکید کر دین کہ وہ بھائی

۱۵ اس پر طرہ یہ ہے کہ کچھ تھوڑی بہت رمل سے کام لیا ہوگا۔ زایچہ میں پہلی شکل (جو لیجان) کی نخلی قیاس غالب کر لیا کہ مقصود برآری پر داں ہے۔ اتنا غور نہ کیا کہ زایچہ کی دسویں شکل میں (نفی) موجود ہے۔ جو پہلی شکل کے سعادت کا سخت مخالف ہے۔ حضرت جی منسوبات رمل میں بھی پیمسڈی ہے تاہم الہام ربانی چہ رسد۔ ابوالمجد عبدالرحمن ۱۲

۱۶ مرزا صاحب کے جب رشتہ کا پیام کو احمد بیگ نے منظور نہیں کیا اُس نے سلطان محمد سے نکاح ٹھہرایا اسکے بعد پھر اُس سے پیام نکاح کرنا خلاف شریعت ہے ۱۲

کو لڑائی کر کے روک دین۔ بھلا یہ کوئی انسانیت ہے کہ بھائی اپنی لڑکی کا رشتہ کر چکا نکاح کے لئے عہد و پیمان مستحکم ہو لیا یہاں تک کہ تایخ نکاح کی معین ہو گئی اب بھی سمجھن صاحبہ کو بڑے زور سے اشتعال ہو رہا ہے کہ بھائی سے لڑے اور اُس عہد و پیمان کو توڑ دے اور اُن سے نکاح کرائے۔

بھائیو! کچھ تو انصاف کیجئے کیا نبی کی ہی شان ہے اور سچ موعود کی ہی پہچان ہے کہ بھائی بہنوں میں لڑائی کرائے اور ایک شخص سے قول و قرار شرعی ہو چکا ہو اور حسب دستور طریق کا کچھ صرف بھی ہو لیا ہے یہ سب کچھ خیال نہ کرے اور عہد و پیمان شرعی کو توڑ کر آپ سے نکاح کرائے۔

اے مرزائیو! منہاج نبوت یہی ہے انبیاء کی یہی روشن ہے ذرا خدا کا خوف کر کے اسکا جواب دو! پھر اسی پر قناعت نہیں ہے کچھ اور بھی فرما ہے کہتے ہیں کہ اگر ایسا نہ کرو گی تو مجھے خدا کی قسم ہے کہ ہمیشہ کے لئے تمامی رشتے ناطے (ناتے کی خرابی ہے) توڑ دوں گا اور فضل احمد اگر میرا وارث بنا چاہتا ہے تو آپ کی لڑکی کو گھر میں نہ رکھے گا یعنی طلاق مغلفہ دیدیگا۔

میرے پیارے بھائیو! ذرا غور کرو کہ ایک عورت کی خواہش میں یا اپنے پیشین گوئی کے سچا کرنے کے لئے قطع رحم پر قسم کھائی جاتی ہے۔ میان بی بی میں جدائی کرائی جاتی ہے پھر کون میان بی بی ایک لایت بیٹا اور نیک بخت عقیقہ ہو اور پھر بلا تصور اگر ہو کا مامون یا دوسرا شخص کہنا نہیں مانتا تو اگر تصور وارہین تو وہ بین۔ غریب ہو اور بیٹے نے کیا کیا جو اُن میں جدائی کرائی جاتی ہے اگر بیٹا جدا نہ کرے تو اُسے درابست سے محرمی کی دھکی دی جاتی ہے کیا نبی یا برگزیدہ

لہٰذا یعنی بیچارہ فضل احمد ناکردہ گناہ مرد صاحب کے صاحبزادے اور نیک بخت عزت بی بی اپنی بہو ۱۱

خدا سے ایسا ہو سکتا ہے بے ہرگز نہیں یہ وہ لائق نفرت کام ہے جسے شریعت اور عقل دونوں نہایت بُرا بتاتے ہیں۔

(بڑا لطف تو یہ ہے) کہ اُسی خط میں لکھا ہے ہیں وہ کہ پُرانا رشتہ مت توڑو خدا دُرو، اس جملہ سے ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کے نزدیک بھی رشتہ توڑنا گناہ ہے بُری بات ہے اسلئے خدا سے ڈرا ہے ہیں مگر خود اُسی گناہ کے ارتباب پر تیار ہیں اور اپنے خاص ذمی رحم پر ظلم کرنے پر آمادہ ہیں۔

اے حق کے جان نثارو! میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ خدا کے برگزیدہ جن کو وہ اپنے خطاب اور الہام سے نوازتا ہے وہ ایسے ہی ناخدا ترس ہوتے ہیں ایسے شخص حضرت رحمۃ اللعالمین کا ظل ہو سکتے ہیں جس کا دعویٰ مرزا صاحب کر رہے ہیں ذرا سوچ کر فرمائے یہ خط تو سعد صبی صاحب کے نام تھا ایک دوسرا خط اُسی روز سعد صہن صاحبہ کو بھی اسی مضمون کا لکھا ہے اسے بھی ملاحظہ کیجئے۔

دوسرا خط سعد صہن صاحبہ کے نام

والدہ عورت بی بی کو معلوم ہو کہ مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ چند روز تک (محمدی) مرزا احمد بیگ کی لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے اور میں خدایتعالیٰ کی قسم کھا چکا ہوں کہ اس نکاح سے سارے رشتے ناپے توڑ دوں گا اور کوئی تعلق نہیں رہیگا، اسلئے نصیحت کی راہ سے لکھتا ہوں کہ اپنے بھائی مرزا احمد بیگ کو سمجھا کر یہ ارادہ موقوف کرادو اور جس طرح تم سمجھا سکتی ہو اُس کو سمجھا دو اور اگر ایسا نہیں ہو گا تو آج میں نے مولوی نور دین صاحب اور فضل احمد کو خط لکھ دیا ہے کہ اگر تم اس ارادہ سے

۱۱ خود تو خلاف شریعت رشتہ ناتہ توڑنے پر آمادہ ہیں اور دوسروں کو نصیحت ہو رہی ہے ۱۲
۱۳ جناب سید موعود و محمدی مسعود نے اس گناہ میں اپنے خلیفہ کو بھی شریک کر لیا۔

بازد آؤ تو فضل احمد عزت بی بی کے لئے طلاق نامہ لکھ کر بھیج دے اور اگر فضل احمد طلاق نامہ لکھنے میں عذر کرے تو اُس کو عاق کیا جائے اور اپنے بعد اُس کو وارث نہ سمجھا جائے اور ایک پیسہ وراثت کا اُس کو نہ ملے سو اُمید رکھتا ہوں کہ شرعی طور پر اُسکی طرف سے طلاق نامہ لکھا جائیگا۔ جس کا مضمون یہ ہوگا کہ اگر مرزا احمد بیگ محمدی کا غیر کے ساتھ نکاح کرنے سے باز نہ آئے تو پھر اُسی روز سے جو محمدی کا کسی اور سے نکاح ہو جائے عزت بی بی کو تین طلاق ہیں سو اس طرح پر لکھنے سے اُس طرف تو محمدی کا نکاح کسی دوسرے سے ہوگا اور اس طرف عزت بی بی پر فضل احمد کی طلاق پڑ جائے گی سو یہ شرعی طلاق ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ اب بجز قبول کرنے کے کوئی راہ نہیں اور فضل احمد نے نہ مانا تو مین فی الفور اُس کو عاق کر دوں گا اور پھر وہ میری وراثت سے ایک دانہ نہیں پاسکتا اور اگر آپ اس وقت اپنے بھائی کو سمجھاؤ تو آپ کے لئے بہتر ہوگا مجھے افسوس ہے کہ مین نے عزت بی بی کی بہتری کے لئے ہر طرح سے کوشش کرنا چاہا تھا اور میری کوشش سے سب نیک بات ہو جاتی مگر آدمی پر تقدیر غالب ہے یاد رہے کہ مین نے کوئی کچی بات نہیں لکھی مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ مین ایسا ہی کر دوں گا اور خدائے تعالیٰ میرے ساتھ ہے جس دن نکاح ہوگا اُس دن عزت بی بی کا نکاح باقی نہ رہیگا۔

راقم مرزا غلام احمد از لودھیانہ اقبال گنج ۴ مئی ۱۸۹۱ء

اس خط کا مضمون بھی وہی ہے جو اس سے قبل کے خط میں ہے مگر مجھے یہ دکھانا ہے کہ انصاف پسند حضرات مرزا صاحب کے تحریر کو اور اُسکے مضمون کو غور سے ملاحظہ

۱۵ بیٹے کو عاق کرنے اور وراثت سے محروم کر نیکی دھکی دینا اور اُس پر قسم کھانا۔ مرزا صاحب کے جدید شرعی احکام ہیں۔ جو شریعت محمدیہ کے خلاف ہیں ۱۲

فرمائن کہ یہ تحریر عامیانه معمولی اہل غرضوں کی سی ہے یا اسمین کچھ بھی تہذیب اور متانت اور تقدس کا شائبہ ہے کیا آپ خیال کر سکتے ہیں کہ کوئی ہندو دیندار جیسا متانت بار بار اس طرح قسم کھا سکتا ہے جس طرح مرزا صاحب کھا رہے ہیں اور وہ بھی کسی جائز امر پر نہیں بلکہ رشتہ ناتا توڑنے پر جو شریعت محمدیہ میں جائز نہیں ہے اور خود بھی اسے بُرا بتاتے ہیں بیٹے کو محروم الارث کر رہے ہیں اسوجہ سے کہ اگر وہ بلا قصد و اپنی بیوی کو طلاق نہ دے اور طلاق بھی وہ جو شریعت محمدیہ میں مکروہ ہے یعنی تین طلاقیں ایک ہی مرتبہ دینا کوئی احمدی کسی نبی کی یا کسی بزرگ کی سوانح عمری میں ایسی باتیں دکھا سکتا ہے ۱/۲ ہرگز نہیں تقدس کی شان ایسی باتوں سے منزہ ہے یہ بھی ملاحظہ کیجئے کہ ان خطوں سے مرزا صاحب کا اضطراب کس قدر ظاہر ہوتا ہو

اولیاء اللہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے قلب مطمئنہ عنایت فرمایا ہے انہیں ایسے اضطراب سے کیا تعلق ہو سکتا ہے اب مجھے اس قدر اور کمنا ہے کہ مرزا صاحب نے اس خط میں چند حکم نافذ کئے ہیں جو شریعت محمدیہ کے خلاف ہیں۔

(پہلا یہ کہ) اگر احمدیگ اپنی لڑکی سے ہمارا نکاح نہ کرے تو فضل احمد ہمارا بیٹا ان کی بھانجی (عزّت بی بی کو) طلاق دیدے یہاں میں یہ دریافت کرتا ہوں کہ اس کہنے سے فضل احمد پر طلاق کا دیدینا فرض یا واجب ہو گیا تھا یا نہیں اگر فرض یا واجب ہو گیا تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ بلا قصد و کی وقت اپنی بیوی کو طلاق مغلطہ دیدینا فرض ہو جاتا ہے۔ یہ حکم شریعت محمدیہ کے خلاف ہے اور اگر فرض واجب نہ تھا تو اگر فضل احمد اپنے عمل نہ کرے اور اپنی بیوی کو طلاق نہ دے تو گنہگار نہیں ہو سکتا اور نہ کسی منرا کا مستحق ہو سکتا ہے پھر اُسے ترکہ سے محروم کر دینا شریعت محمدیہ کے خلاف ہے بہر حال دونوں صورت میں مرزا صاحب کے کلام سے ایک حکم ثابت ہوتا ہے جو شریعت محمدیہ کے خلاف ہے اور ایسا حکم ہے کہ کوئی سلیم العقل شریف الطبع اُسے پسند نہیں کرے گا

(دوسرا یہ کہ) اگر فضل احمد طلاق نہ دے تو عاق کیا جائے اور ایک مہینہ وراثت کا اُسے نہ ملے اس پر بہت زور ہے اور ایک ہی خط میں مکرر لکھا ہے اس حکم کی نسبت مجھے یہ کہنا ہے کہ بیٹے کو عاق کرنا اور وراثت سے اُسے محروم کر دینا شریعت محمدیہ کا مسئلہ تو نہیں ہے کیا موانع ارث میں عاق کرنا بھی کوئی مانع ہے ہرگز نہیں۔ بے پھر مرزا جیسا خلاف شریعت محمدیہ یہ تشریع حکم اپنی طرف سے دے رہے ہیں۔

ان دونوں حکموں کا حاصل یہ ہوگا کہ اگر بیٹا اپنی بیوی کو بلا تصور طلاق نہ دے تو اولاد کے لئے جو حکم خداوندی ہے اسے ہم نہ مانیں گے اور بیٹے کو محروم الارث کر دیں گے اس پر بہت زور ہے اور بار بار جاتے ہیں حضرات مرزائی انصاف سے فرمائیں کہ ایسے ہی احکام منہاج نبوت کے مناسب ہیں بے یہاں سے مرزائیوں کا یہ کہنا بھی غلط ہو گیا کہ نبوت تشریعی ختم ہو چکی ہو مرزا صاحب کی نبوت ظلی ہے تشریعی نہیں ہے حالانکہ بیان مذکور سے معلوم ہوا کہ مرزا جی نے تشریعی حکم نافذ کئے اور جب کسی قسم کی نبوت ختم نہیں ہوئی تو نتیجہ یہ نکلتے گا کہ حضرات مرزائی جناب رسالت حضرت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو (نعوذ باللہ منها) خاتم النبیین نہیں مانتے آخر میں مجھے یہ کہنا ہو کہ اس خط کا آخری جملہ یہ ہے کہ جسدن (محمدی کا) نکاح ہو گا۔ اُسدن عزت بی بی کا نکاح باقی نہ رہیگا۔“

یہ بالکل غلط ثابت ہوا کیونکہ اس لڑکی کا نکاح دوسرے سے ہو گیا اور اُنکے بیٹے (فضل احمد) نے اپنی بیوی (عزت بی بی کو طلاق نہ دی) یہاں سے ظاہر ہے کہ محض قیاس سے مرزا صاحب نے کہا تھا کہ جسدن اس لڑکی کا نکاح ہو گا اُسدن عزت بی بی کا نکاح باقی نہ رہیگا اور قیاس کی وجہ ظاہر ہے کہ بیٹا اپنے باپ کا کہنا مانیکا اور وراثت کی طرح بھی کچھ ہوگی اسوجہ سے مرزا صاحب نے حکم لگا دیا مگر وہ قیاس غلط نکلا۔

بھائیو! اسی پر قیاس کر لو کہ مرزا صاحب نے جس طرح یہاں قیاس سے خبر دی تھی ایسی ہی اور خبریں اور پیشگوئیاں کیا کرتے ہیں اگر اتفاقہ کوئی بات ہوگئی اسے آسمانی نشان کہنے لگے اور جو نہ ہوئی تو تاویلین چلین اگرچہ وہ کیسی ہی بے تکی ہوں ماننے والے مان ہی لیتے ہیں۔ عیان راجہ بیان۔ مرزائیوں کی حالت معائنہ کر لی جائے کیسی کیسی پیشگوئیاں غلط ہوئیں اور ایسی صریح غلط ہوئیں کہ جا دمزدن نہ رہی مگر حضرات مرزائی ایسی صریح حق بات کو بھی نہیں مانتے اور محض یہودہ باتیں بناتے ہیں۔ مذکورہ خطوط کے بعد بھی مرزا صاحب نے اُس لڑکی کے والد کو خط لکھا ہے اس خط میں توجہ کے لائق یہ امر ہے کہ مرزا احمد بیگ کو کس ادب اور تعظیم کے الفاظ سے مخاطب کیا ہے اور اُس لڑکی کے نکاح میں آنیکا وثوق کس زور کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ناظرین ملاحظہ خط کے ساتھ اُسکے حواشی بھی ملاحظہ کرتے جائیں۔

تیسرا خط مرزا احمد بیگ کے نام

مشفق مکرّمی اخویم مرزا احمد بیگ جہا سلمہ اللہ تعالیٰ

السّلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ قادیان میں جب واقعہ ہائیکہ محمود فرزند آن مکرّم کی خبر سنی تھی تو بہت درد و رنج و غم ہوا۔ لیکن بوجہ اس کے کہ یہ عاجز بیمار تھا۔ اور خط نہیں لکھ سکتا تھا اس لئے عزا پر ہی سے مجبور رہا۔ صد مہ وفات فرزند ان حقیقت میں ایک ایسا صدمہ ہے کہ

احمد بیگ
اکرم ہونا۔

۱۵۔ اس نظر ہے کہ مرزا صاحب مرزا احمد بیگ کو اپنا مکرم لکھتے ہیں اور متصل دو سطروں میں اسی خط سے احمد بیگ کو مخاطب کیا ہے اور فہمیدہ حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ کوئی ذی علم متین کسی معمولی شخص کو اس لفظ سے مخاطب نہیں کرتا اور جسے علم کے علاوہ کمال تقدس اور صداقت کا دعویٰ ہو وہ ہرگز ایسا نہیں کرتا اور نہ کر سکتا ہے۔ کیونکہ اُس کی صداقت و تقدس کے بالکل منافی ہے ۱۲

شاید اس کے برابر دنیا میں کوئی اور صدمہ نہ ہوگا۔ خصوصاً بچوں کی ماؤں کے لئے تو سخت مصیبت ہوتی ہے خداوند تعالیٰ آپ کو صبر بخشنے اور اس کا بدلہ صاحب عمر عطا فرمائے۔ اور عزیز مرزا محمد بیگ کو عمر دراز بخشے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ کوئی بات اُس کے آگے انہونی نہیں۔ آپ کے دل میں گواہ اس عاجز کی نسبت کچھ غبار ہو لیکن خدا و عظیم جانشاہ کہ اس عاجز کا دل بالکل صاف ہے اور خدائے قادر مطلق سے آپ کے لئے دعا و خیر و برکت چاہتا ہوں میں نہیں جانتا کہ میں کس طریق اور کن لفظوں میں بیان کروں تا میرے دل کی محبت اور خلوص اور ہمدردی جو آپ کی نسبت مجھ کو ہے آپ پر ظاہر ہو جاوے مسلمانوں کے ہر ایک نزاع کا آخری فیصلہ قسم پر ہوتا ہے جب ایک مسلمان خدا تعالیٰ کی قسم کھا جاتا ہے تو دوسرا مسلمان اُس کی نسبت فی الفور دل صاف کر لیتا ہے سو ہمیں خدا تعالیٰ قادر مطلق کی قسم ہے کہ میں اس بات میں بالکل سچا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا تھا کہ آپ کی دختر کلان کا رشتہ اس عاجز سے ہوگا اگر دوسری

مرزا صاحب
کلان احمد بیگ
سے بالکل
صاف ہونا
اور اس کو
کمال محبت
ہونا

۱۵ اس کہنے سے معلوم ہوا کہ احمد بیگ بیٹھی اور بیدین نہ تھے بلکہ نہایت سچے مسلمان اور نیک تھے کیونکہ کسی بزرگ کا دل کسی بیدین بدعتی سے بالکل صاف نہیں ہو سکتا پھر بالخصوص وہ بزرگ جو ہدایت اور اصلاح خلق کے لئے مامور ہو ۱۲ ۱۵ اس جملہ میں مرزا صاحب اپنی دلی محبت احمد بیگ سے اس قدر ظاہر کرتے ہیں جسکی انتہا نہیں اس جملہ کو پہلے دو جملوں میں ملا کر دیکھا جائے تو نہایت صفائی سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے نزدیک احمد بیگ صرف رشتہ داری نہیں ہیں بلکہ نہایت با وقعت اور اس لائق ہیں کہ ایک اعلیٰ مرتبہ کا بزرگ اُن سے محبت رکھے حق پسند حضرات اس بات کو ملاحظہ کر کے علی شیر بیگ کے خط کو ملاحظہ کریں محاسنی شیخ کے اور مرزا صاحب کی دنیا سازی کو دیکھیں کیا کوئی صادق خدا ترس ایسا لکھ سکتا ہے اور خلاف واقعہ خوشامد نہ باتیں اسکی زبانِ ظلم پر آسکتی ہیں بے ہرگز نہیں مگر مرزا صاحب لکھتے ہیں جس انگلی حالت بخوبی ظاہر ہو رہی ہے ۱۲ ۱۵ اس الہام کے سچے ہونے کی تائید نہ الٰہی قسم سے کی گئی اور قادر مطلق اسکی صفت غالباً اسلئے بیان کی تاکہ مخاطب سمجھے کہ اگر میں اُس کی جھوٹی قسم کھاؤں گا تو وہ قادر خدا جانے میرا کیا حال کرے گا اس قسم کے ساتھ یہاں

۱۲ ختم کام اس لڑکی کا رشتہ مرزا صاحب سے ہوگا
یعنی دلی محبت ہے کہ انجام کام اس لڑکی کا رشتہ مرزا صاحب سے ہوگا

جگہ ہوگا تو خدا تعالیٰ کی تنبیہ میں وارد ہونگی اور آخر اسی جگہ ہوگا کیونکہ آپ میرے عزیز اور پیارے تھے۔ اسلئے میں نے عین خیر خواہی سے آپ کو جتلا یا کہ دوسری جگہ اس رشتہ کا کرنا ہرگز مبارک نہوگا۔ میں نہایت ظالم طبع ہوتا جو آپ پر ظاہر نہ کرتا اور میں اب بھی عاجزی اور ادب سے آپ کی خدمت میں متمسک ہوں کہ اس رشتہ سے آپ انحراف نہ فرمائیں کہ یہ آپ کی لڑکی کے لئے نہایت درجہ موجب برکت ہوگا۔

اور خدا تعالیٰ اُن برکتوں کا دروازہ کھول دے گا جو آپ کے خیال میں نہیں۔ کوئی غم اور فکر کی بات نہیں ہوگی جیسا کہ یہ اُس کا حکم ہے جسکے ہاتھ میں زمین اور آسمان کی کنجی ہے تو پھر کیوں اس میں خرابی ہوگی اور آپ کو شاید معلوم ہوگا یا نہیں کہ یہ پیشگوئی اس عاجز کی ہزار ہا لوگوں میں مشہور ہو چکی ہے اور میرے خیال میں شاید دس لاکھ سے زیادہ آدمی ہوگا کہ جو اس پیشین گوئی پر اطلاع رکھتا ہے اور ایک جہان کی اس طرف نظر لگی ہوئی ہے۔ اور ہزاروں پادری شرارت سے نہیں بلکہ حماقت سے منتظر ہیں کہ یہ پیشین گوئی جھوٹی نکلے تو ہمارا پلہ بھاری ہو لیکن یقیناً خدا تعالیٰ انکو رسوا کرے گا۔

۱۱۔ اس جملہ کا مضمون بھی غلط ثابت ہوا کیونکہ وہ لڑکی دوسرے سے بیاہی گئی اور اپنے شوہر کے ساتھ اچھی طرح رہی کوئی بات ایسی ظہور میں نہیں آئی جس کی وجہ سے یہ کہا جائے کہ اس رشتہ کا ہونا نامبارک ہوا۔ ۱۲۔ یہ عاجزی اور مودبانہ الفاظ لائق ملاحظہ کے ہیں۔ جب الہامات ختم ہوئے اور ترغیب و تہدید بھی پورے طور پر ہو چکی اور کچھ اثر نہ ہوا تو اب عاجزی اور انکساری سے کام نہ لیا جاتا اور وہ الفاظ معمولی شخص کے لئے استعمال کئے جو کسی بزرگ کے مقابلہ میں لکھے جاتے ہیں ۱۲۔ + + +

۱۳۔ یہاں بھی مرزا صاحب اپنا یقین ظاہر کر رہے ہیں کہ وہ لڑکی میرے نکاح میں آئیگی کیونکہ جس پیشین گوئی کے جھوٹا ہونے کے پادری منتظر تھے وہ بھی پیشین گوئی تھی کہ احمد بیگ کی لڑکی میرے نکاح میں آئے گی اس کے جھوٹا ہونے پر ان کے پلہ بھاری ہونے کا مدار تھا اسی کی نسبت مرزا صاحب کہتے ہیں کہ پادری یقیناً رسوا ہون گئے یعنی یہ پیشین گوئی یقیناً پوری ہوگی۔ تاکہ پادری رسوا ہوں۔ اس بیان سے وہ تمام جوابات غلط ہو جائے جو اس کے جھوٹے ہونے کے بعد دئے گئے ہیں۔

اور اپنے دین کی مدد کرے گا۔

میں نے لاہور میں جا کر معلوم کیا کہ ہزاروں مسلمان مساجد میں نماز کے بعد اس پیشین گوئی کے طور کے لئے بصدق دل دعا کرتے ہیں سو یہ ان کی ہمدردی اور محبت ایمانی کا تقاضا ہے۔

اور یہ عاجز جیسے (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ) پر ایمان لایا ہے ویسے ہی خدا تعالیٰ کے ان الہامات پر جو تو اتر سے اس عاجز پر ہوئے ایمان لاتا ہوا وہ آپ سے ملتمس ہو کہ آپ اپنے ہاتھ سے اس پیشین گوئی کے پورا ہونے کے لئے معاون بنیں تاکہ خدا تعالیٰ کی برکتیں آپ پر نازل ہوں خدا تعالیٰ سے کوئی بندہ لڑائی نہیں کر سکتا اور جو امر آسمان پر ٹھہر چکا ہو زمین پر سرگزبدل نہیں سکتا خدا تعالیٰ آپ کو دین اور دنیا کی برکتیں عطا کرے اور اب آپ کے دل میں وہ بات ڈالے جس کا اُس نے آسمان پر

۱۱ اس بیان میں تو مرزا صاحب نے اُس پیشین گوئی کے بیان صداقت کی انتہا کر دی اس زیادہ مسلمان کو کسی شرم پر اعتماد و ثوق نہیں ہو سکتا اس سے معلوم ہوا کہ احمد بیگ کی ذکر کا نکاح میں آنیکا یقین مرزا صاحب کو ایسا ہی تھا جیسا مسلمان کو خدا تعالیٰ کی توحید اور محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رستہ پر یقین ہوتا ہوا اب بنظر انصاف ملاحظہ کیا جائے کہ جس الہام پر مرزا صاحب کو اس مرتبہ کا یقین ہوا اُس کا غلط ہونا مثل آفتاب کے روشن ہو جانے تو کون صاحب عقل اُن کے دوسرے الہاموں پر ایمان لا سکتا ہے اور انھیں سچا مان سکتا ہے ۱۲ ۱۱ مرزا صاحب کا یہ جملہ بھی حکیم نور الدین جیسا کی توجہ کو محض غلط بتا رہا ہے یعنی اُس پیشین گوئی کا یہ مطلب نہیں ہو کہ محمدی کی اولاد میں سے کسی رو کی کا نکاح مرزا صاحب کی اولاد میں سے کسی کے ساتھ ہو گا ۱۲ ۱۱ یہ تین جملے جن پر میں نے ہندسہ دیا ہوا انکو ان کے پیشتر کے پورے جملہ سے ملا کر دیکھئے کس زور سے اس امر کو قطعی اور یقینی بنایا ہے ہن احمد بیگ کی بڑی لڑکی محمدی کا مرزا صاحب کے نکاح میں آنا آسمان پر ٹھہر چکا ہو وہ ضرور اُن کے نکاح میں آئیگی کوئی صورت ایسی نہیں ہو سکتی جس کی وجہ سے صرف آسمانی نکاح پر کفایت ہو جائے بلکہ زمین پر اسکا ظور ضرور ہو یہ معاملہ خداوندی بدل نہیں سکتا اسی طرح پورا ہو کر رہیگا۔ جماعت احمدی کچھ تو غور کرے ایسے قطعی حکم لگا دینے کے بعد نکاح کو فسخ کھدینا یا یہ کہنا کہ اس پیشین گوئی سے مقصود ہدایت تھی یا کچھ اور تھا کیسا اندھیرا فوس مرزا یون کی عقل و فہم پر اللہ تعالیٰ انھیں ہدایت کرے آمین۔ ۱۲

سے مجھے الہام کیا ہے

اُپ کے سب غم دور ہوں اور دین اور دنیا دونوں آپ کو خدا تعالیٰ عطا فرماؤ
اگر میرے اس خط میں کوئی ناملائم لفظ ہو تو معاف فرمائیں۔ والسلام۔

خاکسار احقر عباد اللہ غلام احمد عفی عنہ

۱۷ جولائی ۱۸۹۲ء روز جمعہ (از کلمہ فضل حامانی)

اس خط سے جو باتیں ثابت ہوتی ہیں انھیں میں حاشیہ میں لکھ چکا ہوں مگر اب میں حق پسند حضرات کو تین باتوں کی طرف زیادہ توجہ دلاتا ہوں جو اس خط سے ظاہر ہو رہی ہیں ایک یہ کہ اس پیشین گوئی سے مقصود یہی تھا کہ احمد بیگ کی لڑکی مرزا صاحب کے نکاح میں آئیگی۔ یہ کہنا محض غلط ہے کہ وہ لوگ بے دین تھے اُن کی ہدایت مقصود تھی کیونکہ احمد بیگ اس قدر دیندار اس خط سے معلوم ہوتا ہے جسکی انتہا نہیں ہو کیونکہ مسیح موعود اپنے۔ ابتداً خط میں اُسے اپنا مکرم اور بزرگ لکھ رہا ہے پھر اُس سے اس قدر دلی محبت اور خلوص رہا ہے کہ اُسکے بیان کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔ پھر اُس سے کمال عاجزی اور ادب سے التماس کرتا ہے جس طرح نہایت چھوٹا اپنے بڑے بزرگ سے کرتا ہے غرض کہ تین طریقے سے مرزا صاحب یعنی مسیح موعود انھیں اپنا مکرم اور بزرگ بتا رہے ہیں اور اپنے خلوص و محبت کا اظہار کر رہے ہیں اور انھیں بے دین کہنا سخت بیدینی ہے۔ اب اگر مرزا صاحب ہی دوسری جگہ انھیں بیدین کہیں تو انھیں کی بیدینی ثابت ہوگی اور ثابت ہوگا کہ مرزا صاحب دکھا رہے ہیں کہ انبیا ایسے بیدین اور جھوٹے ہوتے ہیں۔ (نمود باللہ) دوسری بات یہ بھی یقینی طور سے ثابت ہو کہ جس لڑکی کا پیام نکاح مرزا صاحب نے کیا اور جس کی نسبت انھیں قطعی الہام ہوا کہ یہ تیرے نکاح میں آئیگی وہ خاص محمدی مرزا احمد بیگ کی لڑکی ہی ہے کسی وقت اور کسی طرح اس الہام کے معنی یہ

نہیں ہو سکتے کہ مرزا صاحب کے اولاد کے سلسلہ میں یا ان کے مریدین کے سلسلہ میں کسی کا نخل محمدی سے یا اولیٰ کے اولاد کے سلسلہ میں کسی سے ہو جائے تو یہ پیشین گوئی پوری ہو جائیگی کوئی انسان ہوش و ہواس کی حالت میں یہ معنی نہیں کہہ سکتا کئی وجہ سے۔

ایک یہ کہ مرزا صاحب احمد بیگ کو اپنا عزیز سمجھ کر یہ کہہ رہے ہیں کہ میری یہ پیش گوئی دس لاکھ آدمیوں میں مشہور ہو چکی ہے اگر تم نخل نہ کرو گے تو اتنے لوگوں میں میری ذلت ہوگی۔ یہ ذلت اسی وقت جاسکتی تھی کہ خاص مرزا صاحب کا نخل محمدی سے ہوتا۔

دوسرے یہ کہ پادریوں کے انتظار اور ان کے پلہ بھاری ہونے سے خود بھی ذلت کے خوف سے ڈر رہے ہیں اور ڈر ابھی رہے ہیں۔ یعنی اگر تم نے اپنی لڑکی نہ دی اور میری پیشگوئی غلط ہو گئی تو پادریوں کا پلہ ... بھاری ہو جائیگا۔ یہ مضمون بھی قطعی طور سے کہہ رہا ہوں کہ وہ عظیم الشان پیشگوئی یہی ہے کہ محمدی سے خاص مرزا صاحب ہی کا نخل ہوگا۔ اولاد سے کچھ واسطہ نہیں ہے اور نہ ہدایت مقصود ہے۔ نہایت ظاہر ہے کہ اگر مرزا صاحب کا نخل اس سے ہوا تو اس میں شبہ نہیں کہ جو پادری منتظر ہیں ان کا پلہ ضرور بھاری ہو جائیگا۔

اور مرزا صاحب کے بعد کوئی پادری اس پیشین گوئی کا منتظر نہیں رہ سکتا۔ اور اس پیش گوئی کے پورا ہونے پر ان کا پلہ ضرور بھاری ہو جائیگا۔

تیسرے یہ کہ مرزا صاحب احمد بیگ کو لکھتے ہیں کہ اس پیشگوئی کے پورا کرنے میں تم معاون بنو تاکہ خدا تعالیٰ کی برکتیں تم پر نازل ہوں یہ اسی وقت ہو سکتا ہے کہ احمد بیگ اپنی لڑکی محمدی کا نخل مرزا صاحب سے کر دے یہ کہنا کہ مرزا صاحب کے اولاد سے اور محمدی کے اولاد سے نخل ہو جا تو بھی پیشین گوئی پوری ہو جائیگی محض غلط ہے۔ مرزا صاحب کا یہ قول غلط کہہ رہا ہے۔

ناظرین کو تعجب ہو گا کہ کاتب رسالہ یہ کیا لکھنے لگا کون عاقل ایسا سمجھ سکتا ہو کہ یہ پیشگوئی یوں بھی پوری ہو سکتی ہو کہ محمدی کی کسی اولاد کا رشتہ مرزا صاحب کے کسی منتسبین سے ہو جائے۔

میں کہتا ہوں آپ تعجب نہ کریں اسوقت یہی مطلب اس پیشگوئی کا بیان ہو رہا ہے اور کوئی جاہل یا معمولی شخص نہیں کہتا ہو بلکہ وہ حضرت یہ معنی پر وہ ہے ہین جنہیں۔ خلیفہ المسیح و حکیم الامتہ کا خطاب دیا جاتا ہو جن کے نام پر علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھا جاتا ہو اس لئے مجھے اس بیان کی حاجت ہوئی اور پہلے بھی مکرر اشارہ کر چکا ہوں اور آئندہ بھی کروں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

تیسری بات جس کا فیصلہ خط کی عبارت سے آپ حضرات کر سکتے ہیں یہ ہے کہ مرزا صاحب نے جو پیام نکاح کے وقت اپنا الہام بیان کیا تھا اور پھر قسم کھا کر کہا تھا کہ محمدی میرے نکاح میں آئیگی اور آخر کار اسی جگہ رشتہ ہو گا یہ محض غلط تھا بلکہ یہ مضمون صاف کہہ رہا ہو کہ بیان الہام کا دعویٰ کرنا ایک حکمت عملی تھی اور اُس کے والدین پر وباؤدنا مقصود تھا اگر مرزا صاحب کو الہام ہوتا کہ اس لڑکی کا نکاح اُسے ہو گا اور پھر وہ الہام بھی ایسا قطعی اور یقینی تھا جس میں اُنھیں ذرا بھی شبہ نہیں ہو اور نہ اُسکے معنی اور مطلب سمجھنے میں اُنھیں تردد ہو نہ اُس میں کوئی قید اور شرط ایسی ہے جس سے اُس کا نکاح میں آنا رک جائے اور آخر کار وہ نکاح میں نہ آئے۔ ایسے الہام کے بعد تو اُن کے قلب میں خطرہ بھی نہیں آتا کہ ہماری الہامی پیشگوئی کے خلاف ہو سکتا ہو اور پادریوں کے پہلے بھاری ہونیکا احتمال ہو اسلئے بحکم لا تبدیل لکلمات اللہ۔ اُنھیں اس پیشین کے پورا ہونیکا یقین کامل ہونا چاہئے تھا۔ مگر اُن کا بیان تو صاف کہہ رہا ہے کہ اُنھیں پادریوں کے پہلے بھاری ہونیکا خوف ہو اور اپنی اور اپنی جماعت کی ذلت سے ڈر رہے ہیں اور دوسروں کو ڈرا رہے ہیں۔ ایسے الہام کے بعد تو وہ اطمینان سے بیٹھتے لڑکی کے

والدہ کو اگر کچھ لکھنے تو یہ لکھتے کہ دیکھو لڑکی ہمارے نکاح میں ضرور آئیگی تم اس وقت انکار کر کے کیون انجام میں نہ امت و پشیمانی ادا نہ کرنے کی کوشش کر رہے ہو مگر اسکے برخلاف اسکے بعد بھی مناسب اور غیر مناسب تدبیریں اور جا بجا ایسی کوششیں کیں جن سے ظاہر ہو گیا کہ انھیں الہام ہرگز نہیں ہوا تھا محض جھوٹی دھمکیوں اور حکمت عملی سے اپنا کام نکالنا چاہتے تھے۔ اور اپنی دلی آرزو کے پور کرنے کے درپے تھے۔

خطوط اور اسکے نتائج دیکھنے کے بعد ایک اور کارروائی بھی قابل ملاحظہ ہو۔ مرزا صاحب کی ایک قدیم بیوی ضعیفہ تھیں جو اکثر حصہ عمر میں مرزا صاحب کی خدمت گزار رہیں تھیں۔ ان کے دو بیٹے مرزا سلطان احمد بیگ اور مرزا افضل احمد بیگ۔ مرزا صاحب نے ان تینوں پر زور ڈالا کہ منکوحہ آسمانی کے مکام میں ہمارے ساتھ تم بھی کوشش کرو مگر انصاف کا مقام ہو کہ کیسے ہو سکتا ہو کہ بیوی (وہ بھی پہلی بیا ہی ہوئی) اپنے سوت کے لانے میں کوشش کرے۔ یہ ایسا ہو کہ کسی عاشق سے کہا جائے کہ تم ایسی کوشش کرو کہ تمہارا رقیب ہمارے پاس آئے اور ہم اپنا جان و مال اسکے حوالہ کریں اور تم دور سے دیکھو اور ترسو۔ غرض کہ اس بیوی نے اس میں کوشش نہیں کی۔ بیٹوں کے اوپر مان کا حق زیادہ ہو بہ نسبت باپ کے اس لئے بیٹوں نے مان کی حکم برداری کی اس پر مرزا صاحب نے خفا ہو کر ۱۲ مئی ۱۹۱۱ء حقانی پریس لدھیانہ میں اشتہار چھپوایا جس کا عنوان یہ ہے۔

اشتہار نصرت دین قطع تعلق از اقرار بخلیف دین

کیسا عمدہ عنوان ہو اور اُس کا خلاصہ مضمون یہ ہو کہ بیوی سے اور بیٹوں سے قطع تعلق کرتے ہیں اور تمام اشتہار دیکھنے سے کوئی دین کی مخالفت انکی نہیں معلوم ہوتی۔ البتہ مرزا صاحب اپنے بڑے بیٹے سلطان احمد بیگ کے دو گناہ بیان کرتے ہیں ایک یہ ہو کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی مخالفت کرنی چاہی اور

یہ چاہا کہ دین اسلام پر تمام مخالفوں کا حملہ ہو۔ ”
 مرزا صاحب اپنے بیٹے بیٹے پر اتنا بڑا الزام رکھتے ہیں مگر یہ نہیں بتاتے کہ
 دین کی کیا مخالفت کی۔ کیا نماز نہیں پڑھی۔ روزہ نہیں رکھا۔ رشوت لی مسلمانوں
 سے فریب کر کے روپیہ چلایا۔ نامحرم عورت کو کھا۔ کیا کیا۔ کچھ نہیں فرماتے ہاں
 یہ کہتے ہیں کہ اُس نے یہ چاہا کہ دین اسلام پر تمام مخالفوں کا حملہ ہو۔
 اس کا مطلب یہی ہے کہ ہم نے جو منکوحہ آسمانی کے نکاح میں آنے کا اعلان
 بیٹے زور و شور سے لے رکھا ہے۔

اور ہمارا بیٹا چاہتا ہے کہ جہاں اُس لڑکی کی نسبت اُس کے والدین نے کی ہو
 وہیں ہو تو اگر ایسا ہی ہو اور وہ لڑکی ہمارے نکاح میں نہ آئی تو مخالفین کا حملہ
 ہوگا اور مرزا صاحب کو جھوٹا کہیں گے۔
 بھائیو! ڈراغور کرو! بیٹا باپ کے خانگی حالات سے بخوبی واقف ہو اور ہر طرح
 کی سمجھ رکھتا ہے جب وہ اُن کے خیالات کو پیش نظر کرتا ہے۔ اور مرزا صاحب کے
 ایسے عظیم الشان دعوے کو دیکھتا ہے تو اُس کی عقل سلیم اور تیز سمجھ بھی کہتی ہے۔
 کہ باوا جان اپنے دعوے میں سچے نہیں ہیں۔
 اب اُس کی کمال دینداری ہے کہ اُس جھوٹ میں باپ کا شریک نہیں ہوتا
 اور باپ کے ترکہ وغیرہ کا بھی خیال نہیں کرتا۔

عجب نہیں یہ بھی اُسے خیال ہو کہ باوا جان نے جس پیشین گوئی کو اپنے لئے
 عظیم الشان نشان قرار دے رکھا ہے وہ اگر ظہور میں نہ آئے تو شاید والد جیسا
 متنبہ ہو کر اپنے دعوے سے تائب ہوں اور سچے مسلمان ہو جائیں۔ جیسے پہلے
 تھے۔ تو یہ امر اُسکی نہایت خیر خواہی اور دین کی پابندی تھی۔
 دوسرا گناہ صاحبزادہ موصوف کا یہ بتاتے ہیں کہ مجھے جو اس کا باپ ہوں،

ناچیز قرار دیا اور اسلام کی ہتک بدل و جان منظور رکھی۔“

البتہ اس میں شبہ نہیں کہ باپ کو ناچیز ٹھہرانا گناہ ہے مگر جب باپ کے افعال اور اُن کے خیالات ناچیز ہوں اور بیٹا سمجھے کہ ہمارا باپ مخلوق کو گمراہ کرتا ہے۔ اگر اتفاقیہ یہ نکاح اُن کے حسب خواہ ہو گیا تو بہت خلق گمراہ ہو جائیگی۔

اسوجہ سے وہ مامور تھے کہ باپ کے خلاف کریں۔ اور اس خلاف شرع امر میں انھیں ناچیز سمجھیں۔ اور اب تو یہ بات اظہر من الشمس ہو گئی کہ اُن کا بیٹا حق پر تھا اور مرزا صاحب کے دعوے سب غلط تھے کیونکہ مرزا صاحب تمام عمر کوشش کرتے کرتے تھک گئے اور یہی کہتے رہے کہ آخر کاریہ لڑکی میرے نکاح میں ضرور آئیگی۔ چنانچہ اشتہار مذکور میں بھی یہی دعوے ہے۔ اور ازالہ الادہام میں تو یہ دعوے بڑے زور سے کیا ہے۔ مگر مرزا صاحب اس جہان

سے تشریف لے گئے اور وہ لڑکی اُن کے نکاح میں نہ آئی۔ ۹

۱۰ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔ اب اس میں کیا شبہ رہا کہ دین اسلام پر اگر مخالفون کا حملہ کرایا تو خود مرزا صاحب نے کرایا۔ اور اسلام کی ہتک کی تو مرزا صاحب نے کی۔

الہام کا اس قدر غل مچایا کہ احمد بیگ کی لڑکی میرے نکاح میں آئے گی۔ اور اخباروں میں اور اشتہاروں میں اس قدر شور کیوں کیا کہ دنیا میں مشہو ہو گیا کہ قادیانی صاحب اپنی نبوت کے ثبوت میں عظیم الشان نشان دکھانا چاہتے ہیں۔ اور یہ بھی یقینی الہام بیان کرتے ہیں کہ ضرور ایسا ہی ہو گا اس میں شک و شبہ کی

گنجائش نہیں ہے جب ایک مدت دراز تک انتظار کے بعد بھی اوس کا ظہور نہ ہوا اور اُمید منقطع ہو گئی۔

تو اب فرمایا کہ اگر اسلام کی ہتک کرائی تو مرزا صاحب نے کرائی یا کسی دوسرے نے۔ دوسرے بیٹے فضل احمد بیگ کا کوئی قصور نہیں بیان کرتے بجز اسکے کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق نہیں دیتا۔

بھائیو! اصل بات یہ ہے کہ اوس لڑکی کا رشتہ دوسری جگہ ہو گیا اور عنقریب اُس کا نکاح ہونے والا ہے۔ اس لئے مرزا صاحب نہایت مضطرب ہیں لڑکی کے والدین اور دیگر اعزہ کی بہت خوشامد کی مگر ناکام ہے اب گھر میں اگر غصہ نکالا اور بیوی صاحبہ کو طلاق دی اور بیٹوں کو عاق کیا۔ اب یہاں یہ امر دیکھنے کے لائق ہے کہ اس اشتہار میں تو وہ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ بیٹے اور بیوی چونکہ دین کے مخالف ہیں اس لئے اُن سے ہم قطع تعلق کرتے ہیں اور کوئی امر مخالفت کا نہیں بیان کرتے بجز اس کے کہ مرزا صاحب کے نکاح میں وہ کوشش نہیں کرتے بلکہ مخالفین کے شریک ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اس اعلان کی بنا اگر سچائی پر ہے اور واقعی ایسے مخالف دین سے وہ قطع تعلق کرنا چاہتے ہیں تو پہلے اپنے بہت سے مریدین سے قطع تعلق کا اعلان کرنا چاہئے تھا جنہیں احکامات شریعت محمدیہ سے کچھ واسطہ نہیں ہے اکثر منہیات شرعیہ کے مرتکب ہوتے ہیں اور جھوٹ جو اسلام کے بالکل خلاف ہے اُن کا شعار ہے پھر جو اُن کے اقارب اُن کے صریح مخالف ہیں جن کو اس اشتہار کے بعد خطوط لکھے ہیں (جن کی نقل اوپر کی گئی) انہیں دیکھئے کہ اُس میں کس قدر تملق اور میل کی باتیں ہیں۔ اشتہار نصر

مرقومہ ۲ مئی ۱۸۹۱ء کا ہے اور اپنے سمدھی مرزا علی شیر بیگ کو ہم مئی کو خط لکھا ہے اُس میں ادب میں ٹھٹھے ہیں کہ میں آپ کو نیک خیال آدمی اور اسلام پر قائم سمجھتا ہوں۔

شیر علی بیگ بھی اُسی گروہ میں ہیں جو چاہتے تھے کہ اُس لڑکی کا نکاح مرزا صاحب سے نہ ہو یعنی جو جرم اُن کے بیٹے سلطان احمد بیگ نے کیا تھا جس کی وجہ سے وہ مخالف دین قرار پائے وہی جرم اُن کے سمدھی کا ہی مگر انہیں نیک خیال اور اسلام پر قائم مرزا صاحب سمجھتے ہیں۔

پھر ۷ جولائی ۱۸۹۲ء کو مرزا احمد بیگ کو خط لکھا ہے جو لڑکی کا والد ہے۔ جن سے جولائی ۱۸۹۱ء میں مرزا صاحب نے نکاح کا پیام دیا اور پھر اس طرح کہ خدائے تعالیٰ کا حکم انہیں پہنچا یا مگر اُس نے ایک نہ سنی اور دوسری جگہ رشتہ کر دیا۔ باوجودیکہ اس نے اس قدر سخت مخالفت کی مگر اُسے مرزا صاحب مخالف دین نہیں کہتے بلکہ اس اشتہار نصرت دین کے بعد جو مرزا احمد بیگ کو انہوں نے خط لکھا ہے اُس میں نہایت ہی محبت اور خلوص کا اظہار کرتے ہیں اُن کی عبارت یہ ہے ”میں نہیں جانتا کہ میں کن طریق اور کن لفظوں میں بیان کروں تا میرے دل کی محبت اور خلوص اور ہمدردی جو آپ کی نسبت مجھ کو ہے آپ پر ظاہر ہو جائے“ ان الفاظ سے جس قدر محبت و خلوص کا اظہار ہوتا ہے اُس کی کچھ انتہا نہیں ہے اب میں انصاف پسند حضرات سے دریافت کرتا ہوں کہ اس مضمون کی بنا اگر سچائی پر ہے یعنی مرزا صاحب جو اس قدر محبت و

خلوص کا اظہار کر رہے ہیں وہ واقعی ہے تو سلطان احمد اُن کے بیٹے نے مرزا احمد بیگ سے زیادہ کیا قصور کیا تھا جو اُسے مخالف دین ٹھہرا کر اُسے قطع تعلق کا اشتہار دیا اور احمد بیگ سے اس قدر محبت اور خلوص ہے۔ حالانکہ احمد بیگ لڑکی کے باپ تھے۔ لڑکی کے دینے یا نہ دینے کا اختیار انھیں تھا جب اُس نے لڑکی ندی تو دین کی مخالفت اگر کی تو احمد بیگ نے کی سلطان احمد غریب نے اگر کچھ کیا ہوگا تو صرف اُس کی تائید مان کی اطاعت کے خیال سے کی ہوگی۔

بھائیو! ایسی ہی باتیں مرزا صاحب کی صداقت اور راستبازی کی نمونہ ہیں ان دونوں باتوں کے مقابلہ کرنے سے اظہارِ شمس ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کو سچائی سے کچھ واسطہ نہیں ہے جسوقت اور جس شخص سے جیسا موقع ہو ادیسا کلام ... انھوں نے اسوقت اور اُس شخص سے کیا خواہ وہ جھوٹ ہو۔ خواہ سچ جیسا اسوقت کے پکے دنیا دار معاملہ پرداز کیا کرتے ہیں اسی وجہ سے اُن کے کلام میں بہت تعارض ہے۔ افسوس ہے کہ ایسے عظیم الشان تقدس کا دعوے اور اس قدر دنیا سازی کا برتاؤ۔

یہاں پھر میں یہ کہوں گا کہ جس طرح یہ باتیں اُن کی دنیا سازی کی تھیں ایسا ہی اُس الہام کے دعوے کو سمجھنا چاہئے جو انھوں نے اس نکاح کے بارے میں کیا۔ اگر انھیں الہام ہوتا اور اُس کے ہونے کا ایسا ہی یقین ہوتا جیسا انھوں نے ازالۃ الاوبام وغیرہ میں ظاہر کیا ہے تو نہ مرزا احمد بیگ کی خوشامد کرتے نہ خلاف مروّت و متانت بیٹے اور بیوی صاحبہ سے قطع تعلق کرتے بلکہ اپنے کامل یقین الہام پر بیٹھے رہتے اور سمجھتے کہ جب وہ لڑکی ہمارے نکاح میں آجائیگی تو سب درست ہو جائیں گے مگر یہ باتیں ظاہر کر رہی ہیں کہ مرزا صاحب مضطرب ہیں۔ کہیں غصہ سے کام نہ لےنا چاہتے ہیں کہیں نرمی سے غصہ کے اظہار کے لئے

تو انھیں عمدہ دو طرفہ پہلو ہاتھ آگیا تھا جس میں دباؤ بھی تھا اور عوام پر تقدس کا اظہار بھی اور اپنے سمدھی اور مرزا احمد بیگ سے جو دنیا سازی انھوں نے کی ہے اُسکی وجہ یہ تھی کہ اس خط کے اظہار کا انھیں گمان نہ تھا اسلئے ولی حالت اُسین ظاہر کر دی۔

برادران اسلام متوجہ ہوں اور ولی توجہ فرمائیں۔ اپنے منکوہ آسمانی کا حال معلوم کیا اور مرزا صاحب کے بیان سے یہ بھی آپ کے ذہن نشین ہو گیا کہ اس منکوہ آسمانی سے جب رشتہ کا پیام کیا گیا ہو اُسے مرزا صاحب حکم خدا کہتے ہیں پھر اُسکے نکاح میں آنے کا الہام مرزا صاحب کو ایسا قطعی اور یقینی ہو کہ مرزا صاحب اُسپر قسم کھاتے ہیں اور بار بار اشتہاروں میں شائع کرتے ہیں اور اس زور کے الفاظ میں اُسکے وقوع کو بیان کرتے ہیں جس سے زیادہ زور لگانا میرے خیال میں ممکن نہیں ہوا اسکے بعد دنیا پر ظاہر ہو گیا کہ اُن کا الہام محض غلط تھا۔ کیونکہ وہ لڑکی مرزا صاحب کے نکاح میں کیسوقت نہیں آئی بلکہ مرزا سلطان محمد بیگ سے بیاہی گئی اور آخر تک اُسی کے نکاح میں رہی اور مرزا صاحب دنیا سے تشریف لے گئے۔ جب ایسا عظیم الشان الہام جو برسوں بار بار ہوتا رہا اور اُن کا نہایت کامل یقینی دعوے غلط ہو گیا تو دوسرے الہامات اور خبروں پر کیونکر اعتبار ہو سکتا ہے۔ کون فہمیدہ اُن کے مسیح موعود ہونے کے الہام کو قابل اعتبار سمجھ سکتا ہے اس میں اور اُس میں کیا فرق ہے یہ الہام وہ ہے جس کے غلط ہو جانے سے بہت سے دعوے اور الہامات مرزا صاحب کے غلط ہو گئے تینیں الہامات کا شمار تو میں نے کر دیا تھا اُسکے بعد ناظرین پر چھوڑ دیا وہ خوشامد کر لیں۔ یہ دعوے ہیں جنکی نسبت مرزا صاحب نے یہ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یوں فرمایا ہے کہ انجام کار ایسا ہی ہوگا۔ وہ باتیں غلط ٹھہریں اور کہنے کے مطابق اُن کا ظور نہوا اسلئے اُن کا کوئی الہام قابل اعتبار نہ رہا۔ اسکے علاوہ توریت کی صیح شہادت کے بموجب مرزا صاحب چھوٹے مدعیان نبوت میں یقینی طور سے داخل ہیں۔ توریت کی کتاب استثنائاً ثابت میں ہے

وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے۔ جسکے کہنے کا میں نے اوست حکم نہیں دیا تو وہ نبی قتل کیا جائے۔ اگر تو اپنے دل میں کہے کہ میں کیونکر جانوں کہ یہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہیں۔ تو جان رکھ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے اور وہ جو اس نے کہا ہوا واقعہ نہ دیا پورا نہ تو وہ بات خداوند نے نہیں کہی۔ بلکہ اُس نبی نے گستاخی سے کہی ہے۔ اس مقدس کلام سے تین باتیں ثابت ہوئیں۔

اول یہ کہ جھوٹے نبی کے لئے حکم انہی یہ ہو کہ قتل کر دیا جائے یعنی جو نبوت کا دعویٰ کرے اور یہ دعوے اسکا غلط ثابت ہو تو وہ قتل کر دیا جائے۔

دوم جھوٹے نبی کی شناخت یہ ہے کہ اُسکی پیشین گوئی پوری نہ ہو یعنی اگر وہ کسی بات کی خبر دے اور اُسکے مطابق اُسکا ظہور نہ ہو تو جان لے کہ وہ جھوٹا ہی تیسری بات یہ ثابت ہوئی کہ سچے نبی کی کوئی پیشین گوئی جھوٹی نہیں ہو سکتی یعنی اللہ تعالیٰ کسی نبی سے کوئی وعدہ کرے یا کسی بات کی خبر دے اُسکا ہونا ضروری یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی وجہ سے وہ پیشین گوئی ٹل جائے اور اُسکا ظہور نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ جھوٹے نبی کی معیار قرار دیکھا کہ اُسکی پیشین گوئی پوری نہ ہو۔ اب اگر سچے نبی کی کوئی پیشین گوئی کسی وجہ سے پوری نہ ہو تو سچے اور جھوٹے میں امتیاز نہ رہے اور خدا تعالیٰ کی معیار غلط ہو جائے۔ قرآن مجید سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی نہیں کرتا چنانچہ سورہ ابراہیم میں ارشاد ہے۔ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفًا وَعْدَهُ دُسَلٰةً۔ یعنی ایسا گمان نہ کر کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرتا ہے

۱۱ اور مرزا صاحب نے جو حضرت یونس کی پیشین گوئی کو بڑے زور و شور سے ذکر کر کے لکھا ہے کہ اُنکی پیشین گوئی بلا شرط تھی اور قوم کی گریہ و زاری سے اس پیشین گوئی کا ظہور نہ ہوا محض غلط ہے اول تو الہامی پیشین گوئی کا ثبوت نہیں ہے اگر ہے تو صرف اس قدر کہ عذاب آئے گا وہ پورا ایمان لے آئے تو عذاب ہٹ گیا۔ ۱۲۔
۱۳ اُنکی کامل تفصیل اس رسالہ میں لکھی ہے اور متعدد آئینین مع اُنکی تفسیر کے نقل کی گئی ہیں جن کے یقینی ثبوت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے وعدے میں خلاف نہیں ہو سکتا اور نہ وعدہ میں پوشیدہ شرطیں ہو سکتی ہیں جتنی کہ بتائی گئی ہیں۔
۱۴ یہ آیت سورہ ابراہیم کے ساتویں رکوع میں ہے اور دوسری آیت سورہ حج کے چھٹے رکوع میں ہے ۱۲۔

دوسری جگہ نہایت تاکید سے ارشاد فرماتا ہے کہ لَنْ يَخْلِفَ اللَّهُ وَعْدَهُ۔ یعنی اللہ اپنے وعدے کے خلاف ہرگز نہیں کرتا۔

اب برادران اسلام غور کریں کہ نہایت صفائی سے قرآن مجید اور توریت مقدس اور عقل سلیم سب ایک زبان ہو کر شہادت دے رہے ہیں کہ مرزا صاحب اپنے دعوے میں سچے نہیں تھے اور اُن کا دعویٰ محض غلط تھا۔ اگر سچے ہوتے تو یہ دعویٰ ضرور پورے ہوتے اب جو کلام الہی کی ایسی شہادت بینہ کو نہ مانے اور مرزا صاحب کو سچا جانے اُسے اختیار ہے۔ مَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاءُ الْمُبِينُ۔

اگر کلام الہی پر تمہاری نظر نہیں ہے تو دنیا کی حالت کو دیکھو۔ دنیا کے عقلا میں بھی یہ بتا مسلم ہے کہ اگر گواہ کے بیان میں ایک بات بھی جھوٹ ثابت ہو جائے تو پھر اُس گواہ کا کوئی بیان لائق اعتبار نہیں رہتا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ مرزا صاحب کے اس قدر دعوے اور الہام غلط ثابت ہو جائیں اور اُن کے مسیح اور مہدی ہونیکا دعویٰ غلط نہ ہو۔

جماعت احمدیہ مرزا نیر خدا کے لئے کچھ تو غور کرو۔ کیا اسکا جواب دے سکتے ہو ہرگز نہیں غیر ممکن ہے۔ وَلَوْ كَانَ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا۔ اس کے بعد دوسری بات بھی آپ سے کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ تحریر سابق سے جس قدر غلط بیانیان مرزا صاحب کی ثابت ہوئی ہیں اور جو ان کی ذاتی حالت خطوط و اشتہارات سے معلوم ہوئی ہے وہ کسی بزرگ اور مقدس شخص کی ہو سکتی ہے؟ میں کہتا ہوں کہ آپ کا وجدان آپ کی صداقت آپ کی حق طلبی اگر کچھ ہے تو بے اختیار یہی کہے گی کہ ہرگز نہیں ہو سکتی ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اور اگر خدا کے کسی برگزیدہ بندہ کو ایسا یقینی الہام ہو اور وہ بندہ اپنے ایسے یقین کو اس زور کے ساتھ بیان کرے جیسا مرزا صاحب نے کیا تو وہ الہام کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔ منکوہ آسمانی کے متعلق مرزا صاحب نے اللہ تعالیٰ کی طرف تو بہت باتیں منسوب کی تھیں جنکی حالت اوپر بیان کی گئی مگر چونکہ یہ اُن کے خیال میں عظیم الشان

نشان تھا اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھی اسکی بشارت سمجھے جنانچہ ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۵۳ کے حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ اس پیشین گوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پہلے سے ایک پیشین گوئی فرمائی ہو کہ **يَتَزَوَّجُ وَيُولَدُ لَهُ**۔ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد جس کی نسبت اس عاجز کی پیشین گوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن سیہ دل منکروں کو اُن کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔ افسوس مرزا صاحب کے دماغ میں منکوحہ آسمانی کا خیال اس قدر بس گیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تو اُس کی تصدیق سمجھتے ہی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام مبارک سے بھی اسکی تائید سمجھنے لگے کسی نے خوب کہا ہے

اس قدر رہتا ہوں مجھ کو آپ کی باتوں کا دھیان :۔ جب کوئی بولا صد اکا نون میں آئی آپ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ فرمایا ہو مگر مرزا صاحب یہ سمجھے کہ میری منکوحہ آسمانی کے نکاح میں آنے کی خبر ہے۔

خیر اب اس طرف آپ توجہ کیجئے کہ روایت میں حضرت مسیح کی نسبت مذکورہ الفاظ آئے ہیں جن کو مرزا صاحب نے اپنے منکوحہ آسمانی کی بشارت سمجھی ہو یہاں سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

ایک یہ کہ منکوحہ آسمانی کا نکاح میں آنا جس طرح متواتر الہامات ربانی سے انھیں معلوم ہوا اور اُسکا یقین انھیں ایسا ہی تھا جیسے توحید و رسالت کا انھیں یقین تھا

اسی طرح اُنکی تصدیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول سے اُنکے نزدیک دوسرے یہ کہ منکوحہ آسانی اور اُنکی اولاد کی نسبت جو مرزا صاحب کو الہام ہوا تھا اُس سے مقصود خاص نکاح تھا یعنی مرزا صاحب کا نکاح محمدی سے ہوگا اور اُسکے بطن سے نہ خیر بیٹا ہوگا جسکی تعریف کی انتہا نہیں ہر اس خصوصیت کا اُن کے کلام سے ظاہر ہونا کئی وجہ ہے۔ اول یہ کہ یہ نکاح مسیح موعود سے ہوگا اور مسیح موعود اُنکے خیال کے بموجب وہی تھے اسلئے اس نکاح سے مقصود خاص مرزا صاحب کا نکاح ہر کسی دوسرے کا نہیں۔ دوم وہ کہتے ہیں کہ نکاح سے مقصود معمولی نکاح نہیں بلکہ وہ خاص نکاح ہے جو مرزا صاحب کا معجزہ اور نشان ہوگا اور یہ اُسی وقت ہو سکتا ہے کہ محمدی کا نکاح خاص مرزا صاحب سے ہو اور اگر مرزا صاحب کی اولاد کا یا کسی مرید کا یا کسی مرید کے اولاد کا نکاح محمدی کی اولاد سے کسی وقت ہو جائے تو یہ مرزا صاحب کا نشان نہیں ہو سکتا۔ ایسے نکاح ہوا کرتے ہیں اور ہوتے رہیں گے یہی حالت اولاد کی ہو کہ وہ بھی خاص بیٹا مراد ہے جو مرزا صاحب کے نطفہ سے ہوگا آخرین مرزا صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد سے اپنے خیال میں یہ بھی ثابت کر دیا کہ یہ باتیں ضرور ہونگی یعنی محمدی سے میرا نکاح ضرور ہوگا اور اُس سے اولاد بھی ضرور ہوگی بیان مجھے پہلے تو یہ کہنا ہے کہ حکیم نور الدین صاحب رحمہ اللہ و باللہ فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب کے اس بیان سے اُن کا وہ قول مردود ہوگا یا نہیں کہ نکاح اور اولاد کی خبر عام ہے یعنی مرزا صاحب سے نکاح ہو یا اُن کے کسی متعلقین کا محمدی سے یا اُنکی اولاد سے ہو جائے تو یہ الہامی خبر صحیح ہو جائیگی۔ بھائیو مرزا صاحب نہایت صفائی سے اُس خبر کو خاص کر رہے ہیں اور حکیم صاحب الہام کا مطلب صاحب الہام کے خلاف بتا رہے ہیں اور ایک وقت حکیم صاحب خود کہہ چکے ہیں کہ الہام کا وہی مطلب صحیح ہے جو صاحب الہام بیان کرے غرض کہ حکیم صاحب کی بنیاد سے پہلے بھی نہ ثابت کر دی تھی اور یہاں اُنہیں کچھ قول سے اُنکا جھوٹا ہونا ثابت ہو گیا۔ اس کے بعد یہ کہتا ہوں کہ طالبین حق اس بیان کو

لمحوظ نظر رکھ کر مرزا صاحب کے اُس بیان کو دیکھیں جو حقیقۃً الوحی میں ہے کہ اس نکاح کا ظہور شرط پر موقوف تھا اور جب شرط پوری کر دی گئی تو نکاح فسخ ہو گیا یا جس طرح حضرت یونسؑ کی پیشین گوئی کا ظہور نہیں ہوا تھا اسکا بھی ہوا۔ اب خیال کیجئے کہ مرزا صاحب نے پہلے تو کہا کہ ہمارے اس نکاح کے ظہور میں آنے کی اور اُس سے اولاد ہونے کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اسکا ظہور ضرور ہوگا اسکے بعد یہ کہتے ہیں کہ وہ نکاح فسخ ہو گیا یا حضرت یونسؑ کی پیشین گوئی کی طرح اسکا ظہور ہوا۔ اسکا حاصل یہ ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد غلط ہو گیا (نعوذ باللہ استغفر اللہ) بجا یوسفؑ را غور کرو حضرت سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کیسا صحیح جھوٹا الزام لگا رہے ہیں اور مخالفین اسلام کو اعتراض کا موقع دے رہے ہیں اور پھر اپنے آپکو انکا وارث اور نسل بھی کہتے ہیں۔ افسوس ہے کہ مرزا صاحب کی ان پیچیدار یا معارض باتوں پر لوگ نظر نہیں کرتے اور اندھے ہو کر اونہیں مان رہے ہیں۔

اب میں نہایت استحکام سے کہتا ہوں کہ مرزا صاحب کا یہ بیان محض غلط ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے خاص نکاح کی اور اُن کے اولاد کی خبر دی ہو الفاظ حدیث کی شرح آگے بیان کی جائے گی۔

اسوقت میں دو باتیں کہنا چاہتا ہوں ایک یہ کہ مرزا صاحب کا یہ بیان بھی اُن مخصوص بیانات میں ہے جہاں مرزا صاحب نے خاص اپنا نکاح محمدی سے ہونا نہایت زور سے ظاہر کیا ہے با اینہم مرزا صاحب کا وہ الہام یا وہ خیال غلط ثابت ہوا؟ دوسرے اُن کا یہ کہنا غلط ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن سے دل منکرون کو اُن کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی؟ کیونکہ دنیا نے دیکھ لیا کہ کوئی بات پوری نہ ہوئی۔

اب خلیفۃ المسیح صاحب اور اُن کے پیروں فرماتے ہیں کہ یہ مرزا صاحب کی عظیم الشان

غلطی ہے یا نہیں۔ اگر غلطی ہو تو تسلیم کریں کہ مرزا صاحب سچ موعود نہ تھے۔ یہ ان کا دعویٰ غلط تھا اور یہ بھی کہہ دین کہ جب مرزا صاحب کے الہامات غلط نکلے اور ایسی عظیم الشان غلطی ظاہر ہوئی تو سیہ دل کون ٹھہرا۔ جماعت احمدیہ یا ان کے مقابل جنگی تحاوت عالم پر روشن ہو گئی اے جماعت احمدیہ ذرا انصاف کرو کہ مرزا صاحب کے کلام سے یہ کیسا صریح الزام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عائد ہوتا ہو کہ حضورؐ پیشین گوئی کی تھی اور غلط ثابت ہوئی۔ معاندین اسلام علانیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو جھوٹا کہہ سکتے ہیں اور جماعت احمدیہ اسکا کچھ جواب نہیں دے سکتی۔ مگر افسوس ہے اور نہایت افسوس ہے کہ حضرات مرزائی باوجود دعویٰ اسلام کے کوشش کرتے ہیں کہ بظاہر ہو مرزا صاحب کو الزام سے بچایا جائے اگرچہ اللہ کے رسول پر الزام آئے۔ حدیث کا جملہ جو مرزا صاحب نے نقل کیا ہے اور کہاں سے کہاں لے گئے ہیں اسکی مختصر شرح ملاحظہ ہو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہلے جب تشریف لائے تھے تو اپنی زہ کا غلبہ زیادہ تھا اسلئے آپ نے کوئی سامان دنیا میں عہدگی سے رہنے کا نہیں کیا تھا اسی وجہ سے آپ نے نکاح بھی نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ جب دوسرے مرتبہ دنیا میں آئیں گے تو نکاح کریں گے کیونکہ شریعت محمدیہ کے پیرو ہونگے اور دوسرا جواب جو ارشاد ہوا ہے اس میں بھاری امر کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے یہ ہے کہ اس وقت کے بعض کوتہ اندیش اور بعض وہ حضرات جو باوجود کم عقل ہونے کے اپنے تئیں نہایت فہیمہ سمجھتے ہیں وہ حضرت مسیح کے آسمان پر جانے اور اتنی مدت تک زندہ رہنے کو محال سمجھتے ہیں اور بعض وقت اعتراض کرتے ہیں کہ ضعیفی کی وجہ سے انکی بُری حالت ہو گئی ہوگی۔ ان کے بال اور ناخن بہت زیادہ ہو گئے ہوں گے ایسے نادانوں کے لئے اس حدیث میں اشارہ ہوا کہ نخطاط اور تغیر حالت عالم دنیا کا خاصہ ہے جو اس عالم سے گذر گیا اور اُس قادر توانا کی عجیب قدرت نے اُسے اُس عالم تک پہنچا دیا جو

اس عالم سے در اہر دہان ان تغیرات کا پتہ نہیں ہو جویہاں شب و روز دیکھے جلتے ہیں۔ حضرت مسیح جس قوت اور جس صفت سے دنیا سے اٹھائے گئے نزول کے وقت اُسی حالت پر ہونگے یہ نہ سمجھو کہ اس قدر کبر سنی کی وجہ سے اس قابل نہ رہیں گے کہ انکی بیوی کی اولاد نہو یہ اشارہ ہوتا ہے **وَيُولَدُ لَهُ**۔ مین جس وقت اسکا ظہور ہوگا اسوقت دیکھنے والے دیکھیں گے۔ اور مرزا صاحب نے جو بے تکے جوڑ گناٹھے ہیں وہ علاوہ غلط ہونے کے حدیث کے الفاظ سے اونچین کوئی ربط نہیں ہے۔ اہل علم اسے خوب جان سکتے ہیں۔

اسوقت مرزا صاحب کا ایک اور الہام یاد آیا اسکا ذکر بھی مناسب ہو تاکہ مرزا صاحب کے جھوٹے الہاموں کا انبار دیکھا کر طالبین حق متنبہ ہوں اور جو حضرات غلطی سے گمراہی میں پھنس گئے ہیں وہ سچائی کی راہ اختیار کریں۔ ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۵۴ میں مرزا صاحب فرماتے ہیں ”براہین احمدیہ میں بھی اسوقت سے سترہ برس پہلے اس شیکوئی کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے جو اسوقت میرے پرکھو لا گیا وہ الہام یہ ہے۔ **يَا اَحْمَدُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ**۔ یا مریم اسکن انت و زواجك الجنة۔ یا احمد اسکن انت و زوجك الجنة“ اس جگہ تین جگہ زوج کا لفظ آیا اور تین نام اس عاجز کے رکھے گئے۔ پہلا نام آدم یہ وہ ابتدائی نام ہے جبکہ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اس عاجز کو روحانی وجود بخشا اسوقت پہلی زوجہ کا ذکر فرمایا پھر دوسری زوجہ کے وقت میں مریم نام رکھا گیا۔ کیونکہ اسوقت مبارک اولاد دیکھی جسکو حضرت مسیح سے مشابہت ملی۔ تیسری زوجہ جسکا انتظار ہر اسکے ساتھ احمد کا لفظ شامل کیا گیا۔ لفظ احمد ارباب کی طرف اشارہ ہے کہ اسوقت حمد اور تعریف ہوگی یہ ایک

۱۵ انجام آتھم وغیرہ چار رسالے ہیں جنہیں رسائل اربعہ کہتے ہیں یہ چاروں رسالے ایک ساتھ مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپے ہیں۔ ۱۲ منہ

چچی ہوئی پیشگوئی ہے جسکا سر اس وقت خدا تعالیٰ نے مجھ پر کھول دیا۔
 بھائیو! مرزا صاحب کے الہامات اور پیش گوئیوں کو ملاحظہ کرو اور انکی حقائق اور
 اسرار کو دیکھو کہ اپنے خیالات خام کو کس عظمت سے بیان کرتے ہیں اور واقعی حالت
 کیا ہے۔ ابھی مرزا صاحب کے اشتہار نصرت دین سے معلوم
 ہو لیا ہے کہ پہلی بیوی اشتہاری مطلقہ ہو چکی۔ اور کسی وجہ سے نہیں
 بلکہ اُن کے بیدینی کی وجہ سے۔ جب بیدینی کی وجہ سے پہلی زوجہ سے اشتہاری قس
 تعلق ہو گیا تو پہلا الہام غلط ہو گیا۔ کیونکہ اب مرزا صاحب سے اُسکو معیت نہیں ہو سکتی
 نہایت ظاہر ہے کہ رسول جسے بیدین ٹھہرا کر علیحدہ کر چکا اور وہ اپنی اُس بیدینی پر برابر
 قائم رہی پھر وہ جنت میں کیونکر اُس رسول کے ہمراہ رہ سکتی ہے اس لئے وہ
 الہام غلط ثابت ہوا۔

تیسری بیوی جسکے انتظار میں مرزا صاحب اس عالم سے تشریف لے گئے اُسے
 تو مرزا صاحب کو ایسا رسوا اور بدنام کیا جس کی انتہا نہیں جسکی شرح اوپر ہم
 کر چکے ہیں۔ اور آئندہ بھی کچھ اور لکھی جائے گی۔

حاصل یہ ہے کہ مرزا صاحب اُس منتظرہ بیوی سے محروم
 رہے اور کسی وقت اُن کے نکاح میں نہ آئی تو اس تیسرے الہام کی غلطی
 میں کیا شبہ رہا۔ حضرات اب کچھ اور ملاحظہ فرمائیں جب مرزا صاحب کے الہامات
 ختم ہوئے تو مجبور ہو کر حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں کہ وہ نکاح فسخ ہو گیا۔ مگر
 وہ یہ تو فرماتے کہ اس الہام کا کیا جواب ہے جب وہ کسی وقت شرعی بیوی نہیں
 ہوئی۔ اور وہ جو آپ کے عالم خیال میں اُس کا غیر شرعی نکاح ہوا تھا۔

وہ بھی فسخ ہو گیا تو یہ عربی الہام قطعاً غلط نکلا اور معلوم ہوا کہ خدا کی طرف سے نہ تھا اور اسکی عظمت بڑھانے کے لئے یہ جو کہا کہ یہ ایک چھپی پیشگوئی ہے جسکا سرا سوقت خدا یتعالیٰ نے تجھ پر کھولا محض غلط ثابت ہوا غرض کہ کسی الہامیون کا جھوٹا ہونا اسوقت ظاہر ہو گیا۔ اور ایک الہام اور نبی انجمن میں شامل کر لیجئے وہ یہ ہے کہ تیسری بیوی کے وقت میں حمد و تعریف کا ہونا بیان کرتے ہیں جب وہ تیسری بیوی ہی اُنکے آغوش میں نہ آئی تو تعریف کیا ہوتی بلکہ ہر طرف سے بدنامی کا غل ہر جیسے کان ہیں وہ سن رہا ہے۔

دوسری بیوی کی حالت مجھے نہیں معلوم اسلئے اُس کی نسبت زیادہ نہیں کہہ سکتا اس قدر کہنا کافی ہے کہ دو جھوٹوں کے درمیان میں ہے۔ اب میں پہلے حصہ کو ختم کرنا ہوں اور دوسرا حصہ شروع کرتا ہوں جس سے اُنکی زبان سے اُنکے بار بار اقرار سے یہ ثابت ہو جائیگا کہ مرزا صاحب اپنے دعوے میں کاذب ہیں اس حصہ میں مرزا صاحب کے علم خصوصاً تفسیر دانی اور تاریخ دانی کی حالت بھی معلوم ہو جائیگی اور اہل حق ذی علم جان لیں گے کہ جس علم میں مرزا صاحب نے تمام عمر صرف کی اُس میں بھی اُنھوں نے ایسی غلطیاں کیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ وَاللّٰهُ الْمَوْفِقُ الْمُبِیِّنُ اٰخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

۱۰ قابل دریافت یہ امر ہے کہ نکاح کا فسخ محمدی یگم کے نکاح سے پہلے ہوا یا بعد میں اگر سلطان بیگ سے نکاح ہونے کے قبل ہی مرزا صاحب کا آسمانی نکاح فسخ ہو گیا تھا تو مرزا صاحب اُس فسخ شدہ نکاح اور دوسرے کی بیوی پر اس قدر زور کیوں لگایا ہے جتنے اور اگر مرزا صاحب کا آسمانی نکاح مرزا سلطان محمد کے نکاح کے بعد فسخ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے مرزا صاحب کی مشکوہ آسمانی دوسرے کو کیوں دلوادی اور باوجود اس وعدہ کے کہ ہم پھر اُسکو تمہاری طرف لوٹا دیں گے کیونکہ لوٹا دیا اور نوحہ باللہ بالآخر نہ لوٹا سکا اور مجبور رہا۔ قادیانی نبی کی بیوی کا نکاح فسخ ہی کرنا پڑا اور اس کا کچھ خیال نہ فرمایا کہ اس فسخ میں شیخ حلی کا بننا بیاگھر ہی نہیں بگڑتا بلکہ نبی رو سیاہ ہو گا ذلیل ہو گا مخالفین اسلام کا بدلہ بھی بھاری ہو گا وغیرہ وغیرہ۔ بجایو خدا سے ڈر دو اور کچھ تو سمجھو۔ مرزا صاحب کے مقابلہ میں ایک عالم گو غلط ہر قرار دوگر ایک لحظہ کے لئے یہ بھی تو سمجھو کہ مرزا صاحب سے بھی غلطی ہو سکتی ہے نہیں اگر تاویل کرو تو مضمون پر قیاس فرماؤ ورنہ اس سے زیادہ جھوٹ یہ کیا دلیل ہو سکتی ہے۔ ۱۲۔ مرتضیٰ حسن عفا عنہ

تمتہ حصہ اول فیصلہ آسمانی

صرف ایک دیکھنے سے مرزا صاحب کے کذب کا فیصلہ ہو جاتا ہے اگر خوف خدا ہو۔

اس حصہ میں نہایت شایستہ طور سے قطعی اور یقینی فیصلہ کر دیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعوے میں جھوٹے تھے اس میں کسی طرح کا شک و شبہ نہیں ہو سکتا۔ مرزا صاحب کی نکاح والی پیشین گوئی بالیقین غلط ہوئی۔ اور مرزا صاحب کے بیان کے بموجب خدا تعالیٰ کا وہ حتمی وعدہ جس کے ظہور میں آنیکا یقین اُس مقدس ذات نے برسوں دلایا اور الہام کے ذریعہ سے ہر طرح کے شبہات دور کر دیئے۔ با اینہم وہ وعدہ الہی پورا نہ ہوا۔ اس کا نتیجہ ضرور یہ ہے کہ اگر مرزا صاحب کو سچا مسلمان اور شریعت محمدیہ کا ماننے والا تسلیم کیا جائے جیسا کہ وہ دعویٰ کرتے ہیں تو یہ ماننا ہوگا کہ شریعت محمدیہ میں مسلمانوں کے لئے جو وعدے قرآن مجید میں اور صحیح حدیث میں بیان ہوئے ہیں وہ ہرگز قابل اعتبار نہیں ہیں کیونکہ جس قدر وثوق مرزا صاحب نے اس نکاح کے وعدہ کا بیان کیا ہے اُس سے زیادہ وثوق اور کسی وعدہ کا نہیں ہے اس لئے تمام وعدوں کی حالت یکساں ہے اُن میں جب ایک نہایت پختہ وعدہ جھوٹا نکلا تو کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ دوسرے وعدوں پر اعتبار کیا جائے۔ اس لئے تمام شریعت محمدیہ بیکار ہو گئی (نعوذ باللہ نعوذ باللہ) کوئی مسلمان اس قول کو اور اس کے کہنے والے کو سچا نہیں مان سکتا بلکہ قطعاً اور یقیناً اسے جھوٹا کہیگا اور ضرور اُس کے دل میں یہ خیال ہوگا کہ ایسا کہنے والا درپردہ دہریہ ہے جو اسلامی لباس میں اپنے آپ کو پوشیدہ رکھ کر مذہب کو بیکار ثابت کرنا چاہتا ہے اور لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے مگر چونکہ اس سے قبل از وقت اس راز کے فاش ہو جائیگا خیال ہے

اسلئے اُسکے غلط ہونے کے بعد اس قسم کی باتیں بنانا ہی جس سے کم فہم فریب خوردون پر راز فاش نہو اور اُس جھوٹے کو سچا سمجھتے رہیں۔ مرزا صاحب نے ایسا ہی کیا ہے۔

مگر الحمد للہ جتنی غلط باتیں اس جھوٹی پیشین گوئی کے سچا کرنے میں اُنھوں نے بنائی تھیں اُن کا غلط ہونا آفتاب کی طرح روشن کر کے دیکھا دیا گیا اور صرف او نہیں کی باتوں کو نہیں بلکہ اُن کے خلیفہ کی باتوں کا غلط ہونا بھی متعدد طریقوں پر روشن کر دیا۔

پہلی مرتبہ یہ رسالہ ۱۳۳۲ء میں مطبع قیومی کا پور میں پھر دوسری مرتبہ ایٹم پریس امرتسر میں چھپا ہے۔ اب پانچویں برس تیسری مرتبہ چھپ رہا ہے مگر اب تک کسی مرزائی کی مجال نہیں ہوئی کہ اُسکے جواب میں قلم اٹھا سکے اور ہم نہایت زور سے کہتے ہیں کہ کسی مرزائی کی مجال نہیں کہ ہمارے اعتراضات کا جواب دے سکے اور

مرزا صاحب کو سچا ثابت کر سکے۔ گم گشتگان راہ کی خیر خواہی نے اسپر آمادہ کیا کہ اس تتمہ میں مرزا صاحب کی اور اُن کے خلیفہ اول کی اُن غلط باتوں کی پردہ کشائی دوسرے طریقے سے کی جائے اور تفصیل اُنکے غلط ہونے کو بیان کیا جائے اور جس طرح پہلے حصہ

کے ص ۲۳ جھوٹ مرزا صاحب کے دیکھائے گئے ہیں اس تتمہ میں کچھ اور بھی دکھائے ہیں خدا کے لئے انصاف و غور سے ملاحظہ کیجئے۔ مذکورہ پیشین گوئی جب غلط ہو گئی۔

اور اُس مطلوبہ لڑکی کا انتظار حد سے زیادہ کر چکے اور مایوسی کی نوبت پہنچی تو قلبی صدمہ کے علاوہ اعتراضوں کی بوجھار کا اونھیں بڑا خوف ہوا۔ اسلئے وہ اپنے آخر وقت

کی تصنیف تتمہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۳۲ و ۱۳۳ میں لکھتے ہیں۔ ”یہ امر کہ الہام میں یہ

بھی تھا کہ اس عورت کا نخل آسمان پر میرے ساتھ پڑھایا گیا ہے یہ درست ہے مگر جیسا

کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نخل کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑھایا گیا خدا کی طرف سے

ایک شرط بھی تھی۔ جو اُسی وقت شائع کی گئی تھی اور وہ یہ کہ ایتھا الملاۃ توبے توبے فان

البلاء علی عقبت۔ پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہو گیا

یا تاخیر میں پڑ گیا۔

طالبین حق ملاحظہ کریں۔ منکوحہ آسانی کے نکاح میں آئینکا کس قدر زور و شور برسون رہا اور کس قدر وثوق اور یقین اُس پر ظاہر کیا گیا جس کا ذکر اس حصہ میں کیا گیا ہے خصوصاً صَد دیکھا جائے۔ مگر آخر میں یہ کہا جاتا ہے کہ وہ نکاح فسخ ہو گیا افسوس اور سخت افسوس اس پر ہے کہ بعض لکھے پڑھے بھی ایسی برہمی بناوٹ کو جواب مان رہے ہیں اور ذرا بھی غور نہیں کرتے اور خدا سے نہیں ڈرتے۔ اب اس بناوٹ کی تشریح ملاحظہ ہو یہ جواب کئی وجہ سے غلط ہے اول اس صریح بناوٹ کو دیکھا جائے اسکا اقرار کرتے ہیں کہ اُس عورت کا نکاح میرے ساتھ پڑھایا گیا یعنی میں نے خود نہیں پڑھ لیا بلکہ پڑھایا گیا اور ایجاب قبول کر لیا گیا اب وہاں نکاح پڑھانے والا اللہ تعالیٰ کے سوا تو اور کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب فرشتوں کو تو کوئی مستقل چیز نہیں مانتے بلکہ ستاروں کی روح کو فرشتہ کہتے ہیں (توضیح مرام) جس طرح اور بعض بیدین کہتے ہیں۔ اب اسکو ملاحظہ کیا جائے کہ وہ مالک الملک خود ایجاب و قبول کرائے اور نکاح پڑھائے۔ مگر اُسکے ظہور کے لئے ایسی شرط لگائی جسکے پائے جانے سے اُس نکاح کا ظہور نہ ہو۔ اب میں دریافت کرتا ہوں کہ نکاح پڑھانے کے وقت اُس علام الغیوب کو اس شرط کے پورا ہو جانیکا علم تھا یا نہ تھا اگر علم تھا تو اب اس پر غور کیا جائے کہ اُس مالک الملک غیور و متین نے خود وہ کام کیا جس کو وہ جانتا تھا کہ یہ فعل عبث ہے اسکا ظہور ہرگز نہیں ہو گا۔ پھر اُس نے یہ لغو عبث کام کیوں کیا (نعوذ باللہ) یہ سوال مرزا صاحب کے قبر پر کیا جائے یا اُن کے خلیفہ سے۔

بھائیو یہ کیسا الزام خدا سے قدوس پر مرزا صاحب لگاتے ہیں (استغفر اللہ) اور اگر اللہ تعالیٰ کو اس وقت اسکا علم نہ تھا کہ یہ شرط پوری ہو گی اور میرا نکاح پڑھانا عبث اور بیکار ٹھہر گیا تو ایسے بے علم اور نادان کو مرزائیوں کے سوا کوئی خدا نہیں مان سکتا۔ غرض کہ مرزا صاحب کے اس کلام سے خدا کی ہر طرح باطل ہوتی ہے کیونکہ وہ

جامع صفات کما یہ نہیں رہتا بلکہ بعض باتوں میں انسان سے بھی ناقص اور کم مرتبہ قرار پاتا ہے (خدا کی پناہ)

دوم یہ تو بتائیے کہ یہ آسمانی کناح محمدی کے دنیاوی کناح سے پہلے ہوا تھا یا بعد ہوا۔ اگر پہلے ہوا تھا تو مرزا صاحب کی وہ مغلطہ و مکرمہ بیوی جس کا کناح آسمان پر خود اُس قادر مطلق نے پڑھایا اور الہام میں صاف کہدیا زکوٰۃ جتنا کھائے یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تیرا یعنی مرزا کا کناح اُس سے کر دیا اور اپنے قادیانی رسول کی بیوی بنا دیا۔ وہ بیوی مرزا صاحب کے آغوش میں ایک وقت بھی نہ آئی۔ تمام عمر دوسرا ہی شخص اوس پر متصرف رہا بڑی عبرت اور ترسناک بات ہے۔ اُس رسول اور اُس کے پیروں کے لئے جو اس کے صداقت کے مدعی ہیں۔ اور اگر دنیاوی کناح کے بعد وہ آسمانی کناح ہوا تو اللہ تعالیٰ کا ایک فعل عبث ہوا وہ اُس کے انجام سے بے خبر تھا۔ (نعمو باللہ)

سوم جس عربی جملہ کو شرط کہا جاتا ہے اس میں خاص خطاب ایک عورت سے ہے اور انجام آتھم اور حقیقتہ الوحی میں مرزا صاحب اس کی تصریح بھی کرتے ہیں اور مذکورہ دونوں کتابوں سے یہ بھی ظاہر ہے کہ وہ مرزا صاحب کے مطلوبہ کی نانی ہے چونکہ وہ سخت محتاط تھی اس لئے مرزا صاحب اُس کی نسبت یہ الہام بیان کرتے ہیں غرض کہ توبہ کرنے کا حکم اُس کے نانی کے لئے بیان کیا ہے کسی دوسرے کے لئے نہیں چونکہ اُس نے کیسوت توبہ نہیں کی اس لئے مسلمانوں کے مخالفہ دینے کو اس خاص خطاب کو عام قرار دیکر اس طرح بیان کرتے ہیں کہ جب اُن لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا اور اے جناب کن لوگوں نے شرط کو پورا کر دیا کیسا نام تو بتائیے۔ مخاطب تو وہ خاص عورت ہے یعنی محمدی کی نانی اور اگر آپ زبردستی اسے عام کرتے ہیں تو خاص اوسی کے عزیز و قریب مراد ہو سکتے ہیں مگر نہ وہ خاص عورت ایمان لائی اور نہ اُس کے خاص اعزہ ایمان لائے اور اگر کوئی لایا ہو تو اُس کا نام اور پتہ اور رشتہ بیان کر دھوٹی باتیں نہ بناؤ۔

غرضکہ یہ کہنا کہ اُن لوگوں نے شرط کو پورا کر دیا محض غلط ہے جب اس جملہ شرطیہ میں خاص اُس عورت سے خطاب ہے اسلئے سب سے اول اُسکا ایمان لانا چاہئے اُس کے بعد اُسکے وہ اعزہ جو اس نکاح کے مخالف تھے جب ان میں سے کوئی ایمان نہیں لایا تو پھر شرط کے پورا ہونے کے کیا معنی۔

چہارم اگر مان لیا جائے کہ اس شرط کو مخاطبین نے پورا کر دیا اور نہایت نیک کام کیا تو دنیا میں تمام اہل علم کے نزدیک شرط کے پورا کرنے اور پورا ہو جانے کا مقتضایہ ہے کہ مشروط پایا جائے۔ اسلئے ضرور ہوا کہ جب نکاح کے لئے اُن کی تو بہ شرط تھی اور نکاح ہونا اسپر مشروط تھا تو جب وہ تو بہ کرین تو نکاح کا ظہور ضرور ہے۔ اب اسکے خلاف مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ جب لوگوں نے شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہو گیا بالضرور غلط ہے بلکہ جس وقت انھوں نے شرط کو پورا کیا تھا ایسوقت نکاح کا ظہور ہونا چاہئے تھا۔ اِذَا وَجِدَ الشَّرْطُ وَجِدَ الْمَشْرُوطُ۔ نہایت سچا مقولہ ہے۔

پنجم منکوہہ آسمانی کی نسبت دو قسم کی پیش گوئی ان میں ایک یہ کہ منکوہہ آسمانی مرزا صاحب کے نکاح میں آئیگی۔ اور ضرور آئیگی اسلئے کوئی شرط اور قید مرزا صاحب نے اس سے پہلے کسی وقت بیان نہیں کی اور بالفرض اگر کوئی شرط بیان بھی کی ہو تو مرزا صاحب کا الہام تو یہ کہہ رہا کہ انجام کار احمد بیگ کی لڑکی مرزا صاحب کے نکاح میں ضرور آئیگی اور جو امور روکنے والے ہیں وہ سب دور ہوں گے اسلئے اگر کوئی شرط اُس نکاح کی روکنے والی ہے تو وہ بھی

۱۵ ان پیشین گوئیوں کے الفاظ فیصلہ کے اس حصہ میں بھی لکھے گئے ہیں ص۔ ملاحظہ ہو اور تیسرے حصہ میں بھی الفاظ منقولہ نہایت صفائی سے بتائے ہیں کہ منکوہہ آسمانی مرزا صاحب کے نکاح میں ضرور آئیگی اور جتنے موانع ہیں وہ سب دور ہوں گے۔ انجام کار اُسکا نکاح میں آنا ضرور ہے کیونکہ وہ نکاح فسخ نہیں ہو سکتا اب اُسکے نکاح کو فسخ بتانا ان الہامیہ اقوال کو غلط بتا رہا ہے۔ ۱۲

۱۶ یہ الہامی قول از لہ الادبام سے اس حصہ میں نقل کیا گیا ہے ص۔ ملاحظہ ہو ۱۲

دور ہوگی۔ دوسری پیشین گوئی یہ کہ احمد بیگ اور اُس کا داماد یعنی اُسی لڑکی کا باپ تین برس اور اُسکا شوہر اڑھائی برس کے اندر مرجائیں گے یہ پیشین گوئی پہلے تو بلا قید مشتر ہوئی و نیم جولائی ۱۸۵۷ء کا اشتہار اور اُسکا تتمہ ملاحظہ ہو اُسکے بعد وہ جملہ بڑھایا گیا (انجام آتھم کا صلا ملاحظہ کیا جائے) اور (حقیقۃ الوحی ص ۱۸) اور انجام آتھم ص ۲ وغیرہ میں مرزا صاحب مذکورہ جملہ کو احمد بیگ کے داماد کی نسبت بیان کرتے ہیں مگر تتمہ حقیقۃ الوحی کے آخر میں مجبور ہو کر منکوہ آسمانی کی نسبت بھی کہہ دیا مگر یہ کہنا ایسا ہی غلط اور بے جوڑ ہے جیسے کوئی روز روشن کو شب تاریک کہدے اور غلط ہونے کے وجہ یہ ہیں (۱) منکوہ آسمانی کے متعلق مرزا صاحب نے علیحدہ الہام بیان کئے ہیں اُن میں یہ قید نہیں ہے (انجام آتھم کے ص ۱۵ سے لیکر ص ۱۶ تک) انھوں نے اپنے الہامات کا ذخیرہ دکھایا ہے ان میں الہام کے عربی الفاظ مع اردو ترجمہ کے یہ ہیں۔

کذبوا یا تاتی وکانوا بهک
یستهنون فسیکفیکھم
اللہ ویردھا الیک
من لدنا انا کنا فاعلین
زوجنا کھا الحق من ربک
فلا تکون من الممتدین
لا تبدیل لکلمات اللہ
ان ربک فعال لما یرید انا
دادوھا الیک توجہت لفصل
الخطاب انا دادوھا (ص ۱۸) انجام آتھم

انھوں نے میری نشانیوں کی تکذیب کی اور ٹھٹھا
کیا سو خدا اُن کو تیری طرف سے کفایت کرے گا
(۱) اور اس عورت کو تیری طرف واپس لائے گا۔
(۲) یہ امر واپس لانا ہماری طرف سے ہو (۳) اور
ہم ہی اسکے کرنے والے ہیں۔ (۴) واپسی کے بعد
ہم نے نکل کر دیا (۵) تیرے رب کی طرف سے سچ ہے تو
شک کر نیوالو نہیں سے مت ہو (۶) خدا کی باتیں بدلانیں گے تیرے
تیرا رب جس بات کو چاہتا ہو وہ بالضرور اسکو کر دیتا ہے کوئی نہیں
جو اسے روک سکے (۷) ہم اسکو واپس لانیوالے ہیں (۸) آج میں
فیصلہ کر نیو تو توجہ ہو اہم اسکو تیری طرف واپس لائیں گے۔
یہ اردو ترجمہ

اور عربی الہامات مرزا صاحب کے ہیں ان میں بلا شرط اور بغیر کسی قید کے منکوحہ آسمانی کا نکاح میں آنا بیان ہوا ہے اور اُسکے وقوع میں آنے کو اس زور سے بیان کیا ہے اور یقین دلایا ہے کہ اُس سے زیادہ یقین دلانے کا کوئی طریقہ نہیں ہو سکتا ہے۔ میں نے آٹھ جملوں پر ہندسہ دیا ہے انھیں غور سے ملاحظہ کیا جائے کہ کس قدر تاکیدات سے اور مختلف عنوان سے اس پر اعتماد دلایا ہے کہ منکوحہ آسمانی تیرے نکاح میں آئیگی اسکی کچھ تشریح بھی سنئے بقول مرزا صاحب تین مرتبہ تو خدا تعالیٰ نے یہ خبر دی کہ ہم اسے واپس لائیں گے اور چوتھی مرتبہ کہا کہ واپسی کے بعد ہم نے نکاح کر دیا اس جملے کو ماضی کے صیغہ سے فرمایا تاکہ اُسکا ہونا یقینی معلوم ہو پھر اسی پر اسی نہیں کی بلکہ زیادہ اطمینان کے لئے کہا گیا کہ یہ سچا وعدہ تیرے پروردگار کی طرف سے ہے اس میں شک نہ کر لیے سخت وعدوں کے ساتھ نسخ و فسخ کا احتمال تو کسی ایماندار کو نہیں ہو سکتا اور اگر کسی کو احتمال ہو تو پانچویں

۱۔ اہل علم غور کریں کہ اس ایک الہام میں (۱) تین مرتبہ تو اللہ تعالیٰ نے اُسے واپس لایا کا وعدہ کیا (۲) اور تین جگہ اسی مطلب کی تاکید لفظاً سے اور ایک جگہ ذوق تاکید سے کی گئی ہے یہ تھیں تاکید بن ہوئیں (ساتویں) اُس وعدے کے علمت اور وثوق کے لئے کہا گیا کہ ہم کرنا لے ہیں کوئی دوسرا نہیں جو ہمیں کچھ تردد ہو سکے آٹھویں نہایت توثیق کے لئے یہ کہہ دیا کہ ہم نے اُسکا نکاح کر دیا یعنی اُسکا ہو جانا ایسا یقینی ہے کہ جیسا گذشتہ چیز کا گذر جانا نویں اسکے بعد اس طرح تاکید کی کہ یہ نکاح کر دینا یا اُسکا لوٹ کر آنا تیرے پروردگار کی طرف سے سچ ہے دسویں شبہ نہیں ہو سکتا۔ دسویں تاکید سے کہا کہ اس پیشین گوئی کے پورا ہونے میں شک نہ کرنا۔ ان دس تاکیدوں کو سو ادوجملے ایسے ہیں جو ہر اذیت تاکیدوں سے زیادہ ہیں ایک یہ کہ خدا کی باتیں بدلائیں کرتیں۔ دوسرا یہ کہ کوئی نہیں جو اُسے رد کر سکے اب دیکھا جا کہ اُسکے وقوع میں آنے کے لئے اتنی تاکیدیں ہیں اور بالخصوص آخر کے دو جملے نہایت پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ اس پیشین گوئی میں نسخ و فسخ ہرگز نہیں ہو سکتا اگر کسی سبب سے وہ ملوث ہو سکتا تھا تو خدا تعالیٰ کے علم میں یہ ضرور ہو گا کہ یہ لوگ شرط کو پورا کرینگے اور اس نکاح کا ظہور نہوگا اور جب اُسکے علم میں یہ تھا کہ ان شرط کی وجہ سے اُسکا ظہور نہوگا تو اُسکی طرف سے تاکید بار بار یہ الہام ہرگز نہوتا کہ اللہ اُسے تیری طرف ضرور لائے گا۔ اور الہام میں یہ جملہ بھی کسی طرح نہیں ہو سکتا تھا کہ واپسی کے بعد ہم نے نکاح کر دیا تو اس میں

خدا کی باتیں بدلائیں کرتیں ان باتوں کے بعد یہ کہہ دینا کہ یہ نکاح سچ ہو گیا۔ علامہ اپنے الہاموں کو سخت جھوٹا کہنا ہے مگر میری خبریں حاجت احمدیہ نہیں دیکھتی انفسوس ۱۲

اور چھپے جملہ نے یقینی طور سے اٹھادیا کیونکہ اُن کا صحیح مطلب یہ ہے کہ اس عورت کو ہم تیرے پاس واپس لائینگے یہ کسی طرح بدل نہیں سکتا اور کسی کی قوت اور کسی کی عاجزی اور گریہ و زاری اُسے روک نہیں سکتی وہ ضرور تیرے نکاح میں آئیگی مَا يَبْدُلُ الْقَوْلُ لَدَيْهِ وَمَا أَكَايُظِلَّاهِ لِلْعَبِيدِ ۝ اُسکے بعد یہ کہہ دینا کہ وہ نکاح منسوخ ہو گیا کس قدر اُن کی بناوٹ اور اُن کے کذب کو ثابت کرتا ہے اور اُن کے تمام الہامات اور وحی کو بیکار بتاتا ہے۔

بھائیو۔ اگر اسپر بھی مرزا صاحب کا ذب نمانا جائے تو خدا تعالیٰ و تقدس پر نعوذ باللہ کیسے سخت کذب کا دھبہ آتا ہے یعنی اوّل تو بغیر تاکید کے یوہین وعدہ کرنا اور اُسے پورا نہ کرنا کس قدر اُسکی شان کے نازیبا اور نقص ہے پھر اسپر اس تاکید اور اصرار کے بعد اُسکے خلاف کرنا تو ایسا ہے کہ کوئی بھلا آدمی بھی اُسکے خلاف نہیں کرتا۔ اور اُس قادر قدوس کی تو بہت بڑی شان ہے۔ افسوس ہے کہ مرزا صاحب نے خدا تعالیٰ کی شان اور عظمت کو انسان سے بھی کم سمجھ لیا اور قرآن مجید کے نصوص قطعیہ پر ذرا بھی خیال نہ کیا۔

بھائیو۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْلُفُ الْمِيعَادَ ۝ نص قطعی ہے یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بلاشبہ اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا اُسے یقین کر لو کہ اگر مذکورہ الہام خدا کی طرف سے ہوتا تو وہ کسی طرح نسخ و فسخ نہیں ہو سکتا تھا وہ ضرور ہو کر رہتا اور اگر حکیم صاحب یا اور کوئی خدائے قدوس کو جھوٹا مان کر مرزا صاحب کو سچا کرنا چاہیں تو غیر ممکن ہے جو خدا کسی وقت بھی جھوٹ بولے تو اُسکے رسول اور اُسکی باتیں کسی طرح لائق اعتبار نہیں ہو سکتیں اور تمام کارخانہ رسالت و نبوت سب درہم درہم ہو جاتا ہے اور اگر کسی کو دعویٰ ہو تو ثابت کرے۔ اے عزیزو اسپر غور کرو کہ مرزا صاحب کے اس ایک قول سے کتنے الزامات خدائے قدوس پر وارد ہوئے۔ اور اُسکے رسول کی باتیں لائق اعتبار نہ رہیں تمام شریعت الہی درہم درہم ہو گئی۔ اب غضب ہے کہ ایسے شخص کی نبوت ثابت کی جاتی ہے اور اُسکا ثبوت

قرآن مجید سے دیا جاتا ہو اور قرآن مجید میں صریح تحریف کر کے عوام کو بہکایا جاتا ہو اور قرآن مجید کا وہ محرف ترجمہ شائع ہو رہا ہو مسلمانوں کو اُس سے احتراز کرنا نہایت ضرور ہو۔

ششم جس جملہ الہامی کو مرزا صاحب ظہور نکاح کے لئے شرط کہتے ہیں اور اُس کا مخاطب منکوحہ آسمانی کی نانی کو بتاتے ہیں (حقیقۃ الوحی ص ۱۸ ملاحظہ ہو) اور اُس کا ترجمہ اس طرح بیان کرتے ہیں۔ اے عورت توبہ کر توبہ کر کیونکہ تیری لڑکی اور تیری لڑکی کی نانی پر ایک بلا آئی ہو گی۔ اب میں اہل علم سے کہتا ہوں وہ ملاحظہ کریں کہ مذکورہ بالا جملہ جسے مرزا صاحب شرط کہہ رہے ہیں نہ بلحاظ لفظ کے شرط ہو سکتا ہے نہ بلحاظ معنی کے اسکی تفسیر کے لئے اول یہ معلوم کرنا چاہئے کہ اس جملہ میں کوئی حرف شرط نہیں ہے جسکی وجہ سے اُسے جملہ شرطیہ کہا جائے اور نہ کوئی ایسا قرینہ ہو کہ اُسکے معنی سے شرط نکالی جائے اور اگر زبردستی اُس جملہ کو شرط کہا جائیگا۔ تو یہ جملہ نہایت صفائی سے مرزا صاحب کو سمجھو ٹاٹھرائے گا کیونکہ اس میں اُس لڑکی کی نانی سے خطاب کیا گیا ہو اور وہ توبہ کے لئے اس لئے خاص کی گئی ہو کہ وہی بانی فساد اور سخت مخالف تھی اور انکار نکاح کی بانی تھی اور مرزا صاحب کو برا سمجھتی تھی اسلئے اُس سے توبہ کے لئے کہا گیا اور ڈرایا گیا کہ اگر توبہ نہ کریگی تو اُسکی لڑکی پر اور اُسکے نواسی پر بلا آئے گی۔ اب مرزا صاحب کہتے ہیں کہ اُسنے اور اُسکے گروہ نے توبہ کی اسکا نتیجہ یہ ہونا چاہئے کہ قصور معاف ہو اور بلا دور ہو۔ مگر مرزا صاحب اسکا نتیجہ یہ بتاتے ہیں کہ آسمانی نکاح فسخ ہو گیا اسکو توبہ کا نتیجہ کہنا اسی وقت ہو سکتا ہے کہ اُسکے نکاح کا ظہور اُسکے لئے اور اعزہ کے لئے سخت بلا اور آفت جان مان لیا جائے اگر ایسا ہو تو اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ مرزا صاحب اقرار کرتے ہیں کہ میں ایسا شخص ہوں کہ اس لڑکی کا میرے نکاح میں آنا اور اُس نکاح کا ظاہر ہونا بڑی بلا تھی اور اس توبہ کی وجہ سے وہ لوگ بچ گئے مگر اُس سے پہلے وہ ہم جولائی کے اشتہار میں مشترک کر چکے ہیں کہ اس نکاح سے ہر قسم کی برکتیں نازل ہونگی۔

۱۵۔ اس اشتہار کی نقل اہل رسالہ میں کی گئی ہے۔

اور اس وعدے کو الہامی بتایا ہے۔

الغرض یہ جواب اُس مشہور الہام کے مخالف ہوا سنیے حضرات مرزا یون کو اسے غلط ماننا ضرور ہے۔ مرزا صاحب کا یہ جواب ظاہر کرتا ہے کہ مرزا صاحب حرمان دیاس کے صدمہ سے بدحواس ہو گئے ہیں پھر ایک صدمہ نہیں بلکہ عظیم الشان دو صدمے۔ اول تو برسوں کے انتظار کے بعد بھی دلی مقصود تک رسائی نہ ہوئی۔ دوسرے یہ کہ مخلوق میں بڑی بھاری رسوائی ہوئی۔ اس میں بدحواس ہو جانا کوئی عجب کی بات نہیں ہے اگر حواس درست ہوتے تو توبہ کی وجہ سے کھل کافح ہونا بیان کرتے اور پھر وہ کھل جسے خدا نے پڑھایا ہو اور خدا کا وہ وعدہ تاکید کی جسکی نسبت خاص طور سے الہام ہوا کہ خدا کی باتیں بدلا نہیں کرتیں۔ ہفتم اسکے علاوہ جس جملے کو مرزا صاحب ظہور کھل کی شرط بیان کرتے ہیں اُسکا شان نزول انھوں نے انجامِ اہتم کے ص ۲۱۳ و ص ۲۱۴ میں بیان کیا ہے اُس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ عورت سخت منکر اور مخالف تھی اسلئے اُسے تنبیہ کی گئی اور توبہ کا حکم کیا گیا اس سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ ظہور کھل کے لئے کوئی شرط ہے اور اگر انکی خاطر سے اسکو شرط بھی مان لیا جائے تو یہ کہنا کہ اُسے یا اسکے گروہ نے شرط کو پورا کیا محض غلط ہے کیونکہ اُس کا توبہ کرنا یہ تھا کہ جس گناہ کی وجہ سے اُسے استدر تنبیہ ہوئی اُس سے وہ توبہ کرتی (یعنی مرزا صاحب کے انکار سے) اور اوہینن سچا مسیح موعود مانتی مگر یہ ہرگز نہیں ہوا اور کسی عزیز کے مرجانے سے رونا دھونا توبہ نہیں ہو سکتا بلکہ اُس گناہ سے باز آنا اور اُس پر زدام ہونا توبہ ہے جسکی وجہ سے تنبیہ کی گئی تھی۔ جس طرح حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کو حکم کیا تھا کہ عذاب دیکھ کر حضرت یونس علیہ السلام پر ایمان لائے آئی تھی اور اوہینن تلاش کرتی تھی مگر وہ چلے گئے تھے جب وہ نہ ملے تو وہ سب یہاں تک بادشاہ بھی اپنے توبہ کے اظہار کے لئے ٹاٹ پہنکر میدان میں جا کر اپنے سابق انکار پر بہت رونے اور اسٹد سے عاجزی و زاری کر کے اس گناہ کی معافی چاہی اُسوقت اُن کے

اختیار میں اسقدر تھا اسلئے اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا اور عذاب کو ہٹا لیا حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کا ایمان لانا قرآن شریف سے ظاہر ہے سورہ یونس میں ہے لَمَّا اٰمَنُوا كَسَفْنَا عَنْهُمْ غَضَابَ الْخُنْزِي الْح۔ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب یونس کی قوم ایمان لے آئی تو ہم نے اُسپر سے ذلت کے عذاب کو ہٹا دیا۔

یہاں جو منکر تھے اور جسکے لئے توبہ کا حکم ہوا وہ مرزا صاحب پر ہرگز ایمان نہیں لائے وہ بدستور سابق منکر ہی بلکہ اُس کے خاص عزیز دین سے بھی کوئی اُن کے پاس تک نہیں گیا کسی نے اُن کی حقانیت کا اقرار نہیں کیا پھر یہ کہنا کہ انھوں نے توبہ کی کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔

الحاصل منکوحہ آسمانی کے نکاح کو کسی شرط پر موقوف بتانا اور پھر اُس شرط کا پورا ہونا اور اُسکے پورا ہونے سے نکاح کا فسخ ہو جانا یہ تینوں باتیں غلط ہیں اور عقل کے بالکل خلاف اُن کے الہامات انھیں غلط بتا رہے ہیں۔

مستمذکورہ جواب کی غلطی کی آٹھویں وجہ یہ ہے کہ اس جواب میں مرزا صاحب متروک ہیں اور فرماتے ہیں کہ نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔ اسکی وجہ کچھ سمجھ میں نہیں آتی کیونکہ نکاح آسمان پر ہوا اور دنیا میں اُسکے ظہور کے لئے نہایت تاکید الہامات ہوئے اب اُسکے فسخ کی اطلاع بھی آسمان سے ہونا چاہئے مگر مرزا صاحب اس اطلاع میں تردد بیان کر رہے ہیں یعنی فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔ اب حضرات مرزا ائی فرمائیے کہ آسمانی اطلاع جس علام الغیوب کی طرف سے آتی ہے اُسے بھی کیسے گزشتہ یا آئندہ کے واقعات میں تردد اور شک ہو سکتا ہے جسے مرزا صاحب ظاہر کر رہے ہیں اور اگر وہ قدوس واقعی علام الغیوب ہے کوئی بات اُسپر پوشیدہ نہیں رہ سکتی تو یہ تردید کیسی۔ اور اگر مرزا صاحب کا اجتہاد اور خیال ہے تو اس مقام پر کسی طرح لائق اعتبار نہیں ہو سکتا کیونکہ جسکی طرف سے نکاح ہوا ہے اور جس نے نکاح کیا ہے اُسکے ہاتھ میں اُسکا فسخ کرنا ہی

وہاں کسی کے اجتماع کو دخل نہیں ہو۔ الغرض یہ تردید تو خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتی مرزا صاحب کا قول ہے وہ چاہتے ہیں کہ پہلی پیشین گوئی ان بھی غلط نہوں اور آئندہ کے لئے موقع ہے کیونکہ اُمید ہو کہ انھیں ہوگی کہ اگر اُس کا خاندان مریے اور شاید نکاح میں آجائے تو اُس وقت کے لئے دوسرا جملہ فرما دیا مگر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس تار پود سے کیا نفع ہوا کیا اس کمدینے سے کہ نکاح فسخ ہو گیا وہ الہامات جو اس حصہ میں نقل کئے گئے ہیں اور جبکہ کذب ظاہر کیا گیا ہے سچے ہو جائینگے؟ وہ یقین جو مرزا صاحب نے بڑے شدد و مد سے بار ہا اپنے نکاح کے ہونے پر ظاہر کیا ہے وہ صفحہ ہستی سے مٹ جائیگا۔ وہ سیاہی جس سے وہ بہت سے اوراق اسی مضمون میں سیاہ کر چکے ہیں دھل جائیگی؟ غیر ممکن ہے اور الہامات کے علاوہ جو الہام اوپر نقل کیا گیا ہے صرف اُسی کا دیکھنا کافی ہے۔ ناظرین اُس کو کمر دکھیں اس کمدینے سے کہ نکاح فسخ ہو گیا مرزا صاحب کذب کے الزام سے بچ نہیں سکتے۔

نہم یہ تو فرمائیے کہ آسمان پر جو نکاح پڑھایا گیا تو بحکم الہی اور بحسبیت ایزدی پڑھا گیا یا اُسکے خلاف آپ نے پڑھوا لیا اگر خدا کے حکم اور اُسکے مرضی سے تھا تو خدا اے علیم کو یہ علم دے گا کہ یہ لوگ شرط کو پورا کریں گے اگر علم تھا تو یہ فضول حرکت جو مخالفین اسلام کے لئے باعث مضحکہ ہو کیون ہوئی خواب میں یا کشف میں جس طرح کہ نکاح پڑھانا کیون دکھا یا گیا اسی طرح بار بار کی توجہ سے یہ الہام کیون ہوا کہ خدا تعالیٰ اُس لڑکی کو ہر ایک مانع دور کرنے کے بعد انجام کار اس عاجز کے نکاح میں لا دینگا جب اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا کہ یہ لوگ شرط کو پورا کریں گے اور اس نکاح کا ظہور نہ ہوگا تو بار بار کی توجہ میں ایسا غلط الہام کیون ہوا۔

الحاصل مرزا صاحب کی ان باتوں سے خدائے قدوس پر ضرور الزام آئیگا حضرات مرزا اُلی اس کہنے پر مضطرب ہیں کہ یا تو مرزا صاحب کا یہ قول خدا تعالیٰ پر افترا ہے یا مرزا صاحب کا خدا عالم الغیب اور دانشمند نہیں ہے (نعوذ باللہ) افسوس مرزا صاحب اپنی باتوں کے

بنانے میں بہت کوشش کرتے ہیں مگر اُن کا حال اس شعر کا مصداق ہے ۵
 خرابی میں پڑا ہے سینے والا جب دامن کا + جو یہ ٹانگا تو وہ اودھڑا جو وہ اودھڑا تو یہ ٹانگا
 بھائیو! خدا کے برگزیدہ اور اُسکے رسول ایسے ہو کرتے ہیں اُ اور درپردہ خدا اور
 رسول پر ایسے ناپاک الزام لگایا کرتے ہیں اور مخالفین اسلام کو اعتراض کرنیکا موقع دیا
 کرتے ہیں اُ ذرا سوچو اور مرزا صاحب کی باتوں میں غور کرو اُن کے ماننے والے بھی ان
 باتوں سے ناواقف ہیں اور غفلت کے پرے اُن کے دل کی آنکھوں پر پڑے ہیں اللہ
 انہیں بینا کرے۔ قول مذکور کے بعد مرزا صاحب نے کچھ اور بھی کہا ہے اور اس مشین کوئی
 کے پورا ہونے کی وجہ بیان کی ہے اُسکی حالت بھی روشن کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے اُسی تہہ
 حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۳۲ میں ہے کیا آپ کو خبر نہیں کہ یحیٰو اللہ ما یشاء وَ یُثَبِّتُ۔
 مرزا صاحب ایت کو پیش کر کے دوسرے جواب کی طرف اشارہ کرتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے
 کھل کا وعدہ کیا تھا اور آسمان پر کھل پڑھا بھی گیا مگر اللہ تعالیٰ کو محو اثبات کا اختیار ہو
 جسکو چاہے اُسکا ظہور ہو اور جسکو نہ چاہے باوجود وعدے کے اُس کو ظاہر کرے اُسکے خلاف
 کہے کوئی اُسکا رد کئے والا نہیں یہ تو اُن کے جواب کی تقریر ہوئی۔

اب میں کہتا ہوں کہ مرزا صاحب نے ایسی آیت پیش کی ہے جسکی شرح میں بڑا رسالہ لکھا جا
 تو اُسکی تفصیل کا حقہ سمجھ میں آئے مگر میں مختصر اکتا ہوں کہ قرآن مجید میں عموم کے ساتھ
 جہاں مثبت خداوندی کا ذکر ہے وہاں صرف اُسکی عظمت اور قدرت کا اظہار ہے اُس سے کسی
 واقعہ خاص پر استدلال کرنا محض نادانی ہے مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یَغْفِرُ لِمَن یَشَاءُ
 وَ یُعَذِّبُ مَن یَشَاءُ۔ یعنی اللہ تعالیٰ جسے چاہے بخش دے اور جسپر چاہے عذاب
 کرے اس آیت میں مومن اور کافر کسی کی تخصیص نہیں ہے۔

اب اگر کوئی کافر اس آیت کو پیش کر کے یہ کہے کہ قرآن شریف کے رد سے بخشش اور عذاب
 میں مسلمان اور کافر یکساں ہیں جسکو چاہے بخشے اور جسکو چاہے عذاب کرے۔ اس سے

اسلام اور کفر و نون کی یکساں حالت معلوم ہوئی اور مسلمان ہونے کی ضرورت نہ رہی
ایک مقام پر اس طرح ارشاد ہے اَمَّا الَّذِينَ سَعِدُوا فِی الْجَنَّةِ خَالِدِیْنَ فِیْهَا
مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ (سورہ ہود - ع)
یعنی جو دنیا میں نیک ہیں اور انھوں نے اچھے کام کئے ہیں وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔
مگر جسے تیرا پروردگار چاہے اب اس آیت کے ظاہر معنی سے اس پر کوئی دلیل پکڑے کہ بعض
سعیہ ازلی ہمیشہ جنت میں نہ رہیں گے تو یہی کہا جائیگا کہ قرآن مجید پر اسکی نظر نہیں ہے
وہ اُسکے اطلاقات اور محاورات سے محض ناواقف ہی یہی ہم مرزا صاحب کے جواب
میں کہتے ہیں اور اُن کے دعویٰ قرآن دانی پر افسوس کرتے ہیں۔ اور اسکی تشریح یہ ہے کہ
جس طرح اُسکا یہ ارشاد ہے کہ جسے چاہے اللہ مٹائے اور جسے چاہے رہنے دے اسی طرح
اُسکا ارشاد لَا تَبْدِلُ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ یعنی اللہ کی باتیں بدلنا نہیں کرتیں جو کہدیا
اُسکا ہونا ضرور ہے ایسا ہی دوسرا ارشاد ہے مَا یُبَدِّلُ الْقَوْلُ کَذِبًا ہمارے
یہاں کی باتیں نہیں بدلا کرتیں یعنی ہمارے یہاں کی باتوں میں محو و اثبات نہیں ہوتا
اگرچہ قدرت تو اسے سب کچھ ہے جو چاہے وہ کرے مگر کرتا وہی ہے جو اسکی عظمت
و شان کے لائق ہے وہ تمام عیوب اور نقائص سے پاک ہر اسلئے وہی کر گیا جس میں
کوئی عیب اُسکی ذات پر نہ آئے پھر کیا وعدہ کر کے پورا نہ کرنا خصوصاً بار بار وعدہ کر کے اور
اُسکے پورا کرنے کا کامل وثوق اور یقین دلا کر پھر اُس کا پورا نہ کرنا کوئی عیب نہیں ہے۔
ضرور عیب ہی اور بہت بڑا عیب ہے کوئی انسان ہوش و حواس کی حالت میں اس
انکار نہیں کر سکتا۔ پھر کیا جماعت احمدیہ اسکو پسند کرتی ہے کہ قرآن شریف سے خدا کی
ذات میں بہت بڑا عیب ثابت کرے اگر پسند نہیں کرتی تو کس لئے مرزا صاحب کو قرآن
شریف کا ماہر اور خدا کا رسول مان رہی ہے وہ تو علانیہ طور سے خدا پر عیب لگانا چاہتے ہیں
اور قرآن شریف کا مطلب غلط بیان کر رہے ہیں یہ تو عقلی تقریر تھی جسے عالم اور کم علم سب

اسکی تصدیق کر سکتے ہیں۔ اب قرآن شریف کی بعض آیتیں بھی ملاحظہ ہوں جسے اظہر من الشمس ہوتا ہو کہ وعدہ خداوندی میں نحو و اثبات ہرگز نہیں ہوتا وہ آیتیں یہ ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

آیت

ترجمہ

① لَا يُخْلِفُ اللَّهُ وَعْدَهُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے وعدے
کے خلاف نہیں کرتا لیکن بہت لوگ
نہیں جانتے ہیں۔ جاہل ہیں۔ (سورہ روم ع ۱)

مرزا صاحب اسکے خلاف کہہ رہے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ وعدے کے خلاف کرتا ہی۔ اب
اس آیت کے رو سے مرزا صاحب کس گروہ میں ٹھہرے جماعت احمدیہ انصاف سے کہے۔
② لَنْ يُخْلِفَ اللَّهُ وَعْدَهُ۔
اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کیے خلاف
(سورہ حج - ع ۵) ہرگز نہیں کرتا۔

جس کو عربیت سے واقفیت ہے وہ جانتے ہیں کہ لَنْ آئندہ نفی کی تاکید کے لئے آتا ہے
اسلئے آیت کا مطلب ہر ایک ماہر بھی کر گیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف ہرگز نہیں
کر گیا مگر مرزا صاحب اسکے بالکل خلاف کہتے ہیں اور قرآن مجید کی دو آیتوں میں محی
ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

④ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَاتِ۔
بلا شک اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی
نہیں کرتا ہے۔ (سورہ آل عمران در عدد رکوع ۱۰۴)

اس آیت میں بھی تاکید کے ساتھ ارشاد ہوا کہ جس بات کا اللہ تعالیٰ وعدہ کرے
اُسکے خلاف ہرگز نہیں کرتا اب اگر اللہ تعالیٰ وعدے کر کے محو کر دے اور پورا نہ کرے تو یہ
آیتیں جھوٹی ہو جائیں گی۔ (نغوذ باللہ) یا اُسکے کلام میں تعارض اور مخالفت ہوگی۔

⑤ فَلَا تَحْسِبَنَّ اللَّهَ مُخْلِفًا
یہ گمان مت کر کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں
وعدہ رسولہ (سورہ ابراہیم رکوع ۷) وعدہ خلافی کرے (یعنی یہ نہیں ہو سکتا۔

حسب دعویٰ مرزا صاحب یہ آیت زیادہ صراحت سے کہہ رہی ہو کہ اگر مرزا صاحب اپنے
دعوے میں سچے ہیں یعنی خدا کے رسول ہیں تو اُن سے جو وعدہ خداوندی ہو اُسکے خلاف ہرگز
نہیں ہو سکتا پھر وعدہ نکاح کے پورا نہ ہونے کے جواب میں آیت **يَمْكُؤُاْ لِلّٰهِ** کو پیش کرنا
اس آیت کے بالکل خلاف ہے کیونکہ اس آیت میں نہایت تاکید سے بیان ہوا ہے کہ
اللہ تعالیٰ اپنے رسول سے وعدہ خلافی ہرگز نہیں کرتا اب جس آیت میں عام طور سے محو
و اثبات کا ذکر ہے اُس سے مقصود صرف اظہار قدرت ہے جس طرح کوئی شہنشاہ عادل اپنی
عظمت کے اظہار میں کہے کہ ہم جسے چاہیں سولی دیدیں اور جسے چاہیں چھوڑ دیں مگر اسکا یہ
مطلب نہیں ہے کہ کسی وقت بے گناہ کو بھی ہم سولی دیدیتے ہیں بلکہ صرف اظہار قدرت ہے
یہاں یہ امر خوب سمجھ لینا چاہئے کہ یہ آیت اس امر میں نص قطعی ہے کہ مرزا صاحب نبی یا رسول
نہیں ہیں کیونکہ اُن کے اقرار کے بموجب خدا نے اُن سے بہت سے وعدے کئے مگر وہ پورے
نہوئے ان میں سے ایک وعدہ منکوحہ آسمانی کے نکاح میں آینکا تھا اور کیسا مستحکم وعدہ کہ
خدا تعالیٰ نے تاکید فرمایا کہ **اَسْمِنُ شَاكًا لِّكَ زَا جِلْمَةً فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْذَرِّينَ**۔ اُنکے
الہام میں موجود ہے اور بیان سابق سے ظاہر ہو چکا ہے کہ وہ وعدہ اس طور کا تھا کہ کسی وجہ
رک نہیں سکتا اُسکا طور ہر طرح ہونا چاہئے تھا مگر مرزا صاحب کے مرتے دم تک اُسکا فطو
نہوا اگر وہ خدا کے رسول ہوتے تو بموجب تصریح اس آیت کے وہ وعدہ ضرور پورا ہوتا او
جب وہ وعدہ پورا نہوا تو ثابت ہوا کہ وہ خدا کے رسول ہرگز نہ تھے اگر خلیفہ مسیح خدا نہوں

۱۵۔ اس وعدہ کے پورا نہ ہونے کی وجہ مرزائی یہ بیان کرتے ہیں کہ اس وعدہ کا پورا ہونا موقوف تھا ایک
وعید کے پورا ہونے پر یعنی اُسکے شوہر کے مرنے پر اور اُس کا شوہر اپنے خسر کے مرجانے سے بہت خوف
ہو گیا تھا اور سنت اللہ ہے کہ خوف کی وجہ سے وعید تلجائی ہو سکتی ہے اُسکے شوہر کے باب میں جو وعید تھی
وہ ٹل گئی اور جب یہ وعید ٹل گئی اور اُسکا شوہر نہ مرا تو نکاح کا وعدہ بھی پورا نہوا۔

ناظرین۔ ایسی جاہلانہ باتیں بنانا اور انھیں مان کر دلی تسلی کر لینا مرزا پرستوں ہی کا کام ہے۔
کوئی صاحب عقل اور خصوصاً ذی علم اسکے غلط ہونے میں ایک منٹ بھی تامل نہیں کر سکتا اس کے

اُسکے بعد اُس نکاح کا ظور ضرور تھا اور اگر اُس شرط کے پورا نہ کرنے پر نکاح کا ظور موقوف تھا تو مرزا صاحب کے الہام کے مطابق اُس شرط کا پورا نہ ہونا ضرور تھا کیونکہ الہام میں یہ صفا کہا گیا ہے کہ ہم اد سے ہر طرح تیرے نکاح میں ضرور لائینگے اور ہر ایک روک کو دور کریں گے اذالۃ الہام سے یہ الہام نقل کیا گیا ہے۔ اُسے دیکھئے اور یقین کیجئے کہ یہ پیشین گوئی جھوٹی ہوئی۔ اب اُسے شرطی کہہ جھوٹی بناوٹ کرنا مفید نہیں ہو سکتا۔

اُسکے بعد مرزا صاحب ایک دوسری بناوٹ پیش کرتے ہیں اور پھر لکھتے ہیں۔ ”کیا یونس علیہ السلام کی پیشین گوئی نکاح پڑھنے سے کچھ کم تھی جس میں بتایا گیا تھا کہ آسمان پر یہ فیصلہ ہو چکا کہ ۴۰ دن تک اس قوم پر عذاب نازل ہوگا مگر عذاب نازل نہ ہوا حالانکہ اس میں کسی شرط کی تصریح نہ تھی پس وہ خدا جس نے ایسا ناطق فیصلہ منسوخ کر دیا اُس پر مشکل تھا کہ اُس نکاح کو بھی منسوخ یا کسی وقت پر مالدے“ اس قول میں مرزا صاحب نے بیٹ بھر کر جھوٹ بولا اور ایک نہیں کئی جھوٹ بولے۔

① حضرت یونس علیہ السلام کی پیشین گوئی نکاح والی پیشین گوئی کے مثل ہے یا اُس سے بھی زیادہ حالانکہ یہ دعویٰ محض غلط ہے آئندہ اسکی تشریح کی جائیگی۔

② یہ کہنا کہ آسمان پر فیصلہ ہو چکا ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام کی قوم پر چالیس دن عذاب نازل ہوگا محض غلط ہے اس فیصلہ کا ذکر نہ قرآن مجید میں ہے نہ کسی صحیح حدیث میں نہ تورات و انجیل میں کوئی قطعی روایت ہے پھر یہ قطعی فیصلہ بجز مرزا صاحب کی زبان درازی اور دروغ گوئی کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ جب اس فیصلہ کا ذکر آسمانی کتابوں میں نہیں ہے احادیث صحیحہ میں اسکا پتہ نہیں تو اُسکے جھوٹے ہونے میں کیا تردد ہو سکتا ہے اب اگر کسی غیر معتبر روایت میں اسکا ذکر ہو تو اُسے کوئی ذی علم مسلمان فیصلہ آسمانی نہیں کہہ سکتا اب جبکی آنکھیں بین اور دل میں انصاف اور خوف خدا ہے وہ مرزا صاحب کی غلط بیانی اور صریح فریب کو ملاحظہ کریں کہ اپنے قطعی اور یقینی پیشین گوئی کے جھوٹ پر پردہ ڈالنے کے لئے ایک

محض غلط اور بے اصل بات کو قطعی فیصلہ قرار دیکر غل مچاتے ہیں اور اپنے تصانیف میں بار بار ذکر کرتے ہیں۔

(۳) اسی طرح یہ کہنا کہ یونس علیہ السلام کی پیشین گوئی شرطی نہ تھی غلط ہے کیونکہ اول تو قطعی طور سے الہامی پیشین گوئی کا ثبوت ہی نہیں ہے پھر شرطی اور غیر شرطی کیسی و اگر بعض روایتوں سے پیشین گوئی کا ثبوت ہوتا ہے تو شرطی ہونے کا ثبوت بھی بعض روایتوں سے ہوتا ہے غرض کہ قطعی طور پر کہہ دینا کہ یونس علیہ السلام کی پیشین گوئی میں شرط نہ تھی محض غلط ہے۔

(۴) یہ کہنا بھی غلط ہے کہ عذاب نازل نہ ہوا کیونکہ جس روایت میں الہامی پیشین گوئی کا ذکر ہے اُس میں نزول عذاب کا بھی ذکر ہے اور اگر اُس روایت کو مانا جائے گا تو حضرت یونس کی الہامی پیشین گوئی بھی ثابت نہیں ہو سکتی۔ اب ہم اُن مرزائیوں سے کہتے ہیں جو ہمارے اعتراضوں کی نسبت یہ کہہ دیتے ہیں کہ مرزا صاحب کی عبارت سے کاٹ تراش کر کچھ لکھ دیتے ہیں۔ اب انھیں ہم حلف دیتے ہیں کہ ہماری غلط بیانی کو ظاہر کریں اور ہمارے کاٹ تراش کو دکھا کر مرزا صاحب کی سچائی ثابت کریں مگر ہم پختہ یقین سے کہتے ہیں کہ یہ نہیں کر سکتے

اب اس کی تفصیل ملاحظہ ہو

نکاح والی پیشین گوئی اور حضرت یونس علیہ السلام کی پیشین گوئی میں آسمان و زمین کا فرق ہے اس کے وجہ ملاحظہ کئے جائیں۔

(۱) نکاح والی پیشین گوئی قطعی اور یقینی ہے حضرت یونس علیہ السلام کی پیشین گوئی یقینی نہیں ہے بعض نہایت ضعیف روایت میں اُس کا ذکر آیا ہے اس لئے دونوں کو یکساں قرار دینا محض غلط ہے۔ اس سے پہلا جھوٹ ثابت ہوا۔

(۲) منکوہ آسمانی کے لوٹ آنے کی خبر تاکید کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے دی اور اِنَّا لَنُفَا عِلِّیْنَ فرمایا یعنی تاکید سے ارشاد ہوا کہ ہم اُس نکاح کے کرنے والے ہیں۔ اور اُس کا

ظہور کریں گے۔ حضرت یونس علیہ السلام سے ایسا ہرگز نہیں کہا گیا۔ اس سے دوسرا جھوٹ مرزا صاحب کا ثابت ہوا۔

(۳) اسی امر کی نسبت مرزا صاحب کا یہ الہام ہم بیان کر آئے ہیں کہ اُس عورت کا لوٹ کر آنا حق ہے اس میں شک نہ کرنا یونس علیہ السلام سے اس طرح کہنے کا ثبوت ہرگز نہیں ہے۔

(۴) اس وعدے کی نسبت اُن کا الہام بھی ہے کہ خدا کی باتیں بدل نہیں سکتیں۔ یعنی اس وعدے کا پورا ہونا ضرور ہو گیا کوئی ثابت کر سکتا ہو کہ حضرت یونس علیہ السلام سے بھی یہ صراحت کی گئی تھی ہرگز نہیں یہ بات تو کسی ضعیف روایت سے بھی ثابت نہیں ہے۔ غرض کہ مرزا صاحب کے اقوال کے بموجب اس وعدے الٰہی میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا اب اسے منہ بخ بتانا اپنے قول کو جھوٹا کہنا ہے اور عقل سے ہاتھ دھونا ہے۔

(۵) مرزا صاحب کہتے ہیں کہ بار بار کی توجہ سے یہ الہام ہوا کہ خدائے تعالیٰ اُس روطی کو ہر ایک مانع دور ہونے کے بعد انجام کار اس عاجز کے نکاح میں لائے گا۔

حضرت یونس علیہ السلام نے نزول عذاب کے لئے ایسا یقین کنی وقت بیان نہیں کیا ناظرین ملاحظہ کریں کہ نکاح والی پیشین گوئی میں اور حضرت یونس علیہ السلام کی پیشین گوئی میں ایسے ظاہر کھلے ہوئے پانچ طرح کے فرق ہیں مگر مرزا دد نو کی یکسان ٹھہرا کر اپنے اوپر سے الزام اٹھانا چاہتے ہیں۔

(۶) مرزا صاحب نے اُس کے نکاح میں آنے کی قسم کھائی ہے حضرت یونس علیہ السلام نے کیسے وقت نزول عذاب پر قسم نہیں کھائی۔ نہایت ظاہر ہے کہ کوئی بھلا آدمی قسم سی بات پر کھاتا ہو جس کا اُس کو کامل و ثوق ہوتا ہے اور آئندہ ہونے والی بات پر وہی سچی قسم کھا سکتا ہے جس کو اللہ کی طرف سے یقینی اطلاع ہو اب ایسی یقینی اطلاع کے بعد اُس کا ظہور نہ ہونا اسکا یقین دلاتا ہے کہ یا تو وہ اطلاع شیطانی تھی تاکہ مرزا صاحب کو رسوا کرے یا ایسی تھی جیسی اس وقت اہل دنیا اپنا مطلب نکالنے کے لئے قسم کھایا

کرتے ہیں الغرض مرزا صاحب کی پیشگوئی پوری ہونے پر سخت الزام ہے اور حضرت یونس علیہ السلام کی پیشگوئی پر یہ الزام نہیں ہو سکتا۔ اور یہ کہدینا کہ نبی کبھی اپنے الہام کے معنی نہیں سمجھتا سخت حماقت ہے اگر اس بات کو مان لیا جائے تو اُس کی نبوت پر اور اُس کی کسی بات پر اعتبار نہیں رہ سکتا اگر خدا نے عقل دی ہے تو سوچو اور اپنی جان پر رحم کرو۔ جھوٹے کے پیچھے ایمان کو تباہ نہ کرو۔ اس بیان سے ثابت ہوا کہ حضرت یونس علیہ السلام کی پیشین گوئی کو قطعی کہنا اور نکاح والی پیشین گوئی کو اُس کے مثل ٹھہرانا محض غلط ہے۔ دوسری بات اُن کی یہ ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام کی پیشین گوئی شرعی نہیں یہ بھی غلط ہے کیونکہ اس شرط کا ہونا بدیہی ہے سنت اللہ اسی طرح جاری ہے کہ منکرین سے اسی طرح کہا جاتا ہے کہ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو تم پر عذاب آئے گا۔ اگرچہ یہ امر ایسا روشن ہے کہ اس پر کسی روایت اور قول کی حاجت نہیں ہے مگر میں کمال و فوق کے لئے بعض روایتیں پیش کرتا ہوں۔

پہلی روایت شیخ زادہ محشی بیضاوی حضرت یونس کے قصے میں لکھتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام پر وحی کی کہ اپنی قوم سے کہیں کہ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو تم پر عذاب آئے گا حضرت یونس علیہ السلام نے یہ پیام الہی اپنی قوم کو پہنچا دیا۔ اور اُن کے انکار کے بعد اُن کے پاس سے چلے گئے۔

فأوحى الله إليه قل لهم
ان لم يؤمنوا اجاءهم
العذاب فابلغهم
فابوا فخرج من عندهم
(شیخ زادہ ج ۲ صفحہ ۳۶۵)

دوسری روایت۔ روح المعانی کی جلد بیستم ص ۳۱۷ میں ہے۔

فاوحی اللہ تعالیٰ الیہ قل لہم
ان لم یومنوا جاءہم العذاب
فابلغہم فابوا فخرج من
عندہم فلما فقدوا ندموا
علیٰ فعلہم فانطلقوا
یطلبونہ فلم یقدروا علیہ
کی تلاش میں چلے مگر وہ نہ ملے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام پر وحی
کی کہ اپنی قوم سے کہہ کہ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے
تو تم پر عذاب آئیگا اسپر بھی وہ ایمان نہ لائے
اُس کے بعد حضرت یونس علیہ السلام چلے گئے
جب اُن کفار نے ان کو نہ دیکھا تو اپنے انکار
پر نادم ہوئے اور حضرت یونس علیہ السلام

تفسیر کبیر میں بھی ایسا ہی ہے۔

ملاحظہ کیا جائے کہ تین کتابوں سے میں نے دکھا دیا کہ حضرت یونس علیہ السلام کی مشین
گوئی میں شرط تھی آخری حوالہ تفسیر کبیر کا ہے جو مرزا صاحب کے نزدیک نہایت معتبر ہے اور
انجام آتھم وغیرہ میں اُسکے حوالے دیے ہیں ان کتابوں میں کس صراحت سے شرط کا ذکر کیا
گیا ہے مگر مرزا صاحب نے شور مچا رکھا ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام کی پیشگوئی میں شرط نہ تھی
یہ کیسا صریح جھوٹ ہے مگر مرزائی نہیں دیکھتے اور ایسے علانیہ جھوٹ بولنے والے کو خدا کا رسول
مان رہے ہیں مذکورہ بیان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت یونس علیہ السلام کے جانے کے بعد ہی
وہ اپنے انکار پر نادم ہوئے اور اُن کے تلاش میں نکلے اس سے ظاہر ہے کہ اُن کے جانے کے بعد
ہی اللہ نے اُن کے دل میں ایمان ڈالا اور اُنھوں نے اپنے انکار سے توبہ کی اور اپنا ایمان
ظاہر کرنے کے لئے اُن کے تلاش میں نکلے۔ الغرض حضرت یونس علیہ السلام کی پیشگوئی میں شرط
کا ہونا عقلی طور سے بھی ظاہر ہے اور نقل بھی اُسکی شہادت دیتی ہے اور مرزا صاحب کی
پیشگوئی میں شرط نہیں تھی اور جس جملہ کو شرط کہا جاتا ہے اگر وہ شرط خدا کی طرف سے ہے تو
بالضروریہ ماننا ہوگا کہ خدا تعالیٰ مرزا صاحب کو فریب دیتا ہے (نعوذ باللہ) یعنی مرزا صاحب

سے تو نکلح کے ظاہر ہونیکا نہایت پختہ وعدہ کرتا ہوا اور انکے مخالفین کو ایسا حکم دے رہا ہوا کہ اُسکے بجالانے سے نکلح کا ظہور نہ ہو۔

بھائیو! ان باتوں پر کچھ تو غور کرو۔ اسے یقین کر لو کہ مرزا صاحب نے صرف مطلبِ آری کے لئے الہام کا ہونا ظاہر کیا اگر یہ مانا جائے گا تو خداے قدوس کا جھوٹ بولنا اور فریب دینا ثابت ہوگا۔ تعالیٰ اللہ عن ذلک علواً کبیراً۔

﴿۷﴾ حضرت یونس علیہ السلام کے چلے جانے کے بعد اُن کی قوم ایمان لے آئی تھی اب اس میں اختلاف ہے کہ صرف اُن کے چلے جانے سے ڈر گئے اور ایمان لے آئے یا عذاب کے آثار دیکھنے کے بعد ایمان لائے اور اُن کے ایمان لانے کی شہادت قرآن مجید میں موجود ہر ایک آیت تو اوپر نقل ہو چکی ہے۔ دوسری آیت سورہ صافات میں اس طرح ہے۔

ہم نے یونسؑ کو ایک لاکھ بلکہ اس سے زیادہ کی طرف بھیجا وہ لوگ ایمان لے آئے اسلئے ہم نے انہیں چھوڑ دیا اور ایک مدت تک (یعنی موت کے وقت) انہیں دنیا کا فائدہ اٹھانے دیا۔

وَأَرْسَلْنَاكَ إِلَىٰ مِائَةِ أَلْفٍ
أَوْ كَيْفَ يُدُونِ فَأَمَّنُوا
فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ
(صافات ع ۵)

جب نص قطعی سے ان کا ایمان ثابت ہو تو کسی روایت کے پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے جب وہ ایمان لے آئے تھے تو اُن پر سے عذاب کا ٹلجانا نہایت بجا تھا مرزا صاحب کے مخالفین یعنی اُس لڑکی کی نانی وغیرہ کیسے موت ایمان نہیں لائی۔ اب دیکھا جائے حضرت یونسؑ کے قیسمے اور مرزا صاحب کے واقعے میں کتنا بڑا فرق ہے۔

ناظرین نے ملاحظہ کیا کہ مرزا صاحب کی پیشین گوئی میں اور حضرت یونسؑ کے بیان میں نہایت روشن بات فرق ہیں مگر مرزا صاحب کو ایک نہیں سوچا یا قصداً مسلمانوں کو دھوکا دیا۔

مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ احمدیہ گ کے مرنے سے وہ لوگ اس قدر روئے اور خوف زدہ ہوئے نمازین پڑھنے لگے اور یہ ہوا اور وہ ہوا یہ سب مرزا صاحب کا او بھار کر دکھانا اور باتیں بنانا ہیں جیسی اُن کی عادت ہے اور کچھ نہیں گھر کے سرپرست کے مرنے کے بعد رونے پٹینے کا اکثر معمول ہے کہیں کم کہیں زیادہ کسی کے دل میں خوف بھی ہوا ہو یہ بھی معمولی بات ہے کہ موت کے بعد گھروں کے دونوں میں خوف خدا کچھ نہ کچھ آجاتا ہے بالفرض اُسکی موت کو یاد کر کے نماز روزہ زیادہ کرنے لگے ہوں مگر اسکو دوسری طرف پھیر دینا اور بہت زیادہ کر کے دکھانا ایسا صحیح جھوٹ ہے جس میں کوئی فہمیدہ شک نہیں کر سکتا کیونکہ اگر انھیں مرزا صاحب کی پیشگوئی کی وجہ سے اس قدر خوف و ہراس ہوا تھا جیسا مرزا صاحب نے بار بار بیان کیا ہے تو مرزا صاحب اُن کے پاس موجود تھے کہیں چلے نہیں گئے تھے اپنا ایمان لے آتے اور اُن سے اپنا قصور معاف کراتے مگر نہ کوئی ایمان لایا نہ اپنا قصور معاف کرایا بدستور مخالف ہے یہ بین دلیل ہے کہ معمولی طور سے اُن کا رونا دھونا خوف و ہراس تھا اسی طرح ہم اور بھی فرق دکھا سکتے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کی پیشگوئی میں اور حضرت یونس علیہ السلام کی پیشگوئی میں بہت بڑا فرق ہے حضرت یونس علیہ السلام کی قوم سے عذاب کا دور ہو جانا مطابق عقل اور موافق شرط کے ہوا اور مرزا صاحب کی منکوہ آسانی کا نخلح میں اُنکا کسی طرح مطابق عقل اور موافق شرط کے نہیں ہو سکتا اسکے وجوہ جسد بیان کئے گئے ہیں وہ بہت کافی ہیں طول دینے کی ضرورت نہیں ہو مذکورہ قول میں مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ آسمانی فیصلہ ہو چکا ہے کہ چالیس روز تک اس قوم پر عذاب نازل ہوگا یہ محض غلط ہے فیصلہ ہونا اور بات ہے اور ڈرانا اور بات ہے یونس نبی کی کتاب باب چہارم سے ظاہر ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے عذاب کی پیشگوئی کی تھی مگر خود انھیں یقین نہ تھا کہ عذاب ضرور آئے گا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ پیشین گوئی اُن کی قیاسی تھی الہامی نہ تھی یعنی اُسے پیشیتر اور انبیاء اُن کی امت پر ایسا

ہوا ہے کہ جب وہ ایمان نہیں لائے تو اپنے عذاب آیا۔ اسی قیاس پر حضرت یونس علیہ السلام
 اپنی قوم کو ڈرایا اسکے علاوہ یونہی نبی کی کتاب ہمارے نزدیک ایسی معتبرہ مستند نہیں ہے
 کہ ۴۰ روز کی مدت پر یقین کر لیا جائے اسلئے ۴۰ روز کی مدت کو آسانی فیصلہ بتانا وہی
 مرزا صاحب کی معمولی بیباکی ہے ورنہ عذاب آنے کی مدت میں مختلف روایتیں ہیں بعض میں
 ایک دن ہے بعض میں ۳ دن اور بعض میں ۴۰ دن ہیں پھر ایک ضعیف روایت کو ایسے
 یقین سے بیان کرنا مخلوق کو صحیح دھوکا دینا ہے اسکے علاوہ ہم دریافت کرتے ہیں کہ
 حضرت یونس علیہ السلام کی پیشین گوئی نزول عذاب کی تھی یا قوم کے ہلاک ہونے کی اگر نزول
 عذاب کی پیشین گوئی تھی تو وہ پوری ہوئی اور عذاب آیا اور قوم کے کامل ایمان لانے سے وہ
 عذاب دور ہو گیا اور اگر یہ کہتے ہو کہ قوم کے ہلاک ہونے کی تھی تو دکھاؤ قرآن کے کس
 آیت میں ہے یا کون سی حدیث میں آیا ہو مگر نہیں دکھا سکتے کسی ضعیف روایت میں بھی
 ہلاک ہونے کی پیشین گوئی نہیں ہے جب یہ پیشین گوئی نہ تھی تو حضرت یونس علیہ السلام کی جو
 پیشین گوئی تھی وہ پوری ہوئی اور مرزا صاحب کی پیشین گوئی یقیناً پوری نہیں ہوئی خصوصاً
 اسوجہ سے کہ ”مرزا صاحب نے بار بار کہا ہو کہ احمد بیگ کی لڑکی ہر طرح میرے نکاح میں
 ضرور آئیگی اور ہر ایک مانع دور ہوگا“ یہ پیشین گوئی تو ایسی ہے کہ ان کے بیان کے بموجب
 کوئی شرط یا کوئی دوسرا مانع ہو ہی نہیں سکتا۔ اسلئے آفتاب نیروز کی طرح روشن ہو گیا
 کہ مرزا صاحب کا جواب ہر طرح غلط ہو اور منکوحہ آسانی کی پیشین گوئی جھوٹی ہونے میں کوئی شک
 نہیں ہے۔ اب اگر مرزا صاحب کے جواب کی غلطی کا انکشاف اور زیادہ منطوریہ تو فیصلہ
 آسانی کا تیسرا حصہ دیکھنا چاہئے جس میں نہایت کامل طریقے سے ثابت کر دیا ہے کہ
 کہ یہ پیشین گوئی جھوٹی ہوئی اور جب انکی الہامی پیشین گوئی جھوٹی ہوئی تو قرآن مجید کے نصوص
 قطعیہ اور توریت کے صحیح بیان سے مرزا صاحب جھوٹ ثابت ہوئی اسکا کوئی جواب نہیں ہو سکتا
 الغرض مرزا صاحب کے جوابات محض غلط ثابت ہوئے اور اس قسم کی غلطی ثابت

ہوئی کہ انکی کوئی بات لائق اعتبار نہ رہی اسلئے انکے کسی مرید کی بات کی طرف توجہ کرنیکی ضرورت نہیں ہے مگر میں انکے اول خلیفہ کی حالت کو بھی نمونہ کے طور پر ظاہر کرنا چاہتا ہوں اسلئے انکے جواب کی بھی حالت دکھاتا ہوں تاکہ دانشمند حضرات جان لیں جو زیر حینین شہر یا رچنا

خلیفۃ المسیح کے جواب کا غلط ہونا

عجب نہیں کہ جناب خلیفۃ المسیح کے پیش نظر بعض ایسے امور ہوں جو میں نے بیان کئے اسلئے وہ مرزا صاحب کے جواب کو پسند نہیں کرتے۔ مگر اب چونکہ مرزا صاحب کو مان چکے ہیں اسلئے بات بنانا اور اپنے خیال کے بموجب دوسرا جواب دینا ضرور سمجھتے ہیں اور پسند نہ کرنا میں اسوجہ سے کہتا ہوں کہ خلیفہ صاحب بہت زور سے کہہ چکے ہیں کہ جبا الہام کے کلام کے معنی وہی صحیح ہیں جو صاحب الہام خود بیان کرے باوجود اس خیال کے خلیفہ صاحب نے یہاں صاحب الہام کے کلام کو چھوڑ کر دوسری توجیہ ایسی کی جس سے صاحب الہام یعنی مرزا صاحب کا قول غلط ٹھہر تاہم انکی توجیہ صحیفہ محبوبہ میں اس طرح منقول

ایک لڑکی کے متعلق کہ اس سے آپ کی (یعنی مرزا صاحب کی) شادی ہوگی اور ایک

عورت سے زلازل سے پہلے ایک لڑکا ہوگا اور پانچویں اولاد کی بشارت پر اعتراض ہے

اُن کا اللہ وہاں قرآنی جواب یہ ہے کہ کتب سماویہ کا طرز ہے کہ مخاطب سے گاہے خود مخاطب

ہی مراد ہوتا ہے گاہے وہ اور اسکا جانشین اور اسکی اولاد بلکہ اسکا مثل مراد ہوتا ہے۔

(اوپر کی مثال ملاحظہ ہو) شَلَّا اللہ تَعَالٰی زَمَانَ نَبِیِّیْنِ فَرَمَانَاہِی۔ اَیْتُمُوا الصَّلٰوۃَ

وَاَتُوا النَّزَّکَۃَ (نماز پڑھو روزہ رکھو۔) اس حکم الہی میں خود مخاطب اور انکے

مابعد کے لوگ شامل ہیں جو ان مخاطبین کے مثل ہیں۔

خلیفہ صاحب جس تفصیل سے کتب سماویہ کا طرز بیان کر رہے ہیں ہم بغرض اختصار تسلیم

کرتے ہیں۔ مگر یہ فرمائیں کہ یہاں تو خطاب میں جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے

یہ لفظ تو اسی لئے بنایا گیا ہے کہ عام مخاطبین پر حکم کیا جائے یہ تو اپنے صریح معنی کے لحاظ سے عام ہے اور شامل ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان کی تمام امت کو منکوٰۃ آسمانی کی نسبت کسی وقت مرزا صاحب کے الہام میں ایسا عام لفظ نہیں آیا ہوا اس منکوٰۃ کی نسبت برسوں الہامات ہوتے رہے مگر اسی خصوصیت کے ساتھ مثلاً ”یہ عورت تیرے نکاح میں آئیگی“ کیسوقت اس طرح الہام ہوا ”خدا سے تعالیٰ اس لڑکی کو ہر ایک مانع دور ہونے کے بعد انجام کار اس عاجز کے نکاح میں لائے گا۔“ جس نبی مکرم کی وحی میں آتھموا الصلوٰۃ آیا ہوا اس نے کسی وقت نہیں فرمایا کہ یہ حکم اس عاجز کے لئے ہے۔ کبھی عربی میں یون الہام ہوا ”سید دھا الیک“ یعنی اللہ تعالیٰ اس لڑکی کو بوٹا کر تیرے پاس لایگا۔ ان خطابوں سے اقیمو الصلوٰۃ کو کیا نسبت جو آپ اُسے مثال میں لاتے ہیں۔

اسکے علاوہ یہاں صرف یہ صیغہ مخاطب واحد ہوا۔ اس تعین کا قرینہ نہیں ہوا بلکہ پہلے حصہ میں ہم متعدد وجوہ مرزا صاحب کے کلام سے ثابت کر آئے ہیں کہ مرزا صاحب کی پیشین گوئی میں خطاب عام نہیں ہو سکتا بالضرور یہ خطاب خاص مرزا صاحب سے ہے اس سے پیشتر فیصلہ کو اچھی طرح دیکھو۔ خیر یہ گفتگو تو لحاظ الفاظ اور استعمال کے تھی اب میں یہ کہتا ہوں کہ ان الہاموں کے خطاب کو عام کرنا خود مرزا صاحب کے اقوال کے خلاف ہوا۔ مثلاً اسوقت ان کے تین الہام بیان کئے گئے۔ تیسرے الہام کی شرح میں ”مرزا صاحب کہتے ہیں لوٹانے کا مطلب یہ ہوا کہ وہ لڑکی غیر کفو میں چلی گئی ہے یعنی اُسکا نکاح غیر کفو میں ہوا ہوا اب وہ لوٹ کر اپنے کفو میں آئیگی یعنی میرے نکاح میں۔ میں اُس کا کفو ہوں۔“ یہ الہام اور اُسکی شرح صاف کہہ رہی ہوں کہ یہ خطاب خاص ہوا عام نہیں ہو سکتا کیونکہ لوٹ کر اپنے کفو میں آجانا خاص احمد بیگ کی لڑکی کی نسبت ہو سکتا ہوا اگر وہ لوٹ کر مرزا صاحب کے نکاح میں نہ آئی تو پھر کفو میں لوٹ کر آنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔

بالفرض اگر محمدی کی لڑکی مرزا صاحب کے لڑکے سے بیاہی جائے تو بھی یہ نہیں کہہ سکتے کہ محمدی یا اوسکی بیٹی اپنے کفوین آگئی محمدی کا نہ آنا تو ظاہر ہے اُسکی بیٹی وہ سلطان محمد کی اولاد ہو اور سلطان محمد کو مرزا صاحب غیر کفو بتا رہے ہیں اور اولاد کا کفو باپ کے لحاظ سے ہوتا ہو اسلئے وہ لڑکی مرزا صاحب کے کفوین نہیں ہو۔ اب نکاح ہونے کے بعد یہ کہیں گے کہ مرزا صاحب کا لڑکا غیر کفوین گیا اور محمدی کی لڑکی غیر کفوین آئی۔ اور اگر سلطان محمد اور اُسکی اولاد مرزا صاحب کے کفوین تو مرزا صاحب کا یہ کہنا جھوٹ ہو کہ لڑکی غیر کفوین چلی گئی ہو۔ اب مرزائی مولوی صاحب کو اختیار ہو کہ مرزا صاحب کو جھوٹا کہیں یا اُسکے خلیفہ کو ہمارا مدعا ہر طرح حائل ہے۔

وَدَسْرَ الْهَامِي قَوْلٍ اور ملاحظہ کیجئے جو حکیم صاحب کی تاویل کو غلط بتا رہا اس سے پہلے لکھا گیا ہو کہ احمد بیگ کی لڑکی سے آسمان پر نکاح ہوا تھا مگر وہ نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا اب آسمان پر خاص مرزا صاحب سے محمدی کا نکاح ہوا تھا کسی مفہوم کلی کا نہیں ہوا تھا جس میں مرزا صاحب کے تمام متعلقین بھی شامل تھے اور پھر وہ فسخ ہو گیا اگر خلیفہ صاحب کا قول صحیح ہو تو نکاح کے فسخ ہونے اور تاخیر میں پڑنے کے کوئی معنی نہیں بنتے کیونکہ بقول خلیفہ صاحب جو وقت مرزا صاحب کے متعلقین میں سے کسی کا نکاح محمدی کی اولاد سے ہو جائے تو الہام صحیح ہو گیا اس کے لئے کوئی حد نہیں ہے کوئی وقت نہیں ہو پھر تاخیر میں پڑنا یا فسخ ہو جانا چہ معنی دارد۔

الغرض جب مرزا صاحب اُسے فسخ ہو جانا یا تاخیر میں پڑنا بتا رہے ہیں تو خلیفہ صاحب کا خطاب کو عام کہنا مرزا صاحب کے قول کے تخریج مخالف ہے۔

یہاں دو قولوں کی مخالفت دکھائی گئی اور پہلے حصہ میں بہت کچھ ہو رہا ہے دیکھئے اب خلیفہ صاحب کو کیا سبق ہے کہ اپنے مرشد کے خلاف معنی بیان کریں۔ اب اگر اس کے مثل ہونے پر اصرار ہے تو فرمایا کہ منکوہ آسمانی کے متعلق جو الہامات ہیں وہ ایسے

ہی عام ہیں جیسے اَقِمُوا الصَّلَاةَ کا حکم ہے تو اسکی دو صورتیں ہو سکتی ہیں ایک یہ کہ جس طرح نماز پڑھنے کا حکم ہر مسلمان کو ہر زمانہ میں ہو۔ نبی بھی اُسین شامل ہیں تو نکاح میں بھی ایسا ہی ہونا چاہئے یعنی ہو جب ارشاد الہی محمدی مرزا صاحب کے اور اُنکے تمام متعلقین کے نکاح میں آئے اور جس طرح ہر مسلمان وقت پر نماز پڑھتا ہے اسی طرح مرزا صاحب اور اُن کے تمام متعلقین محمدی کی صحبت سے مسرور ہوں۔ کیا جماعت احمدیہ کو اب بھی اس بناوٹ پر شرم نہ آئیگی۔ اور خلیفہ صاحب کو نجوٹ الہو اس سمجھگی و اگر تادیل کر کے یوں کہیں کہ مرزا صاحب کا نکاح محمدی سے ہو اور اُن کے متعلقین کا محمدی کی اولاد سے ہو اسوقت اَقِمُوا الصَّلَاةَ کی مثال صحیح ہو سکتی ہے اب اس کی تفصیل پر آپ خود ہی غور کریں کہ کہاں تک نوبت پہنچتی ہے۔

دوسری صورت یہ ہو کہ مرزا صاحب کا نکاح محمدی بیگم سے ہو جائے یا اُن کے متعلقین میں سے کسی کا نکاح محمدی کی اولاد سے ہو جائے اسقدر صداقت الہام کے لئے کافی ہے مگر اسکی مثال خلیفہ صاحب اَقِمُوا الصَّلَاةَ سے دیتے ہیں تو اب اس حکم خداوندی کے معنی اُنھیں یہ کرنا ہوں گے کہ اگر اس حکم خداوندی کی تعمیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کر دی تو تعمیل ہو گئی اب امت کو ضرور نہیں ہو اور اگر امت میں سے کوئی اسکی تعمیل کرے تو کافی ہو۔ سب کے لئے ضرور نہیں ہے۔ جب تک ان دونوں معنوں میں سے ایک معنی خلیفہ جی اختیار نہ کریں اسوقت تک یہ مثال اُنکی صحیح نہیں ہو سکتی اب وہ فرمائیں کہ اُنھوں نے کون سا معنی مراد رکھے ہیں تاکہ قرآن دانی اُنکی معلوم ہو۔ !! اور اُنکی خبط الہو اسی ظاہر ہو۔ افسوس حکیم صاحب نے اپنا علم و فضل مٹی کر دیا باطل پرستی کا نتیجہ

۱۵ اب دوسرا افسوس یہ ہو کہ خلیفہ تو چل دیئے اور اسکا جواب نہ دیا اور نہ کسی دوسرے مرزائی کی ہمت ہوئی جب خلیفہ صاحب کو اب عاجز ہے تو اب دوسرے کی کیا ہستی ہو کہ جواب دے مگر بائیں مرزائی یہ کہہ دیتے ہیں پر اعتراض ہیں سب کے جواب دو گویا ہیں مگر ہمارے جواب الجواب آنکھ بند کر لیتے ہیں ناوا افتونکو دھوکہ دیتے ہیں اگر اپنے آپکو راستی کا طالب خیال کرتے ہو تو ہمارے اعتراضوں کا جواب دو مگر اب تک نہیں دیا اور نہ دیتے ہو ۱۲۔

یہی ہوتا ہے غضب ہو کہ ایسے بیہودہ اور شرمناک جوابوں کو قرآنی جواب لکھا جاتا ہے۔ افسوس اب میں کہتا ہوں کہ بڑے خلیفہ تو ہمارے اعتراضات کا جواب نہ دیکھے اور عاجزاؤ لا جواب ہو کر دنیا سے انتقال کر کے مقام جزا و سزا میں پہنچ گئے۔ اب دوسرے خلیفہ یا اُنکا کوئی مددگار مولوی جواب دے مگر ہم بڑے استحکام سے کہتے ہیں کہ کوئی جواب نہیں دے سکتا۔ الغرض ہر فہمیدہ معلوم کر سکتا ہے کہ مرزا صاحب کے ان المامون میں خطاب عام کسی طرح نہیں ہو سکتا اور نہ خلیفہ صاحب کی مثال اس مقام پر صحیح ہو سکتی ہے بلکہ اُسکے ماننے سے شرمناک بات پیش آتی ہے۔ آگے چل کر حکیم صاحب فرماتے ہیں جب مخاطب میں مخاطب کی اولاد۔ مخاطب کے جانشین اور اُسکے مماثل داخل ہیں تو احمد بیگ کی لڑکی کی لڑکی کیا داخل نہیں ہو سکتی ہے۔ ہمارے بیان سے ظاہر ہو گیا کہ ہر جگہ مخاطب میں اُسکی اولاد وغیرہ داخل نہیں ہو سکتی اور بالخصوص یہاں داخل ہونے کی کوئی صورت نہیں ہے اور جب مرزا صاحب نے اسکا فیصلہ کر دیا ہے کہ اس خطاب میں فقط احمد بیگ کی بڑی لڑکی ہی مراد ہے اُسکی اولاد مراد نہیں ہے جسکا بیان ہو لیا تو اب خلیفہ صاحب کا قول لائق توجہ نہیں ہو سکتا پھر فرماتے ہیں کیا آپ کے علم الفرائض میں بنات البنات کو حکم بنات نہیں مل سکتا۔ جی ہاں۔ نہیں مل سکتا بنات ذوی الفروض میں ہیں اور بنات البنات ذوی الارحام میں ہیں۔ دونوں میں بڑا فرق ہے۔ کیا مرزا صاحب کی اولاد مرزا کے عصبہ نہیں حکیم صاحب یہاں ترکہ تقسیم نہیں ہوتا۔ کہ اُسکا عصبہ ہونا کام آوے یہاں حکم خداوندی یا اطلاع خداوندی کا ذکر ہے جسکے لئے حکم ہوا اور جسکے لئے اطلاع ہو ضرور نہیں کہ جو بشارت باپ کے لئے ہو وہ بیٹے کے لئے بھی ہو۔ مرزا صاحب تو نہایت زور سے برابر کہتے ہیں کہ احمد بیگ کی لڑکی میرے کلح میں آئیگی اور بارہا اسکا اظہار کیا۔ اسکو مشہر کیا اور اسکو خدا تعالیٰ کا قول بیان کیا۔ برسوں یہی کہتے رہے کیونکہ عموم اور شمول کا شائبہ بھی اُن کے کلام میں نہیں پایا گیا پھر حکیم صاحب کیوں

اسکے خلاف زور دے رہے ہیں اور اپنی قابلیت میں بڑھ لگا رہے ہیں خلیفہ جہا کی ایک اور تقریر بھی اسکے متعلق دیکھی اُسے دیکھ کر تو فرقہ باطنیہ کی توجہ میں یاد آگئیں اسی طرح وہ بھی خدا اور رسول کو الزام دیتے ہیں اور کتاب اللہ کے خلاف کہا کرتے ہیں اور اُن باتوں کو خدا کے اسرار بتاتے ہیں خلیفہ صاحب کی ساری تقریر کو نقل کرنا فضول ہو آئیں دو باتیں اس قابل ہیں کہ مسلمانوں کو اُن کی اصلی حالت سے اطلاع دیجائے۔

① خلیفہ صاحب فرماتے ہیں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسری اور قیصر کی کنجون کا ذکر فرمایا کہ مجھے دی گئیں ہیں مگر آپ نے وہ کنجیاں نہ دیکھیں کہ چل دیے، غرض یہ کہ اسی طرح مرزا صاحب نے بعض پیشگوئیاں کیں اور وہ پوری نہ ہوئیں کہ مرزا جیسا چل دیے اسی باتوں میں اللہ تعالیٰ کے مخفی اسرار ہوتے ہیں ② حضرت شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔ یَعِدُ وَلَا یُؤِی فِی۔ بعض دفعہ خدا وعدہ کرتا ہے مگر پورا نہیں کرتا۔

یہ حکیم صاحب کے اقوال ہیں جنہیں دیکھ کر حیرت ہو رہی ہے کہ وہ کس بلند آسمان پر تھے اور اب کس تاریک غار میں جا کرے۔ مرزا جیسا کی شغف محبت انکے دل و دماغ کو بیکار کر دیا اللہ تعالیٰ اُن کے حال پر رحم فرمائے اور اُنکے قلب سے ظلمت کے پردے کو ہٹائے۔ افسوس ہے مرزا جیسا کی محبت میں خدا پر اور اُسکے رسول پر الزام لگا رہے ہیں اور اسے اسرار خدا بتاتے ہیں حکیم جیسا اگر ایسی صریح غلط باتیں بھی اسرار خدا کہہ دینے سے مان لینے کے لائق ہو جائیں تو پھر کسی باطل پرست اور گمراہ کے مقابلہ میں آپ زبان نہیں کھول سکتے کیونکہ وہ اپنی سب گمراہی کی باتوں کو اسرار بتا کر آپ کو بند کر دینا اور آپ کچھ الزام اُسے نہ دیکھیں اب اسکی کچھ تفصیل ملاحظہ کیجائے۔ حکیم جیسا کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسری اور قیصر کی کنجون کا ذکر فرمایا کہ مجھے دی گئیں ہیں۔

بھائیو! مجھے انکی دیانت پر نہایت افسوس ہے کہ ایسے معرکہ کی بات اور حکیم صاحب ایسے گوال لفاظ میں بیان کر رہے ہیں جس سے نادان فہم بڑے دھوکے میں پڑ سکتے ہیں کسی چیز کا ذکر کرنا مختلف طور سے ہو سکتا ہے۔

ایا حضور انور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ① اپنے خواب کا ذکر فرمایا کہ میں نے یہ خواب دیکھا ہے ② یا اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت میں کا خیال کر کے حضور نے اپنا قیاسل و فرست ظاہر فرمائی ہے ③ یا الہام خداوندی بیان فرمایا یعنی یہ کہ خدا کی طرف مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ مجھے کنجیان دی گئیں۔ اور پھر اس الہام کی صداقت پر کئے مرتبہ اپنا یقین ظاہر فرمایا ہے اور کیفیت اسکی سچائی ظاہر کرنے کے لئے اپنے قسم بھی کھائی ہے یا نہیں اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے یا نہیں کہ اگر اسکا ظہور نہ تو تو میں جھوٹا ہوں اسکا ظہور میری صداقت کا میاں حکیم صاحب یہ کچھ بیان نہیں کرتے بلکہ محال لفظ لکھ کر مزاح صاحب الزام اٹھانا چاہتے ہیں حکیم صاحب کے بیان سے ناواقف بھی سمجھیں گے کہ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشگوئی کی تھی کہ قیصر و کسریٰ کے زمانہ کی کنجیان دی جائیں گی مگر اسکا ظہور نہیں ہوا۔ اسی طرح منکوحہ آسمانی کی نسبت مزاح صاحب نے کہا تھا کہ وہ نکاح میں آئیگی مگر نہیں آئی غرض کہ الزام اگر ہو تو د نو پر برابر نمودار اللہ تعالیٰ ہر شے پر چہ نسبت خاک کا یا عالم پاک پر حکیم صاحب یہ اپنے کہاں کا جوڑ کہاں کا اگر مزاح صاحب نے غلبہ نسبت میں قصداً نادانوں کو دعو کا دیا ہے تو مستقیم حقیقی کے حوالہ ہے اور اگر غلطی آپکی سمجھ میں نہیں آیا تو سمجھ لیجئے جس قصہ کو آپ نے گول الفاظ میں بیان فرمایا ہے وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب ہے جو تعبیر کا محتاج ہے اور اس خواب کا بیان صحیح حدیثوں میں اس طرح ہے جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں گزشتہ شب کو سو رہا تھا

۱۔ مزاحبہ کی اس عظیم الشان پیشگوئی میں یہ سب باتیں ہیں پیام نکاح میں اپنا الہام مزاح صاحب نے بیان کیا پھر نکاح میں آیکا وعدہ خداوندی ظاہر کیا پھر بار بار اس پر اپنا یقین اور کامل اعتماد ظاہر فرمایا جن کا ذکر ہو چکا ہے اور حاشیہ پر وہ مقامات بتائے گئے ہیں اور احمد بیگ کے خط میں قسم بھی کھائی ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ احمد بیگ کا دادا اگر میرے روبرو نہ مرے تو میں جھوٹا ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں ایسی بات بھی نہیں ہے حکیم صاحب صرف اس قدر کہتے ہیں کہ کنجیوں کا ذکر فرمایا پھر وہ ذکر فرمانا تو خواب کی حالت کا تھا اب نہیں معلوم ہوا کہ اس خواب کی تشریح اور تعبیر کیا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ بیان نہیں فرمایا پھر ایسی مجمل بات پیش کر کے کوئی انصاف پسند مزاحبہ سے الزام کو اٹھانے سکتا ۱۲

کہ یکبارگی دیکھتا ہوں کہ (فرشتہ نے) زمین کے خزانوں کی کنجیاں مجھے دین
 مینما انا نائم البارحة اذا وقت یا تمام زمین کے خزانے میرے رو برو پیش
 بفایح خزائن الارض خزائن الارض (بخاری و مسلم وغیرہما)

حدیث میں صرف اسقدر خواب کا ذکر ہے حضور انور صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے اپنا خواب بازار
 فرا کر اسکی تبصر میں یا اسکی شرح میں کوئی لفظ نہیں فرمایا۔ مگر اور حدیثوں سے اسکی شرح بخوبی ہوتی
 ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ خزانہ زمین کی کنجیاں یا تمام زمین کا خزانہ ایسا تھوڑا تو نہیں ہو سکتا ہے
 کہ حضور انور صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے دست مبارک میں آجائے۔ اس لئے اس
 خواب کا مطلب یہ ہے کہ صورت مثالیہ کنجیوں کی یا خزانہ کی حضور کے سامنے پیش کی گئی
 یا فرشتہ نے یہ کہا کہ روی زمین کے خزانے آپ کو دئے گئے۔ اب آپ کو دئے جانیکا کیا مطلب ہو
 اُن حدیثوں سے ظاہر ہوتا ہے جنہیں حضور انور صلی اللہ علیہ آلہ وسلم اپنے صحابہ کی نسبت
 پیشگوئی کی ہے کہ تم ملک فارس اور روم کو فتح کرو گے اور اُن کا خزانہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں
 صرف کرو گے ایک روایت اس طرح ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم صحابہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پیشگوئی فرماتے ہیں کہ

یفتحہ الله لکم ارض فارس و ارض فارس اور روم اور حیر کے ملک پر اللہ تمہیں
 الروم و ارض حمیر و قیل من یستطیع فتح دیکھا بعض صحابہ اس پر حیرت ہوئے اور
 الشام مع الروم ذوات القرون عرض کیا کہ حضرت روم سے کون لڑ سکتا ہے
 فقال والله لیفتحها الله لکم تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی قسم
 و لیستخلفکم فیها۔ کھا کر فرمایا کہ اللہ تمہیں ضرور اس پر کامیاب کرے گا

(امام احمد طبرانی وغیرہما) اور تم اپنا خلیفہ و امان بیٹھاؤ گے۔
 ایک مرتبہ حضور نے اپنے کشف کی حالت بیان فرمائی کہ میں نے کسی ہی اور روم کے
 شہروں کو دیکھا اور حیریل نے کہا کہ آپ کی امت اپنی قابض ہوگی۔

اور بخاری اور مسلم کی روایت میں ہو کہ کسریٰ اور قیصر مرینگے اور اُن کے بعد پھر کوئی کسریٰ اور قیصر نہیں ہوگا اور اُن کے خزانوں پر تم قابض ہو گے اور تم انھیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کر دو گے۔ صحیح بخاری کے الفاظ ہیں والذی نفسہ بیدہ لتنفقن کنوزہما فی سبیل اللہ تعالیٰ۔ یعنی قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضے میں میری جان ہو کہ کسریٰ اور قیصر کے خزانہ تم اللہ کی راہ میں صرف کر دو گے یا صرف کئے جائیں گے۔ حکیم صاحب جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیشگو بیان صاف کہہ رہی ہیں کہ خواب میں فرشتہ نے صورت مثالیہ کنجیون کی یا خزانہ کی پیش کر کے بغرض مسرت آپ سے کہا کہ یہ خزانہ آپ کا ہے یہ صرف خزانہ ملنے کی خبر دی اس کہنے کا مطلب یہی ہو کہ یہ خزانہ آپ کی امت کے لئے ہے کیونکہ اگر آپ اُسکے مالک ہوتے تو وہ امت ہی کے کام آتا۔ آپ اپنے عیش و عشرت اور عمدہ غذاؤں اور مقوی دواؤں میں ہرگز صرف نہ کرتے اپنی امت ہی کو دیتے اسکا ثبوت آپ کے ۲۳ برس کی معمولی گذران سے بخوبی ہوتا ہے۔ اسلئے آپ کو دینا امت ہی کو دینا ہے البتہ اُسوقت اسکی تصریح نہیں کی گئی دو سر وقت آپ کو اُسکی شرح الامام سے معلوم ہوئی اور آپ نے پیشگوئی فرمائی اور اُسکا ظہور حسب ارشاد آپ کے ہوا کیا یہ روایتیں آپ کی نظر سے نہیں گذرین خلیفہ حبیبہ حضرت سرور کونین رسول الثقلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خواب اور سچی پیشین گوئی ہے اسکو جھوٹی کہنا کسی مسلمان کا کام نہیں ہو آپ مرزا صاحب کی پیشین گوئیوں کی طرح اسے نہ خیال کیجئے جسکے معنی بناتے بناتے آپ کے مرزا صاحب مر گئے مگر نہ بنا سکے اپنے عجیب غریب معنی ڈھالے جنکی قلمی بھی گھولی گئی اور آپ کا مسلوب العقل ہونا ثابت کیا گیا ہے چاک کو تقدیر کے ہرگز رد کرتی نہیں ہے سوز نے تدبیر ساری عمر گوسیستی ہے۔ غرض کہ ان حدیثوں کا خواب کی جو تعبیر ظاہر ہوئی اُسکا ظہور تعبیری طور سے ہوا اور منکوہ آسمانی والی پیشین گوئی کا ظہور مرزا صاحب کے بیان کے بموجب ہرگز نہیں ہوا اُس خزانہ کی کنجیان تو صحابہ نے دیکھیں اور اُن کے قبضہ میں آئیں اور آپ کے ارشاد کے بموجب اس خزانہ کو انھوں نے صرف کیا چونکہ آپ اُنکے ہادی اور سر

تھے آپ ہی کی وجہ سے وہ خزانہ صحابہ کے قبضہ میں آیا اسلئے دودھ سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ خزانہ حضورؐ کے قبضہ میں آیا ایک یہ کہ اس اسلام اور مسلمانوں کو فائدہ ہوا اسکا ثواب حضورؐ کو ایسا ہی ملا جیسا حضورؐ اپنے ملوک خزانہ کو صرف کرتے اور آپ کو ثواب ملتا دوسرے یہ کہ وہ خزانہ اللہ کی راہ میں صرف ہوا اور تمام مسلمانوں کو یعنی اس وقت کی پہلک فائدہ پہونچایا بعینہ بادشاہ کا فائدہ ہر اگر اس طور کی ملک خواب میں دکھائی گئی تو عجیب نہیں بہت خواب ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے ظاہری معنی سے انکی تعبیر بالکل مختلف معلوم ہوتی ہو۔ اور یہاں تو کچھ ایسی مخالفت نہیں ہو۔ چنانچہ مرزا صاحب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۲۶ میں لکھتے ہیں خواب میں تعبیر طلب ہوتی ہیں خوابوں کی تعبیر میں کبھی موت سے مراد صحت اور صحت سے مراد موت ہوتی ہو اب اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے خواب کی یہ تعبیر ہو کہ آپ کے جانشین اس خزانہ کے مالک ہوں گے تو نہایت ظاہر ہے یہ تعبیر مخالف بھی نہیں ہے۔

الغرض خواب کو پیش کر کے اس کے ظاہری لفظوں سے استدلال پیش کرنا صحیح نہیں مگر الحمد للہ ہم نے دکھا دیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے نہ کوئی ایسی پیشگوئی کی جس کا ظہور حسب شان نہ ہوا ہو نہ آپ کا کوئی خواب غلط ثابت ہوا مگر حکیم حبیب اپنے مرشد کی غلط پیشگوئی پر پردہ ڈالنے کیلئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم پر الزام لگانا چاہتے ہیں جس کے انکے ایمان کی حالت معلوم ہوتی ہو مرزا صاحب نے بھی تحفہ کو طرہ میں اسی قسم کا الزام لگایا ہو۔ (استغفر اللہ فعوذ باللہ۔)

جس کا حاصل یہ ہو کہ حدیبیہ کی پیشگوئی وقت انداز کردہ پر پوری نہ ہوئی حالانکہ محض قرآن ہی اپنے حدیبیہ کوئی پیشگوئی ایسی نہیں کی جس کا وقت آپ اپنے انداز معین کر دیا ہو اور وہ پیشگوئی اس وقت پوری نہ ہوئی ہو یہ بالکل غلط ہو۔ مرزا صاحب چونکہ اپنے اوپر الزام دفع نہیں کر سکتے اسلئے حضرت سرور انبیاء پر الزام لگا کر عوام کا موندہ بند کرنا چاہتے ہیں۔ جو باتیں القادری ربانی میں بیان کی ہیں وہ بھی محض غلط ہیں انکی غلطی میں ایک خاص سالہ لکھا گیا۔ **ما ظہر من خواب** یاد رکھیں حدیبیہ کے پیشگوئی میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے کوئی وقت اپنے انداز بیان نہیں فرمایا اور نہ آپ کے کسی فعل سے ایسا ثابت ہوا بلکہ صحیح بخاری کی حدیث سے ظاہر کہ آپ کے وقت کے بیان کرنے سے

انکار کیا اور طغیانیہ یہ ہو کہ مرزا حجتا جو وقت کو انداز کردہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعینات انکار فرماتے ہیں اور حضرت عمرؓ اس انکار کی تصدیق کرتے ہیں۔ مگر مرزا حجتا زبردستی یہ الزام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لگا کر اپنے واقعی الزام بری ہونا چاہتے ہیں اسکی تحقیق میں جداگانہ رسالہ لکھا گیا ہے اور حصہ مبین بھی اسکا بیان ہوا اس کے علاوہ یہ دونوں خود اپنے وحی نبوت نہیں ہے جس کے معنی اور مطلب رسول پر نہایت روشن ہوتے ہیں خواب تعبیر کا محتاج ہوتا ہے اور اسکی تعبیر اکثر اوقات پوشیدہ ہوتی ہے اگر خواب کی وحی کہا جائے تو بھی وحی نبوت نہیں ہے جس پر نبوت کا مدعا ہوتا ہے غرض کہ بیداری کی وحی اور خواب برابر نہیں ہوتا بیداری کی وحی میں یہ نہیں ہو سکتا کہ نبی اس وحی کے معنی نہیں سمجھا اور خواب میں ہو سکتا ہے اسلئے مرزا حجتا کی اس محکم پیشین گوئی کے مقابلہ میں جسکی صراحت اور تشریح پندرہ تک بار بار کیا گیا ہے وہی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خواب کو پیش کرنا سخت جہالت یا فریب ہی ہے جو حکیم صبا خدا کے لئے کچھ تو انصاف کیجئے۔ مرزا حجتا کی یہ پیشگوئی کہ احمد بیگ کی بڑی لڑکی میرے نخل میں آئنگی کس زور شور سے کی ہے اور کتنی مدت تک آپ کے مرشد اسکا اعلان کرتے رہے ہیں اور کس کس طرح سے انھوں نے اس پر اپنا یقین ظاہر کیا یہاں تک کہ اجلاس پر حاکم نے فریاد کیا کہ آپ کو امید ہے کہ احمد بیگ کی لڑکی آپ کے نخل میں آئنگی اس کے جواب میں مرزا صاحب کہتے ہیں امید کیسی یقین ہے۔ اور پھر چلے اور اسکی صورت دیکھنا بھی نصیب نہ ہوئی۔

اسی طرح اس کے میان کے لئے پیشگوئی کی کہ ڈھائی برس کے اندر مر جائیگا جب وہ نہ مرا تو کیسی بیہودہ اور غلط باتیں بنائی ہیں کہ خدا کی پناہ اس کے بعد اسی کیلئے دوسری پیشین گوئی کی گئی اور کہا گیا کہ اُسے مہلت دے دی ہو مگر میرے سامنے اسکا مرنا تقدیر میرم ہے اگر وہ نہ مرے اور میں مر جاؤں میں جھوٹا ہوں (حاشیہ انجام آتھم ص ۳۱)۔ مرزا صاحب کو مرے ہو کئی برس ہو گئے اور اسکا خاوند اب تک زندہ ہے۔ غرض کہ یہ دوسری پیشین گوئی بھی جھوٹی ہوئی پھر ایسی جھوٹی پیشین گوئیوں کے مقابلہ میں یا البتہ پروردہ ڈالنے کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب پیش کرتے ہو اور پھر اس میں غلط باتیں لگا کر اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر غلط الزام لگا کر اپنی برأت کرنا چاہتے ہو۔ فسوس

۱۱ اسکا ذکر حصہ دوم میں آئے گا انشاء اللہ تعالیٰ

کیا یہی دیانت ہو کہ محمد اللہ اس خواب کی بھی سچائی ظاہر کر دیگی اور آپ کی قابلیت اور دیانت بھی مل گئی
دوسری بات حکیم صبا کی یہ ہو کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں
بعد ولا یوفی اور بعض یوعد ولا یوفی لکھتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا ہو اور بعض
مرتبہ پورا نہیں کرتا حکیم صبا آپ کا علم کیا ہو گیا جو مضمون قرآن مجید کے صریح خلاف ہو جسکے ملنے
سے خدایہ قدوس پر الزام آئے اسے آپ مان سہے ہیں قرآن مجید کی متعدد آیتیں نقل کیں ہیں
جن قطعی طور سے ثابت ہو کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے اور وعید میں خلاف نہیں ہو سکتا اس کے
خلاف سنت اللہ بتانا محض غلط اور نصوص قطعیہ کے مخالف ہو پھر کیا آپ یہ جانتے ہیں کہ نصوص
قرآنیہ کے خلاف عقیدہ رکھکر اور خدا قدوس پر الزام لگا کر حضرت محبوب سبحانی کی پناہ میں
اور ان کے کلام سند پیش کریں یہ خیال خام ہو نصوص قطعیہ کے خلاف دن بزرگوں کے کلام ہرگز نہیں
ہو سکتے حضرت محبوب سبحانی نہایت بلند پایہ کے بزرگ ہیں وہ ان سکر شطحات کا بھی پتہ نہیں
آپ نہایت ہی شریعت کے متبع ہیں آپ کبھی قرآن مجید کے خلاف نہیں فرما سکتے آپ کی شان اس
نہایت اعلیٰ ہو البتہ یہ حضرات جہاں مراتب ولایت اور عارفین کی حالت بیان کرتے ہیں اسے
وہی سمجھ سکتے ہیں جن پر کم و بیش وہ حالتیں گزری ہیں۔

جو ان حالتوں سے محض نا آشنا ہیں وہ انہیں ہرگز نہیں سمجھ سکتے اسی لئے ان کے کلام کو سند
میں پیش کرنا کسی طرح جائز نہیں ہو۔ اسکے بعد میں کہتا ہوں کہ حضرت شیخ کا یہ جملہ ان کی کئی مین
میں نے نہیں دیکھا اور نقل کر نیوالے کسی کتاب کا حوالہ نہیں دیتے اگر فتوح الغیب میں ہو تو بتائیں
کون مقالہ میں ہے البتہ ان کا ارشاد ہے۔ **فَیَجُوزُ أَنْ یَعِدَّ اللَّهُ وَلَا یُطْلَھُ عَلَیْھِ وَفَاءٌ**
یعنی مقام فناء میں عارف کو اس قدر محویت اور از خود رفتگی ہوتی ہو کہ ممکن ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے
وعدہ کرے اور اسکے ایفاء کی اسے خبر نہ ہو یعنی وہ وعدہ الہی پورا ہو مگر اس کا پورا ہونا اس پر ظاہر نہ ہو
کیونکہ یہ مقام فناء میں از خود رفتہ ہوتا ہے اسے اپنی خبر نہیں ہوتی وعدہ کے پورا ہونے کی خبر اسے کیا ہوگی
شیخ کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ وعدہ الہی پورا نہیں ہوتا۔

[illegible]

بلکہ عارف کی کمال محویت سمجھانے کے لئے امکانی صورت فرض کر کے مثال دیتے ہیں کہ عرفا کا ملین عاشقان خدا ہیں اور چاشنی چشیدہ محبت کو سمجھ سکتے ہیں کہ عاشق اپنے محبوب کے مسرت بخش وعدے کو قدر مخطوط اور مسرور ہوا کرتا ہے اور پھر اس کے پورا ہونے کے انتظار میں اس کی عجیب حالت رہتی ہے اور جب اس کا محبوب اس وعدہ کو پورا کرتا ہے تو خوشی کے لمحے یہ بھولے نہیں سنا تا مگر یہ عرفا ایسے از خود رفتہ اور مدحوش ہو جاتے ہیں کہ اس کے وعدہ اور ایثار کی بھی انھیں خبر نہیں رہتی معلوم ہوتا ہے کہ حکیم صاحب نے اسی مقام کو غلط سمجھ کر جملہ بعد و کلا یونی اپنی طرف بنا لیا اور جاہل مریدوں نے اسے نعمت غیر مترقبہ سمجھ کر مشہور کرنا شروع کیا۔ تنبیہ حکیم صاحب کی شغف محبت ناجائزہ قابل ملاحظہ ہے کہ مرزا صاحب نے جو طے زور و شور سے یہ کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یعنی وعدہ کرتا ہے ① کہ احمد بیگ کی لڑکی تیرے نخل میں آئیگی ② اور ایک ایسا بچہ بہ لڑکا تجھے دیا جائیگا گویا اللہ تعالیٰ آسمان اُتر آیا ③ شلاً قادیان طاعون محفوظ رہیگا گران وعدہ کا ظہور نہوا۔ نہ وہ لڑکی نخل میں آئی نہ اس عجوبہ لڑکے کا ظہور ہوا۔ نہ قادیان طاعون محفوظ رہا۔ اب مرزا صاحب جو طے ہوئے جاتے ہیں اسلئے حکیم صاحب کا جواب دینے میں مضطرب ہوا اور غلبہ محبت مرحی کو قبول کرنے میں تیار بلکہ آمادہ کرتا ہے کہ جس طرح ہو مرزا صاحب کو اس الزام بچانا چاہئے اگرچہ خدا پر اور اس کے رسول پر الزام آئی اسلئے پہلا جواب تو ایسا دیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر الزام آیا کہ فلان پیشگوئی یا خواب کا سچا نہیں ہوا اور دوسرے جواب میں خدا تعالیٰ پر الزام ہے کہ وہ قدوس صادق الوعد ہو کر وعدہ خلافی کرتا ہے یعنی مرزا صاحب اسے وعدہ کئے اور پورا نہ کئے اور دوسرے جواب میں ایک بڑے بزرگ کے کلام کو سند میں پیش کرتے ہیں مگر ظاہر ہو گیا کہ جو جوابات اوھوں نے دیے وہ ان کی ابلہ فربہ ہی یا محض غلط فہمی تھی۔

مسلمانو! ہمارے مستحکم عظیم الشان اعتراضوں کو دیکھو اور مرزا صاحب اور ان کے طے خلیفہ کے جوابات پر نظر کرو کہ کیسے غلط ہیں۔ مرزا صاحب کے اور ان کے خلیفہ کے یہ جوابات ہیں اور یہ ان کے اقوال ہیں اب تمہیں انھیں کہو کہ صدی مجدد اور وقت مسیح ایسے شخص ہو سکتے ہیں سپہ مسیح کے خلیفہ ایسی باتیں بنا سکتے ہیں جن سے خدا اور رسول پر سخت الزام آئے۔ اللہ تعالیٰ چشم بصیرت عنایت کرے اور ایسے ناجائز محبت محفوظ رکھے آمین۔ واللہ الموفق والمعين والحمد لله رب العالمين ۵

فیصلہ آسمانی

علاوہ چالیس رسالوں سے زیادہ خانقاہ رختا
مونگیر سے شائع ہوئے ہیں۔ خاکسار محمد اسحق
مہتمم مطبع رحمانیہ مونگیر سے طلب کیجئے کل رسالوں
کی قیمت تقریباً چھ روپے چار آنے ہوتی ہے۔
حامیان اسلام ان رسالوں کو خرید کر اسلام
کی مدد کریں۔ اور مسلمانوں کو اس گمراہی سے بچائیں
اللہ تعالیٰ بہت و توفیق عنایت فرمائے

درمندانِ اسلام

یہ خاکسار آپ بہت کتنا ہے کہ اسوقت نظر کو وسیع کر کے ملاحظہ کیجئے کہ اسلام پر اور اہل اسلام پر کیا کیا مصیبتیں آ رہی ہیں۔ مختلف گروہ اُسکے نیست نابود کر نیکے لیے بڑی بڑی کوششیں کر رہے ہیں۔ علاوہ علانیہ مخالفین اسلام کے اُنکا حملہ بہت سخت ہے جو اسلام کا دعوہ کر کے اصلی اسلام کو مٹانا چاہتے ہیں۔ انہیں ایک گروہ قادیانی اپنے جوئے مذہب کے پہیلانے میں بڑا کوشاں ہے۔ اُنکے مرشد مدعی نبوت و رسالت مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔ اُنکا کاذب ہونا اس رسالہ فیصلہ آسمانی۔ میں نہایت روشن کر کے دکھایا گیا ہے۔ اور اس طریقے نے کمایا کہ خاص عام ہر ایک شخص اگر توجہ کرے تو مرزا صاحب کے کاذب ہونے کو متعدد طریقوں سے جان سکتا ہے۔ اُنکے ایسے جوٹ و فریب دکھائے ہیں کہ انہیں ہیکر کوئی حق پسند و بہت باز نہیں نیک صلح بھی نہیں اعتقاد کر سکتا۔ نبوت و رسالت تو بڑی بات ہے۔

اس رسالہ کے تین حصے ہیں۔ ہر ایک حصہ علیحدہ علیحدہ چہا ہے۔ یہ تینوں حصے نہایت قابل دید ہیں۔ جن حضرات کو مرزا صاحب کے بارے میں کچھ تر و دو ہو۔ اور جو بنظر حق طلبی مرزا صاحب کی حالت معلوم کرنا چاہیں۔ وہ ان رسالوں کو ضرور ملاحظہ کریں۔

خاکسار

ابو اسمد رحمانی

